وفق علی اقتراح جمع البحرین من المطابع الیسیر بمصر

کتاب المناسک الکبیر

زاد الحجاج

5662

مسمّی بہ زاد الحجاج من الیس آفسٹ پریس کلکٹر گنج مراد آباد ضلع مراد آباد

در مطبع خورشید ہند باہتمام منشی بشن سروپ بہتم طبع شد

KANHIALALL MORADABAD.

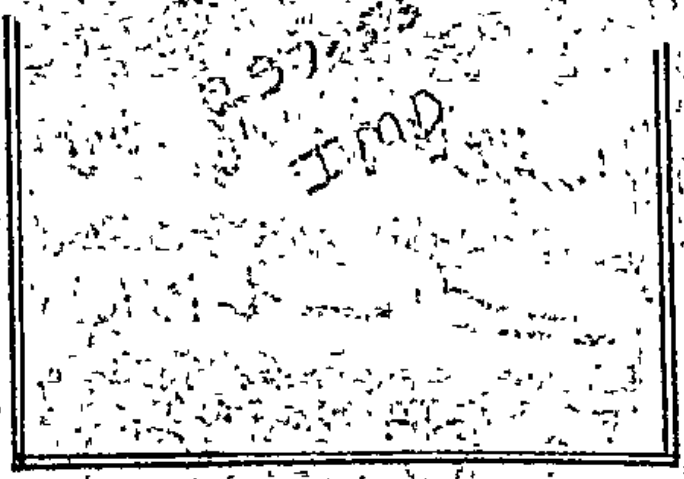

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا در انتظار همدمانیست محمد چشم در راه شمانیست
محمد از تو میخواهم خدا را الٰہی از تو حب مصطفےٰ را

فقیر حقیر سید امداد العلی سی ایس آئی ولد مولوی سید غلام مصطفی اکبر آبادی سب بھائی مسلمانونکی خدمتمین عرض کرتا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

ترجمہ

اور واسطے اللہ کے ہی اوپر لوگونکے حج کرنا اوس گھر کا یعنی کعبہ کا

جو کوئی پاسکی طرف اوسکی راہ اور جو کافر ہوا پس تحقیق اللہ بی پروا ہی عالمو سے

صحیح مسلم مین

ابو ہریرہ سی روایت ہے کہ خطبہ مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ای لوگو فرض کیا گیا تمپر حج پس حج کرو عرض کیا اقرع بن حابس نے
صحابی نے ایا ہر سال فرض ہے یا رسول اللہ پس چپ رہے آپ
یہانتک کہ اونہون نے وہی تین بار کہا تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ اگر کہتا مین ہان بیشک واجب ہو جاتا اور البتہ طاقت
نہ رکھتے تم ادا کرینگی —

مسند احمد اور نسای وسنن دار قطنی مین عبد اللہ بن عباس کی روایت سے
اسقدر زاید ہی کہ حج تمام عمر مین ایکبار فرض ہے جو زاید کری
وہ نفل ہی شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک حج اور عمرہ واجب
نہین ہوتے مین ساتھ شرع کے عمر بھر مین مگر ایکبار اور بعض الناس کے
نزدیک ہر سال فرض ہے المعانی البدیعہ فی اختلاف اہل الشریعہ۔
حج فرض ہوا سنہ ۹ ہجری مین یا سنہ ۶ یا سنہ ۸ مین پھر حضرت نے
بسبب مشغول ہونے کے بیچ تعلیم افعال حج کے اور تیاری اسباب

سفر حج کے تاخیر کی اور نویں سال مین حضرت ابو بکر کو امیر حاجیونکا
کر کر مکہ کو بھیجا تا لوگونکو حج کروا دین پھر دسوین سال حضرت حج کو تشریف
لے گئے ملا علی قاری ۔

ایکبار سی زاید بھی کسی عارضہ کے سبب سے حج فرض ہوتا ہے
روضہ نووی مین ہے کہ نہین واجب ہوتا ہے حج ساتھہ اصل شرع کی مگر ایکبار
اور کبھی واجب ہوتا ہے زیادہ ایکبار سے بسبب کسی عارضہ کے
مانند نذر یا قضا کے یا بسبب دخول مکہ کی اوپر ایک قول کے ۔

حج

حج مرکب ہی عبادات مالی اور بدنی سے اور حج بفتح حا اور کسرہ کے
لغت عرب مین عظیم الشان چیز کی طرف قصد کرنے کو کہتے ہین
نہ مطلق ہر قصد کو چنانچہ بعضی علما نے گمان کیا ہے یہہ تحقیق ہے
صاحب فتح القدیر کے لیکن قاموس وغیرہ کتب لغت سے معلوم
ہوتا ہے کہ حج عبارت ہے مطلق قصد سے اور قصد خاص سے بھی
یعنی مکہ معظمہ کا قصد کرنا واسطے ادا ی عبادت کے اور اصطلاح
شرع مین حج عبارت ہی زیارت سی مکان خاص مین زمانہ مخصوص مین

مخصوص فعل سے زیارت سی مراد طواف اور وقوف ہی اور مکان خاص سے کعبہ معظمہ اور عرفات مراد ہے یعنی بیت اللہ کے گرد گھومنا عید قربانی کی فجر سے آخر عمر تک اور عرفات مین ٹھیرنا عرفہ کے دن دوپہر ڈھلی سے عید قربانی کی فجر تک حج کی نیت سے احرام باندھکر طواف اور وقوف سے پہلی خلاصہ یہہ ہے کہ حج کی نیت سی اول احرام باندہ کر طواف اور وقوف کو اوقات مخصوصہ مین ادا کرنا اسکا نام حج ہے ۔ از غایت الاوطار

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس نہ صحبت کری اپنی عورت سے اور فسق کرے پھرتا ہے مانند اوس دن کے کہ جنا اوسکو مادر اوسکی نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ۔

فقہ کی کتابون مین لکہا ہے کہ جب دس شرطین پای جاوین تو حج مردون پر اور دو شرطین اور جو دس کے بعد بیان ہونگی وہ خاص عورتونکے لئی ہین کل بارہ شرطین عورتونکے لئے پای جاوین تب حج فرض ہوتا ہے کسلئے کہ شرایط حج کی تین ہین شرائط وجوب حج

شرائط وجوب ادای حج اور شرائط صحت حج چنانچہ شرائط صحت حج
یہہ ہین احرام حج زمانہ خاص مکان خاص اسلام کذا فی
منح الغفار اور شرائط وجوب حج اور شرائط وجوب ادای حج مفصلہ ذیل ہین

پہلی شرط وجوب حج

اسلام

جو کافر دولت مند ہو پہر اسلام لاوے بعد محتاج ہوسکے نہ واجب ہوگا
اوسپر حج ساتھہ اوس دولت مندی کے جو حالت کفر مین تہی بخلاف
مسلمان کے کہ دولت مند تہا اور حج نکیا یہانتک کہ محتاج ہوگیا تو دین
وجوب حج کا اوسکے ذمہ قایم رہے گا ۔

دوسری شرط وجوب حج

حریت یعنی آزادی

رد المحتار اور حاشیہ طحطاوی مین ہے کہ غلام یا لونڈی پر فرض نہین ہے
خواہ مدبر ہو خواہ مکاتب خواہ مبا عض خواہ ماذون یا مجح خواہ ام ولد
مدبر وہ غلام ہی کہ جسے اوسکی مالک نے کہا کہ تو آزاد ہے میرے
مرنے کے بعد ۔ مکاتب وہ غلام ہے جسکو میان نے لکہدیا

کہ اتنا روپیہ تو کماوے تو آزاد ہے — مبعض وہ جو غلام
مشترک ہووے — ماذون بالحج وہ غلام ہے جسکو مالک نے حج کا اذن
دیا ہو — ام ولد وہ باندی جو بیان سے اولاد جنی اور فتح القدیر میں ہے
کہ اجماع ہی شرط ہونے حریت پر دلیل یہہ ہے کہ عبد کی لیئے
ملک نہیں ہے پس نہ قادر ہوگا وہ اوپر ملکیت زاد و راحلہ کی اسی
نہیں واجب ہی حج اہل مکہ کی غلام پر بھی اور تخریج زیلعی صنیف میں
سنن ابی داؤد سی نقل کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو لڑکا کرا وسکو اوسکی اہل حج کروا دین پھر وہ مر جاوے تو ثواب ہوگا
اوسکے اہل کو اور اگر بالغ ہو تو اوسپر پھر حج فرض ہوگا اور جو غلام
کہ حج کرا دی اوسکو مالک اوسکا پس مر جاوے وہ غلام تو ثواب ہوگا
مالک کو اور اگر آزاد کری مالک تو حج غلام کو کرنا واجب ہوگا —

تیسری شرط وجوب حج

عقل

مجنون پر فرض نہیں ہے نہ اسمیں اختلاف ہے اور ابو داؤد اور نسائی
اور حاکم نے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

کرادہ ٹہائی گئی قلم تین سے سونیوالی سی یہانتک کہ جاگی اور لڑکی سے
یہان تک کہ بالغ ہوا اور دیوانہ سے یہانتک کہ دیوانگی سی اچھا ہو کر
صاحب عقل ہووے اور ردالمحتار مین ہے کہ معتوہ جسکو مبسوط مین
بورہ کہتے ہین اور کم عقل ایسا جو نفع و نقصان نہ سمجھے اوسکے لئے
اختلاف ہی ابوزید و بوسی علمار حنفیہ سے احتیاطاً معتوہ پر وجوب
فرض کے قائل ہین اور فخر الاسلام بزدوی قایل غیر وجوب کے ہین

چوتھی شرط وجوب حج

بلوغ

نابالغ خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی اوسپر حج فرض نہین ہی فتح القدیر
مین اور تخریج زیلعی صغیر ہین بیہقہ حدیث ہے مستدرک حاکم سے کہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو لڑکا حج کرے پھر بالغ ہو تو
واجب ہے اوسپر حج کرے وہ دوبارہ اور روایت کی مسلم نے کہ ایک
عورت نے دکھلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چھوٹا لڑکا اور سوال
کیا اوسکے واسطے حج ہے فرمایا ہان اسکے حج کا ثواب تجکو ملیگا

فائدہ

روحا نام ایک جگہہ کا ہے چھتیس کوس ہے مدینہ سے وہان قافلہ
مین سے ایک عورت نے کجاوہ مین سے لڑکے کو ہاتھہ مین اونچا
کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلایا تہا ۔ اور اگر احرام حج کا
باندہا اور قبل وقوف عرفات کے وہ بالغ ہوگیا اگر اوسنے اوسی
احرام سے حج ادا کیا تو وہ حج نفل ہوگا فرض ادا نہوگا اور اگر قبل
وقوف عرفات کی اوسنے تجدید احرام بہ نیت حج فرض کرلیا تب
فرض ادا ہوجاویگا اور اوس نفل حج کی قضا جسکے لئے پہلے احرام
باندہا تہا لازم نہ آویگی ۔ سراج وہاج شرح قدوری سے

پانچوین شرط وجوب حج

وقت

وقت سے مراد مہینے حج کے ہین اور بخاری مین ہے کہ وہ مہینے
حج کے شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذیحجہ کے ہین فتح القدیر
مین ہے کہ مستطیع ہوا یعنی دولتمند ہو مہینون حج سے پہلے
تو جائز ہوگا اوسکو صرف کرنا اسی مال کا غیر حج کے کام مین
اور اس سے یہہ بہی نکلا کہ مسلمان جو دولتمند ہو کر محتاج ہوگیا اور

حج نہ کیا اوسنے تو حج کا دین اوسکے حق مین جب ہوگا جب وہ
دولتمند رہا ہو حج کے مہینونمین اور صاحب فتح القدیر لکھتے ہین
کہ اولے یہہ ہے کہ اعتبار قدرت کا وقت جانے اون شہر
والونکا ہے حج کے لئی کہ جسمین یہ رہتا ہے اگر وہ جاتے ہون
حج کے مہینون سے پہلے اور اگر وہ جاتے ہون حج کے مہینو
مین تو اعتبار استطاعت کا مہنون حج مین ہے اور نیابیع سے
نقل کیا ہے کہ اوسمین اعتبار استطاعت کا وقت جانے اہل شہر
کا لکہا ہے پس اگر استطاعت اوسکو قبل جانے اہل شہر کے ہو تو
جائز ہے اوسکو صرف کرنا اپنے مال کا غیر حج کے کامونمین
اور حج ابہی اوسپر فرض نہین صاحب فتح القدیر لکھتے ہین کہ یہہ جانتا ہے
اس بات کو کہ اگر استطاعت ہوا بتدا سے مہنون حج مین اور
شہر والے جائین آخر مہینے مین تو جائز ہوا اوسکے لئے خرچ کرنا
مال کا غیر حج کے کامونمین اور نہ واجب ہوا اوسپر حج اسواسطے
اولی وہی ہے کہ جو ہمنے اوپر ذکر کیا ہے اور مبسوط مین جو ہے
اوس سے نکلتا ہی کہ وقت شرط ادا کی ہے نزدیک ابی یوسف کے

اور شرط وجوب کی ہے نزدیک زفر کے صاحب فتح القدیر لکھتے ہین
کہ شرط ادا ہونی مین نظر ہے کلام ابی یوسف مین بلکہ شرط وجوب
کی ہے اور قول زفر کا راجح ہے
اور جس شخص مین جمع ہوون سب شرطین حج کی واجب ہے
اوسپر باتفاق ایمہ اربعہ کے ایک حج مگر نزدیک حنفیون
اور حنبلیونکے واجب علی الفور ہے اور موافق اسکے
روایت کی عراقیون نے مالک سے اور نزدیک شافعیونکے
واجب علی التراخی ہے اور یہہ ہے مذہب مالک کا
آرمناسک صغیر ابن جماعۃ مگر جلدی کرنا چاہیے ایسا نہو کہ
مرجاوے
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو ارادہ کرے حج کا پس چاہیے کہ جلدی کرے نقل کی یہ
ابو داؤد و دارمی نے امام ابی یوسف کے نزدیک جسوقت
قادرت ہو فی الفور فرض ہو ویگا اور امام محمد کے نزدیک فی الفور
نہین اگر ادا نکیا اور مر گیا تو سب کے نزدیک گنہگار ہوگا روایت ابی امام

سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ منع کیا
اوسکو حج سے حاجت ظاہری نے کہ ہونا توشہ اور سواری کا
یا بادشاہ ظالم نے یا مرض بند کرنیوالے نے پس مر گیا اور حج نکیا
پس چاہیئے کہ مرے اگر چاہی یہودی ہوکر اگر چاہے نصرانی ہوکر
نقل کی یہ دارمی نے ۔

نزدیک شافعی اور اوزاعی اور ثوری اور محمد بن الحسن
اور نزدیک ہاشم کے زیدیہ مین سے مستحب ہے اگر واجب ہے
اوسپر حج جلدی کرنا طرف ادا کرنے حج کے پہر اگر تاخیر کی
حج کی ادا کرنے مین جایز ہے ۔

اور نزدیک ابی یوسف اور مزنی اور مالک اور احمد
اور اکثر علما کے اور نزدیک ناصر اور ہادی اور زید بن علی اور موید
کے زیدیہ مین سے واجب ہی ادا کرنا حج کا علی الفور اور یہی
ابو الحسن الکرخی کہتے ہین کہ ہوگا ادا کرنا تاخیر سے قضا ۔

اور نزدیک بعض علما کے کافی ہوتا ہے تاخیر کرنے حج سے
اسلیئے کہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

یعنی اور جو کافر ہو پس تحقیق اللہ بے پروا ہے جہان والون سے

چھٹی شرط وجوب حج

دنیا نفقہ عیال اور امور ضروری کا لوٹنے تک

روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا ایا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

فائدہ

کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو یعنی کیا ہے شرط واجب ہونے حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر ہو کہ جاتے آتے اوسکو اور اوسکے عیال کو کفایت کرے اور سواری کہ اوسپر سوار ہو کر جاوے ملا علی قاری و شیخ عبد الحق۔

لغت مین نفقہ اوسکو کہتے ہین جو انسان اپنی عیال پر خرچ کرے اور شرع مین نفقہ شامل ہے کہانے اور کپڑے اور رہنے کے گہر کو اگرچہ عرف مین خاص کہانے ہی کو کہتے ہین اور عیال سے مراد وہ ہین کہ جسکا نفقہ اوسکے ذمہ ہے نفقہ دوسرے شخص کا انسان

واجب ہوتا ہے نہین سبب سے — زوجیت — ملک اور
قرابت — پس واجب ہے نفقہ زوجہ کا اسکے شوہر پر بقدر
حال زوجہ کے اور ساتھہ اسی کے فتوی دیا جاتا ہے جیسا کہ درمختار
وہدایہ مین ہے اور یہی ہے قول خصاف کا اور ذولوالجیہ مین ہی
یہی صحیح ہے اور اسی پر متون و شروح ہین اور ظاہر الروایت
مین اعتبار حال شوہر کا ہے نہ زوجہ کا اور اسی کے قائل ہین
جماعت کثیر مشایخ کے اور نص امام محمد کے بھی اسی پر ہے اور
تحفہ اور ہدایہ مین ہے کہ یہی صحیح ہے بحر الرایق مین ہے
کہ اختلاف صرف اسمین ہے کہ زوجہ اور شوہر مین سے ایک
تونگر ہو اور ایک فقیر تو رعایت نفقہ مین کسکی حال کی کرنی چاہئے
پس ظاہر الروایت مین اعتبار حال شوہر کا ہے اگر شوہر تونگر
ہے اور عورت فقیر تو نفقہ تونگری کا شوہر پر واجب ہے اور اگر
شوہر فقیر ہے اور عورت تونگر تو نفقہ فقیری کا واجب ہے نہ تونگری کا
اور قول مفتی بہ پر دونون صورت مین شوہر پر نفقہ اوسط واجب ہے
اور اوسط نفقہ وہ ہے کہ برابر ہووے نفقہ فقیری سے اور گہٹکر

ہو وہی نفقہ تونگری سے اور زوجہ تونگر کے لئی ایک خادم مملوک کا
بہی نفقہ واجب ہے اگر اکیلے ہی اور اگر اولاد والی ہے اوسی
شوہر سے تو موافق حاجت کے دو خادم یا زیادہ کا بہی نفقہ واجب
ہے اور واجب ہے نفقہ لونڈی اور غلام کا اور باپ پر چھوٹی
بیٹی محتاج کا اور اسیطرح بڑے بیٹی کا اگر کسب سے عاجز ہے بسبب
بیماری وغیرہ کے اور دختر فقیر پر چھوٹی ہو یا بڑی جب تک کہ اسکا
نکاح نہین ہوا ہے نفقہ واجب ہے باپ پر اور بعد نکاح کے نفقہ اوسکا
اوسکی شوہر پر ہے اور نفقہ دوسری کی ماں کا جو اوسکی ماں حقیقی نہین ہے
اور باپ مرگیا ہے تو ذخیرہ سے معلوم ہوتا ہے مذہب عدم وجوب
نفقہ کا ہے اور ابی یوسف سی روایت کیا گیا ہے وجوب نفقہ کا
اور ماں باپ اگر محتاج ہون تو نفقہ اونکا بیٹی پر واجب ہے اور ما
اگر نکاح کرلے کسی سے تو نفقہ اوسکا اوسکے شوہر پر ہے اور اسیطرح
نفقہ دادا اور دادی اور نانا اور نانی کا اگر محتاج ہون تو پوتی اور
نواسی پر ہی اور بہی واجب ہے نفقہ ذی رحم محرم مرد فقیر کا اگر چھوٹے
ہون یا عاجز ہون کسب سے بسبب لولی یا نابینا ہی یا مفلوج یا معتوہ یعنی

کم عقل ہونیکی اور ذی رحم محرم عورت کا خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی اور
فقیر ہو بقدر ارث کی ہے یعنی بحساب اوس مقدار کے کہ میراث
اس ذی رحم محرم کی کہ اوسکو بعد مرنے ذی رحم محرم کے پہونچے
مثلاً آدھا مال ذی رحم محرم کا اوسکو میراث مین ملتا اور نفقہ اوسکا
دو روپیہ ماہواری مین ہوتا ہے اور دو روپیہ کا آدھا ایک روپیہ
ہوا تو بقدر ایک روپیہ کے نفقہ دینا چاہیئے اور ان سب صورتون مین
جو اوپر بیان ہوئین انسان پر نفقہ جب واجب ہوتا ہے صاحب
یسار ہووے یعنی غنی ہووے اور اگر فقیر ہے تو اوسپر نفقہ جورو اور
چھوٹے بیٹے صغیر سن کا واجب ہے اور کسیکا نہین ہے اس مسئلہ کو
کافی سے رد المحتار نے نقل کیا ہے اور یہ سب مسائل درمختار اور رد المحتار
سے لکھی گئی ہین مکروہ یہی جانا حج کے لئی کہ جب مکروہ رکھے کوئے
ماباپ مین سے جانیکو اور وہ محتاج ہون اوسکی خدمت کرنیکو اور نہین مکروہ ہے
اگر نہون محتاج اوسکی خدمت کرنیکی اور دادی اور دادا مانند ماں
وباپ کی ہین جبکہ نہون ماں اور باپ یہ فتح القدیر مین ہے ۔

فائدہ

یہہ حج نفل کے بابت ہے ۔
ملتقط مین ہے کہ حج فرض اولی ہے طاعت والدین سے اور
طاعت والدین کی اولی ہے حج نفل سے عالمگیری ۔

ساتوین شرط وجوب حج

زاد و راحلہ

حج کے لئے مال حلال چاہئے کیلئے کہ ثابت ہوا ہے
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ بتحقیق اللہ نہین
قبول کرتا ہے مگر طیب کو یعنی پاک چیز کو
ابن عدی نے کامل مین اور دیلمی نے مسند الفردوس مین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ کہا
اونہون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کرتا ہے
کوئی شخص ساتھہ مال غیر حلال کے پھر کہتا ہے لبیک اللھم لبیک
فرماتا ہے اللہ تعالے لا لبیک ولا سعدیک ہذا مردود علیک ۔
یعنی لبیک پکارنا تیرا مقبول نہین اور حج تیرا رد کیا گیا ہے
تجھپر فتح القدیر مین ہے کہ کوشش کرے نفقہ حلال کے لئی

اسواسطے کہ نہین بقبول ہی حج ساتھہ نفقہ حرام کے باوجود اس
بات کی کہ ساقط ہوجاتا ہے فرض ساتھہ نفقہ حرام کے اگرچہ غصب
سے حاصل ہوا ہو مجالس الابرار مین ہے کہ فقہا نے اختلاف
کیا ہے کہ جو شخص حرام مال خرچ کرکے حج کرے آیا اوسکا حج
ادا ہوجاتا ہے یا نہین امام احمد کے نزدیک ایسا حج صحیح نہین ہوتا
اوسپر واجب ہی کہ حج دوبارہ مال حلال سے کری اور تینون امامون
امام مالک امام شافعی امام ابوحنیفہ کے نزدیک اوسکا حج تو صحیح ہے
اور اوسکی ذمہ سے فرض ادا ہوگیا اور اوسپر حج دوبارہ بہی
واجب نہین مگر اوسکا حج مبرور نہین — حج فرض ہی ہوتا ہے
اور واجب اور نفل اور حرام ومکروہ بہی اور ظاہر ا حج صحیح نہین
ہوسکتا اسواسطے کہ اصلی عبادت ہے کذا فی حاشیہ الطحطاوی
از غایۃ الاوطار —

حج مبرور

حج مبرور وہ حج ہے کہ جسمین کوئی گناہ نہی نہین ہوا ہے —

کبہی حج حرام کہلاتا ہے

چنانچہ مال حرام سے حج کرنا جیسے رشوت یا چوری یا غصب یا سود
لینے کے مال سے حج کرنا اسطرح حج کرنا حرام ہوتا ہے حج کا شوق ہو تو
جسکو اوسکو حلال مال پیدا کرنا لازم ہے طبرانی نے معجم اوسط مین
ابو ہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جب حاجی حج کو نکلتا ہے مال حلال سے لیکر اور رکاب مین پاؤن
رکھکر لبیک کہتا ہے تو آسمان سے منادی ندا کرتا ہے لبیک وسعدیک
یعنی ہم تیری خبر گیری اور مدد کو حاضر ہین تیرا زاد حلال ہے حج تیرا
مقبول ہی اور جب نفقہ خبیثہ لیکر نکلتا ہے اور رکاب مین پاؤن
ڈال کر لبیک کہتا ہے تو آسمان سے پکارنیوالا پکارتا ہے لا لبیک
ولا سعدیک تیرا نفقہ حرام ہے اور تیرا حج مقبول نہین ہے کذا فی الترغیب
والترہیب لابن حاج حج از غایۃ الاوطار۔

کبھی حج مکروہ کہلاتا ہی

یعنی حج کرنا بلا اجازت اوس شخص کے جسے اذن لینا واجب ہے چنانچہ
بلا اجازت محتاج والدین کے جانا اور اسیطرح زوجہ اور جمیع اقارب
جسکا نفقہ اوس شخص پر فرض ہے کذا فی حاشیہ الطحطاوی از غایۃ الاوطار

مال مشتبہ جسکی پاس ہووے وہ قرض لیکر حج ادا کرے پھر اپنے
مال مشتبہ سے قرض ادا کرے نزدیک شافعی اور اکثر علما کے
جبکہ غصب کیا ہو مال کو حج کے لئے یا سواری کو پس سوار ہوا ہو اور
اور حج کیا ہو گنہگار ہوگا بسبب اسکے اور لازم آئیگا اوسپر تاوان دینا
غصب کا اور کافی ہو جائیگا اوسکے لئے حج اور نزدیک امام احمد
کے نہ کافی ہوگا اوسکے لئے یہہ حج اور نہ ساقط ہوگا اوسی فرض حج
زادسی مراد وہ کہاتا ہے کہ صحیح رہے اوس سے بدن اسکا پس جسکو
عادت گوشت کہانیکی ہو تو اوسکو قدرت ہے اوپر روٹی اور جبن
یعنی پنیر کے قدرت زاد نہ شمار کیجاویگی درمختار مین ہے زاد اوسط
درجہ کا بدون اسراف و تقصیر کے ہو یہ فتح القدیر مین ہے زاد وہ
معتبر ہے کہ زاید ہو رہنے کے گہر اور لابدی چیزونسے مانند خادم
واثاث البیت اور کپڑے پہننی کے اور زاید ہو نفقہ عیال سے
لوٹنی تک یہہ ہدایہ مین ہے اور لابدی چیزونکو فتح القدیر مین
بیان ہوا ہے کہ جیسے گھوڑا سواری کا اور ہتیار اور غلام خدمت
کرنیوالا اور قضای دیون اور مسکن بھی داخل ہے لابدی مین اور

رد المحتار مین لکہا ہے لابدی چیزین کتب شرعیہ والیہ مین مانند
کتب عربیت کی فتح القدیر مین لکہا ہے کہ جسکے دو گہر ہون ایک
فاضل ہو سکونت سے تو اوسکو بیچ کر حج کرے اور جسکا گہر ایسا
بڑا ہو کہ سکونت سی باقی بچا رہتا ہو اور وہ بچا ہوا ایک مکان ہو اور
جو قیمت ملی گی اوس سے بچے ہوی کی اوس سے حج بہی ہو سکتا ہو تو
نہین واجب بیچنا جو بچا رہتا ہو جیسا کہ اکتفا کرایہ کے مکان پر
کرکے اپنی مسکن کو بیچنا واجب نہین ہے اتفاقا اور اگر
بڑے گہر کو بیچڈالا اور بقدر اپنی حاجت کے ایک مکان خرید لیا
اور جو روپیہ اوسمین سے بچا اوسمین حج کیا تو افضل ہے
ایسا کرنا اور جو غلام جسے خدمت نہ لی جاتی ہو اور جو اسباب
گہر کا کہ جو کام مین نہ آتا ہو یعنی جو زاید ہو کام سے مانند اوس
گہر کی ہے کہ جو سوا سے سکونت کے گہر کے ہی واجب ہے
بیچنا اوسکا اور حج کرنا اوسکی قیمت سے اور قاضی خان سے
فتح القدیر مین مذکور ہے —
کہا ہی بعض علمانے کہ اگر تاجر مالک ہو اسقدر مال کا کہ اگر لیا جاوے

اوسمین زاد وراحلہ جانے آنیکا اور نفقہ اوسکی اولاد اور عیال کا
نکلنے کے وقت سے لوٹنی کے وقت تک اور باقی رہی اوسکے
لئی بعد لوٹنی کے اصل مال تجارت کا کہ تجارت کرے ساتھ اوسکے
تو فرض ہوگا اور حج اور جو نہین ہے ایسا تو فرض نہین ہوگا اگر
ہو کاشتکار تو شرط یہ ہے کہ باقی رہین اوسکے پاس بقدر کہ اونکے
مانند بیل وغیرہ کے بعد لوٹ آنیکی۔
الحرفہ سے مراد یہہ ہے کہ کسب کے لئے کافی ہون بقدر ضرورت کے
اوسکی اور اوسکی عیال کے نہ زیادہ ضرورت سے۔
اسواسطے کہ نہین ہی نہایت زیادہ کی یہ ردالمحتار مین ہے
فتح القدیر مین منقول ہے کہ مستور یعنی راجح ہمارے نزدیک
یہہ ہے کہ نہین معتبر ہے نفقہ کا باقی رہنا بعد لوٹنی کے ظاہر الروایت
مین اور بعض نے کہا ہے کہ ایکدن کا خرچ باقی رہنا شرط ہے
اور ابی یوسف سے روایت ہی کہ ایک مہینہ کا نفقہ لوٹنے کے
بعد باقی رہنا شرط ہے اور اشباہ مین ہی کہ ایک شخص کے پاس
ہزار روپیہ ہین اور خوف کرتا ہے بی نکاح رہنی کا اور یہہ پہلی شہر

والونکی جانی سے تو جائز ہے اوسکو نکاح کرلینا اور اگر یہ ہو وقت جانے
شہر والونکی تو لازم ہے اوسپر حج کرنا یہ در مختار مین ہے اور اس
تفصیل کو جو اوپر مذکور ہوی ذکر کیا ہے صاحب ہدایہ نی تجنیس
مین اور ابی حنیفہ سے منقول تقدیم حج کی ہے نکاح کرنے پر
بدون تفصیل کے اور اسی کیطرف اشارہ کیا ہی صاحب ہدایہ نے
اپنی اس قول مین کہ حج واجب ہے علی الفور نزدیک ابی یوسف کے
اور ابی حنیفہ سے وہ منقول ہی کہ دلالت کرتا ہی وجوب علی الفور
پر ہدایہ اور مقتضای اسکا تقدیم حج کے ہے نکاح کرنے پر
اگرچہ نکاح کرنا واجب ہوتا ہے وقت غالب ہونے خواہش
عورت کے اور یہ صریح ہے عنایہ مین باوجود اسکی تزوج اس وقت
مین حوائج اصلیہ یعنی امور لابدیہ سے ہی اور اسی لئے اعتراض
کیا ہے اسپر ابن کمال پاشا نی ہدایہ کی شرح مین اسطرح وقت
توقان یعنی وقت عورت کی خواہش غالب ہونیکی مقدم ہے حج پر
نکاح کرنا اتفاقاً — اسلئے کہ ترک تزوج سے اوس حالت مین
دو قباحت لازم آتی ہین ایک ترک فرض کا اور دوسرا پڑجانا زنا مین

اور جواب ابو حنیفہ کا غیر حالت توفان مین ہے یعنی غیر حالت تحقیق
زنا مین اسلئے کہ اگر تحقیق ہو گا زنا فرض ہو جاویگا نکاح کرنا اور اگر
خوف ہو زنا مین پڑنیکا تو نکاح کرنا واجب ہے نہ فرض پس مقدم ہو گا
حج فرض اوسپر درالمختار مین یہ سبب ہے اور فتح القدیر مین ہے کہ مکروہ
ہے جانا حج کے لیئے قرضدار کے لئے اگر نہو اوسکی پاس اتنا مال
کہ ادا کرے اوس قرض کو مگر یہ کہ اذن لے جسکا قرض آتا ہے
اور اگر قرض کے لئی کوئی ضامن ہو جب خواہش قرضدار کے تو نہ نکلی
مگر ساتھہ اذن اوسکے جسکا قرض آتا ہے اور ضامن کی ۔ اور اگر
ضامن ہو بغیر خواہش اسکی اجازت صرف قرض خواہ کی چاہیئے
نزدیک شافعی کے اگر حج کیا پہر مستطیع ہو کافی ہو گا یہہ حج اسلام
سے اور یہی قول ہے ایک جماعت کا زیدیہ سے اور نزدیک دوسری
جماعت کے زیدیہ مین سے نہ کافی ہو گا یہہ حج اسلام سے ۔
نزدیک امام ابی حنیفہ اور اسحاق بن راہویہ اور
امام شافعی اور امام احمد اور ابن عباس اور ابن عمر
اور اکثر علماء اور زیدیہ کے نزدیک استطاعت زاد و راحلہ ہے ۔

اور نزدیک ابن زبیر اور عکرمہ اور عطا اور ضحاک اور
امام مالک کے استطاعت صحت بدن ہے اور نزدیک ایک
جماعت زیدیہ مین سے کہ انہین مین سے ناصر اور موسی
بن جعفر اور محمد بن یحیی اور محمد بن القاسم ہی استطاعت
زادہی اور قدرت چلنی کی نزدیک امام شافعی اور امام مالک کے
جیسا کہ ہو اوسکے لئی گہر کہ محتاج ہو رہنی سے اوس گہر کا یا اوسکے
لئے خادم کہ محتاج ہو اوسکی خدمت کا نہ لازم ہوگا اوسپر حج سا تھہ
اوس گہر یا خادم کے اور نہ لازم ہوگا اوسکو بیچنا اوس گہر یا خادم کا
اور نہ صرف کرنا اون دونونکی مول کا حج مین -
اور نزدیک ابی حنیفہ کے لازم ہوگا اوسکو حج اور بیچنا اوس
گہر یا اوس خادم کا اور صرف کرنا اون دونون کے مول کا حج مین
اور یہی مختار ہے ابو حامد کا شافعیہ مین المعانی البدیعہ نزدیک
امام شافعی کے جبکہ نہو گہر رہنے کا کہ رہی اوسمین اور ہو اسقدر
مال کہ کافی ہو حج کے لئی ابتدا کرے ساتھہ خریدنے گہر کے
رہنی کے لئے اور جو بچی بعد خریدنے گہر کے اگر کافی ہو حج کی لئے

واجب ہی اوسپر حج اور جو نہ کافی ہو حج کے لئی نہین واجب ہے
اوسپر حج — اور نزدیک ابی حنیفہ کے نہ ابتدا کرای ساتھہ
حرج پانے مسکن کے بلکہ واجب ہے اوسپر اور اسیکو اختیار کیا ہے
شیخ ابو حامد غزالی نے شافعیہ مین سے اور نزدیک ابی یوسف
کے نہین واجب ہی اوسپر بیچنا رہنے کے گہر کا اور نہ خریدنا رہنی
کے گہر کو جبکہ نہو رہنی کا گہر بلکہ صرف کرے مال کو حج مین
نزدیک شافعی کے جبکہ ہو اوسکے پاس مال کہ محتاج ہو اوسکا
بضاعت تجارت مین تاکہ حاصل ہو اوسی صورت معاش کی یا اسباب
اور آلات ہون کہ اوسکی آمدنی اور پیداوار سے گذارا اوسکا بقدر
کفایت ہوتا ہو نہ لازم ہوگی بیع اوس مال یا اسباب و آلات کیواسطے
حج کے —
اور نزدیک ابی حنیفہ کے لازم ہوگا بیچنا اوس مال اور اسباب
اور آلات کا حج کی لئے اور یہی قول ہی اکثر اصحاب شافعی کا —
اگر مقدور والہ نے حج نکیا یہان تک کہ اوسکا مال تلف ہو گیا
تو اوسکو جایز ہے کہ قرض لے اور حج کرے اگرچہ اوسکو قدرت نہو

ادای قرض کی اور امید ہی کہ حق تعالی اوسکا مواخذہ نکریگا اگر
بدون ادا کے مریگا بشرطیکہ اوسکو ادا کرنیکی نیت تھی اور صورت
قدرت چنانچہ یہی قید کتابی ہے عدم مواخذہ کی ظہیریہ مین طحطاوی
نے کہا کہ تمرتاشی مین ابو یوسف سے منقول ہے کہ ایسی صورت
مین قرض لینا حج کیواسطے لازم ہے از غایت الاوطار۔

راحلہ

راحلہ کو مقتب کہتے ہین یعنی چھوٹی کاٹھی والا اونٹ سواری کیواسطے
کافی ہی اگر اوسپر سوار ہوسکے اور اگر کاٹھی پر سوار نہوسکی بسبب
مرفہ الحالی کے اور نازکی مزاج کی تو فرضیت حج کی شرط یہہ ہی کہ محمل پر
قادر ہو اسواسطہ کہ مرفہ الحال سے کاٹھی پر سفر نہین ہوسکتا بلکہ اوسطح
اوسکی ہلاکی کا خوف ہی تو ہر شخص کے واسطہ وہ راحلہ معتبر ہی جسپر
پہونچ جاوے کذا فی النہر۔

راحلہ

اوس اونٹنی کو کہتے ہین جو کجاوہ باندہنی کی لایق ہو اور بعض مطلق
مرکب شتر کو راحلہ بولتے ہین نہر یا مادہ کذا فی الصراح۔

اور اشتراط راحلہ سے مصنف نے اشارہ کیا کہ اگر راحلہ کے
سوا اور سواری پر قدرت ہو جیسے خچر یا گدھے پر تو حج واجب نہ ہوگا
بحر الرائق میں کہا کہ میں نے اس مسئلہ کو کتب فقہ میں مصرح نہیں دیکھا
اور فقہا نے تو گدھے اور خچر کی سواری کی کراہت حج کیواسطے
صاف بیان کی ہی یعنی کراہت تنزیہی کذا فی حاشیہ الطحطاوی
حاشیہ تحفۃ الاخیار میں حلبی نے کہا کہ سوا ی اونٹ کے اور سواری
سے حج کو نہ واجب کہنا مسلم نہیں اسواسطے کہ ہر چند اصل لغت میں
راحلہ اونٹ کو کہتے ہیں لیکن راحلہ سے مراد وہ ہے جسپر سواری
ہو دے قہستانی نے تصریح کی ہے کہ راحلہ سے مراد وہ ہے
جسپر انسان سوار ہوا اور ضروریات سفر مثل کھانے اور پینے اور
لباس وغیرہ کے اور لادی جاتے اور آتے انتہی اور شرح منسک
متوسط میں ہے کہ شرط وجوب حج یہہ ہے کہ مسلمان قادر ہو
اونٹ پر یا گھوڑی پر یا خچر پر لیکن گدھی کی سواری مسافت بعیدہ
میں مکروہ ہے تکلیف کشی کے سبب سے غائت الاوطار
سواری کی قدرت عام ہے خواہ ملک کے راہ سی ہو یا کرایہ کی راہ سے

لیکن عاریت کی راہ سے قدرت ثابت نہین ہوتی ہے فتح القدیر مین
ہے کہ سواری اپنی ہو خواہ کرایہ کی ہو مانگی کی سواری ہی یا کسینے
مباح کیا ہو جو چاہے لیجاوے تو واجب نہین ہے ایسی سواری سے
حج اور راحلہ کی شرط ہونا یہ آفاقی کے لئے ہی نہ مکی اور نہ اہل
میقات کے باشندون کے لئے اونکی لئی راحلہ شرط نہین ہے
زاد شرط ہے فتح القدیر مین ہے ۔

اور قبل کر کے نقل کیا ہے رد المحتار نے عطا سے کہ شرط ہی راحلہ
واسطے آفاقی اور مکی دونون کے لئے اور صاحب لباب نے منسک
کبیر مین آفاقی کے لئے شرط راحلہ کے ہونیکی لئے تصحیح کی ہے اور
کلام کیا ہے اوسکی صحت مین ملا علی قاری نے شرح لباب مین
اور فتح القدیر نے لکھا ہے نہایہ والی نے جو لکھا ہے کہ اگرچہ مکی
اور باشندگان میقات کی محتاج ہون فقیر ہون مالک زاد راحلہ کے
نہون جب بہی اونکو حج فرض ہے تو اسمین کلام ہے مگر یہ کہ فقیر
ایسا ہو کہ راستی مین کسب کر سکتا ہو اور بنا بیع سے نقل کیا ہے
کہ زاد فقیر کی لئی بہی شرط ہی سراج وہاج مین بہی ایسا ہی لکھا ہے

نزدیک امام ابی حنیفہ اور انکی اصحاب اور امام شافعی اور
ابن عمر اور ابن عباس اور سفیان ثوری کی جبکہ نہ پایا
راحلہ کو یا پایا اسکو زاد ممن مثل سے یا پایا اوس سواری کو کہ اوسکی
امثال کے مناسب نہین ہے مثلاً بوڑھا ہے یا جوان ہی پر ورد و نازو نعمت
کا قادر نہین ہے سواری پر مگر ساتھہ محمل یا عماری کے اور نہ پایا
سواری ساتھہ محمل یا عماری کے نہ واجب ہوگا اوسپر حج
اور نزدیک امام مالک کے شرط نہین ہے پس جبکہ ہو قادر پانون
چلنی پر یا عادت اوسکی پانون چلنی کی ہو واجب ہوگا اوسپر حج
نزدیک شافعی کے جبکہ قادر ہو پانون چلنی پر اور عادت اوسکی
ہو سوال کرنا لوگون سے نہین لازم ہے اوسپر حج ساتھہ اسکے
اور نزدیک مالک کی لازم ہوگا اوسپر حج ساتھہ اسکی

المعانی البدیعہ

بی خرچ لیئی سفر حج کرنیکو اللہ تعالے نی منع فرمایا ہے
اور اگر فقیر میقات پر پہونچگیا تو نیت فرضکی کری نہ نفل حج کے
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی یمن والی حج کرتی اور نہ توشہ

لیتی اور کہتی کہ ہم توکل کرنیوالی ہین بس جب آتی مکہ مین مانگتی اور نے
بس نازل کی اللہ تعالے نی یہ آیت - وتزودوا فان خیر الزاد التقوی
اور خرچ راہ لیا کرو بس تحقیق فائدہ خرچ کا بچنا ہی سوال گناہ
سے نقل کی یہہ بخاری نے —
اور فرمایا اللہ تعالی نے واتقون یا اولی الالباب اور ڈرو مجھسے
صاحب عقل کے اور رد المحتار مین لباب اور اوسکی شرح سے
نقل کیا ہے کہ فقیر افاقی جب پہونچ جاتا ہے میقات پر وہ مانند
مکی کی ہے اوسکو چاہیئے کہ نیت حج کی کری نہ نیت نفل کی لمعانی الدرایہ

آٹھوین شرط وجوب حج

علم ہے فرضیت حج کا اور تفصیل اس علم کی فتاوی عالمگیری مین ہے
کہ باشندہ دار اسلام کا اگرچہ فرضیت حج نہ جانے مگر رہنا اوسکا
دار اسلام مین قائم مقام علم فرضیت حج کا ہے اور اس علم کو
علم حکمی کہتے ہین اور باشندہ دار حرب کا علم از روی شرع
اوسوقت متحقق ہوتا ہے کہ اوسکو دو مرد یا ایک مرد دو عورت
مستور الحال یا ایک مرد عادل خبر دیوی کہ حج فرض ہے —

نویں شرط ادای وجوب حج

صحت بدن

صحیح البدن سے مراد وہ ہے کہ جسکا بدن سلامت ہو اون افات
اور بیماریون سے کہ جنکی سبب سے مشقت سفر نہ اوٹھا سکے
اور رد المحتار مین ہے پس نہین واجب ہی اوپر اپاہج اور مفلوج
اور بہت بڈہی کی جو کہ نہین ٹہہر سکتا ہے سواری پر اپنی آپ
اور اندہی پر اگرچہ پاوی لیجانے والا اور قیدی اور بادشاہ سے
ڈرنیوالی پر حج کرنا خود دیا نیابتاً دوسری سے کروانا ظاہر مذہب
مین امام ابوحنیفہ سے لغو اوسکی موافق ایک روایت ہے
صاحبین سی اور ظاہر الروایت صاحبین سی یہہ ہے کہ حج
کروائین یہ لوگ اور سی اور کافی ہوجاویگا یہ حج کروانا اونسی
اگر ہمیشہ ایسی ہی رہین اور اگر دور ہوجاوی عجز اور معذوری اونکی
تو پہر خود کرین حج حاصل اوسکا یہہ ہے نزدیک ابی حنیفہ کے
یعنی کہ صحت بدن شرایط وجوب سی ہے اور نزدیک صاحبین
کے شرایط وجوب ادا سی ہے اور اس اختلاف سی یہہ بات ظاہر ہوتی

ہے نزدیک صاحبین کے حج کرانا یا وصیت کرنا حج کرانے
کے لئی واجب ہی اور نزدیک ابی حنیفہ کے واجب نہین ہے
اور تحفہ سی ظاہر ہے کہ قول صاحبین مختار ہے اور ایسا ہی
وسبہی جابی سے ظاہر ہے اور اسی کو قوی کیا فتح القدیر نے
اور کیا ہی صاحب فتح القدیر اسپر کہ صحت شرایط وجوب
ادا سی ہے اور یہہ مذکور ہی بحر الرایق و نہر الفائق مین اور حکایت
کیا گیا ہے لباب مین کہ بعضی نے امام کی قول کو صحیح کہا ہے
اور بعضون نے صاحبین کے قول کو صحیح کہا ہے اور شرح لباب
مین ہی کہ صاحب نہایہ چلا ہے اوپر قول امام کے اور بحر عمیق
مین ہے کہ یہی مذہب صحیح ہے امام کا اور قول صاحبین کے تصحیح
کی ہے قاضی خان نے شرح جامع صغیر مین اور اختیار کیا ہے
اوسکو بہت ساری مشایخون نے سوا انہین مین سے ابن ہمام
ہے اور سراج وہاج مین مرقوم ہے کہ نہین واجب ہے حج اوپر
بیمار اور اپاہج اور قیدی اور مفلوج اور لولی پر جو کہ نہین
طاقت رکھتا ہی ٹہرنیکی سواری پر اپنی آپ اور روایت کی

حسن ابن زیاد نے ابی حنیفہ سے کہ اپاہج اور لولی پر حج
اور کہا محمد نے کہ جسکا ہاتھہ یا پاؤن کٹا ہو جبکہ نہ وہ طاقت رکھی
چلنی کی حج مین تو حج اوسسے ساقط ہی اور اختلاف
ہی اندہی مین پس نزدیک ابی حنیفہ کے نہین ہی حج
اوسپر اگرچہ پائی لیچلنے والا اور واجب ہے اوسکی مال
مین اسلئے کہ نہین ہی قدرت اوسکو اونٹنے اور سوار ہونیکی
مگر ساتھہ غیر کے پس نہین لازم ہے اوسکو حج خود کرنا مانند
اوس شخص کی کہ جسکے دونون ہاتھہ اور دونون پاؤن کٹی ہون
اور کہا ابی یوسف اور محمد نے کہ واجب ہی حج اندہی پر جسکے
پای لیچلنی والا اور زاد و راحلہ اور اوس شخص کو کہ کافی ہو
اوسکو بمشقت سفر مین اور اوسکی خدمتمین نہین کافی ہی اوسکو
حج کرانا غیر اپنی سی فتح القدیر مین ہی کہ جائز ہی حج فرض
کرانا لوگون مذکورہ بالا کا ایسی شخص سے کہ اوسنی حج نکیا ہو
لیکن مکروہ ہے اور اولی اور افضل ہے حج کرانا ایسی شخص
سے کہ آزاد ہو عالم ہو حج کر چکا ہو اپنی طرف سے اور رد مختار

مین ہی کہ اختلاف ہی اسمین کہ اوس شخص پر جو دوسرے کے
لئی حج کرتا ہے داخل ہونی کہ ہے باوجود فقیر ہونیکی فرض
ہو جاتا ہے یا نہین ابن حمرانی بہج النجاۃ مین لکہا ہے کہ ظاہر
کلام بحر الرائق کا مفید اسکا ہے کہ نہین واجب ہوتا ہے حج
اوسپر اور ظاہر کلام بدایع کا یہہ ہے کہ فرض ہو جاتا ہے اوسپر
اور فتوی دیا ہی واجب ہو جانیکا ابو سعود نے اور ابنا ابو سعود
نے کہا ہے صاحب سکب الابہر نے اور فرض ہونیکا فتوی دیا ہے
سید احمد بادشاہ نے اور تالیف کیا ہے اوسمین ایک رسالہ اور
عبد الغنی نابلسی نے برخلاف اسکی فتوی دیا ہی یعنی یہ کہ نہین فرض
ہوتا ہی اور تالیف کیا ہے اسمین ایک رسالہ اور تاویل کی ہے
اوس رسالہ مین کلام صاحب بدایع کے ۔

نائب

نزدیک ابی یوسف اور محمد اور شافعی اور احمد کی انہا
اور رہا تہہ پاؤن کتا ہوا جب پائی زاد اور راحلہ اور لیجانی والا
کہ لیجاے اوسکو کہ سوار کرادی اوسکو اور اوتار لے اوسکو اور قدرت ہو

ثابت رہنی کی سواری پر بدون بہت مشقت کی واجب ہوگا حج
اور نہ جائز ہوگا نائب کرنا حج کے لئے —
نزدیک ابی حنیفہ اور اصحاب ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد
اور ثوری اور اسحاق اور اکثر علما کی جب نہ ممکن ہو سوار ہونا
سواری پر مگر ساتھہ مشقت بہت کے مانند لولی اور بہت بوڑھی
نحیف الخلقت ضعیف البنیان کی اور ہو اوسکی پاس مال
اور پای ایسی شخص کو کہ اجرت دیکر اوسی حج کرای لازم ہے
اوسپر حج اور واجب ہے اوسپر کہ اجرت دیکر ایسے شخص کو
مقرر کری کہ اوسکی طرف سی وہ حج کرے — المعانی الجدلیہ
نزدیک مالک اور داؤد کی نہین واجب ہی اوسپر حج اور
نہین لازم اوسپر اجرت مین مقرر کرنا ایسے شخص کا کہ حج کرے
اوسکی طرف سی اور نہین واجب اوسپر حج نزدیک مالک اور
داؤد کی مگر جبکہ ہو آپ بنفسہ استطاعت رکھنی والا —
نزدیک شافعی کے جبکہ نہو ہاتھہ پاؤن کٹی ہوی کے پاس
مال لیکن ہو اوسکی لئے ایسا شخص کہ اطاعت اوسکی کری حج مین

پس لازم ہے اوسپر حج اور چاہی کہ اذن دے اوس
مطیع کو اسکا کہ حج کرے اوسکی طرف سے
نزدیک ابی حنیفہ اور احمد اور اکثر علماء کے نہین واجب ہے
اوسپر حج ساتھہ غیر کے

دسوین شرط ادای وجوب حج

راہ کا امن

امن طریق وہ ہی جسمین غالب ہو سلامتی یہ مختار فقیہ ابواللیث کا ہے
اسی پر اعتماد ہے یہ رد المحتار مین منقول ہے امن طریق معتبر
وقت نکلنی اہل شہر کے ہی اگرچہ امن طریق نہو غیر اسوقت مین اور
امن طریق ہین معتبر یہ ہی ہے کہ غلبہ خوف بہی نہو یہان تک
کہ جس وقت غالب ہو خوف دلون پر لڑنیوالونسے بسبب واقع
ہونی عارتگری کے اور غلبہ اونکی کی کئی مرتبہ یا سنا ہو کوئی گروہ
تعرض کرتا ہو راستی مین اور اوس گروہ کے لئی شوکت ہے
اور یہ لوگ ضعیف ہین تو نہین واجب ہے حج اور اختلاف ہی سقوط حج
مین جبکہ ضرور ہو سواری دریا کی بعض نے کہا ہے دریا کا سوار ہونا

منع کرتا ہے وجوب سے کرمانی نے کہا کہ اگر دریا مین غالب ہو سلامتی
اوسجگہ سی کہ سوار ہونیکی عادت جاری ہے واجب ہی حج اور جو
ایسا نہین ہے واجب نہین ہی اور یہی اصح ہی اور سیحون و جیحون
اور فرات اور نیل یہ دریا نہین ہین نہرین ہین یہ فتح القدیر مین ہے
اور رد المحتار مین بحر الرایق سے بہی ایسا ہی نقل کیا ہی و مختار
مین ہی کہ غلبہ سلامت اگرچہ ساتہہ رشوت دینی کی ہو تب بہی اوس سے
امن طریق نہین جاتا ہے رد المحتار مین منہاج سے منقول ہے
یعنی وہ محصول بطور عشر ناجائز لیا جاتا ہے اور اجرت یعنی کہ بانی
بطور ناجائز جو عرب لیتی ہین وہ داخل رشوت ہی ہے مانع وجوب
حج کا نہین ہے اس سے امن طریق نہین جاتا ہے اس پر فتوی ہے
شرح لباب مین منہاج سے نقل کیا ہے
نزدیک امام شافعی کے جبکہ نہ ہو زاد مگر دریا کی پس نہ واجب
ہوگا اوسپر سوار ہونا دریا کا اور ایک خلاف کے نزدیک امام شافعی
کے اور بعضی اصحاب شافعی سے وہ ہی جو قابل ہے اسکا کہ اگر
غالب ہو سلامت دریا کے لازم ہوگا اوسپر حج اور اگر نہ غالب ہو سلامت

نہ لازم ہوگا اوسپر حج اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور احمد اور اکثر علماء کا
نزدیک شافعی اور زیدیہ کی تخلیۃ الطریق و امکان المسیر یعنی ہونا
اسقدر زمانہ کا کہ اوسمین جانا حج کے لئے ہوسکے شرط ہے
اور نزدیک احمد کی تخلیۃ الطریق اور امکان المسیر شرط نہین ہے
وجوب حج مین بلکہ شرط ہے حج کی ادا مین اور اختلاف ہے
اصحاب ابی حنیفہ کا اس طریق کہ ایا وہ شرائط وجوب مین سی ہے
یا شرائط ادا مین ہے ۔ المعانی البدیعہ

پہہ دس شرطین جو اوپر بیان ہوئین مردون اور عورتون مین مشترک
ہین انکی سوے دو شرطین خاص عورتونکی لئی اور ہین کہ جب یہہ سب
شرطین پای جاوین تب عورتون پر حج فرض ہوتا ہے ورنہ نہین

اول شرط ادای وجوب حج
خالی ہونا عدت سی

فتح القدیر مین ہے کہ شرط ہی عورت کے لئی عدت کا نہونا اور اگر
عدت سفر مین لازم ہوئی ہو تو اگر ہو عدت طلاق رجعی کی کہ نہ
الگ کیا ہو اوسکو اوسکی زوج سے یا ہو عدت طلاق بائن کی پس

اگر وہ اسجگہ مین جسمین عدت لازم ہوئی اور اوسکی شہر مین جہانسی
آئی ہے اور جگہ کے بیچ مین مسافت کمتر مدت سفر سے تو اختیار ہے
اوسکو کہ جاوی مکہ مین چاہے اپنی شہر مین یا مکہ کیطرف ہو مدت سفر
کی اور اپنی شہر کیطرف مدت کمتر سفر سے تو اپنی شہر کو جاوے
اور اگر اپنا شہر جہان سے آئی ہی وہ مدت سفر پر ہے اور مکہ
کمتر مدت سفر سے ہی تو مکہ کو جاوے اور اگر اوس جگہ سے جہان
عدت لازم ہوی شہر اوسکا جہان سے آئی ہے اور مکہ کی
مسافت برابر ہے مدت سفر مین اگر عدت لازم ہوی ہی شہر
مین تو ٹھیری رہی وہین یہانتک کہ گذر جاوے عدت اگرچہ پاوے
محرم کو جب تک کہ عدت ہے نزدیک ابی حنیفہ کے اسمین خلاف
صاحبین کا ہے ابی حنیفہ سے اور اگر گانو مین یا جنگل مین
عدت لازم ہوی اور امن نفس کا نہین ہے اوس گانو مین
یا جنگل مین تو اوسکو چاہیئی کہ چلی جاوی ایسی جگہ مین جہان
امن ہووے پھر وہانسے نہ نکلی کہ جب تک عدت گذری اگرچہ
پاوے محرم کو نزدیک ابی حنیفہ کے اوسمین بھی خلاف صاحبین کا

ہے اور در مختار مین ہے کہ کوئی عدت ہو رد المحتار مین شرح
ہے عدت وفات کی ہو خواہ طلاق بائن کی خواہ رجعی کی ہو
المعانی البدیعہ ۔

اور اعتبار اوس عدت کے واجب ہونی کا جو عورت کو سفر سے
مانع ہے اوسکی شہر والونکی نکلنی کے وقت کا ہے یعنی جب اہل شہر
حج کیواسطے نکلین اگر عورت عدت مین ہوگی تو سفر حج نکر سکی گی
کہ عدت مین سفر کرنا جائز نہین ۔ از غایت الاوطار

دوسری شرط ادای وجوب حج
خاوند یا محرم کا ساتھ ہونا

محرم وہ شخص ہے کہ جسکی ساتھ نکاح حرام ہے محرم علم ہے
غلام ہو یا ذمی یا دودہ کے رشتہ یا سسرال کے رشتہ سے
طحطاوی مین ابن المسعودی سے نقل کیا ہے کہ اوسنی بزازیہ سے
نقل کیا ہے کہ نہ سفر کرے عورت ساتھ اپنی دودہ کے
بھائی کی ہمارے زمانہ مین رد المحتار مین لکھا ہے بسبب غلبہ
فساد کے اس زمانہ مین اور مکروہ ہونا خلوت کا ساتھ دودہ کے

بہائی کی اسکی مانند کرنا ہے جیسا کہ مکروہ ہی خلوت ساتھہ
اجنبی جوانکی دادی کے سو لایق ہے مستثنا دوادی کا ساتھہ
اجنبی جوان کی محرم سے در مختار مین ہے کہ اگر حج کیا عورت
نے بلا محرم کے جایز ہی ساتھہ کراہت کے طحطاوی اور
رد المحتار مین لکہا ہے کہ یہ کراہت تحریمی ہے بسبب اسکی
کہ آنحضرت نے فرمایا ہی کہ نہ سفر کری عورت تین دن کا مگر
اوس حال مین کہ اوسکے ساتھہ اوسکا محرم ہو یا شوہر اور
فتح القدیر مین ہے کہ ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے نزدیک
مکروہ ہے سفر ایکدن کا بہی بلا محرم کے امام شافعی کے نزدیک
عورت کے لئی بی محرم کے حج جایز ہے جبکہ ایک قافلہ ہووی
اور اوسکی ساتھہ معتبر عورتین ہون اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک
جایز نہین ہے دلیل امام شافعی کی عموم آیہ کا ہے وللہ علی الناس
الخ اور قول آنحضرت کا حج کرو مطلق فرمایا ذکر نکیا مرد و عورت کا
دلیل حنفیہ کی یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
حج کرے عورت مگر اوسکی ساتھہ محرم ہو سو کہا ایک شخص نے

کہ ای نبی اللہ کے مین لکہا گیا ہون فلانی غزدہ مین اور عورت
میری حج کرنیوالی ہے کہا ابہی لوٹ جا حج کر ساتہہ اوسکی
روایت کیا اسکو دار قطنی نے اور احتیاط اسی مین ہی کہ کسی
جاکا ارادہ عورت بے محرم نکری اگرچہ مدت سفر سے کم ہو
اسواسطے کہ روایت کیا بخاری اور مسلم نے فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کری عورت دو دن مگر ساتہہ اوسکے
خاوند ہو یا اور کوئی محرم اور ایک روایت مین ابو ہریرہ سے
ہے کہ نہین حلال ہے جو ایمان لای ہی ساتہہ اللہ کے اور
دن قیامت پر یہ کہ سفر کری ایک رات بغیر محرم کے اور ایک
روایت مین طبرانی کی ہے کہ نہ سفر کری تین میل بہی بغیر محرم
کے مجالس الابرار مین لکہا ہے کہ عورت جوان ہو یا بوڑہی جب
اسمین اور مکہ مین مسافت سفر کی ہو تو عورت کو استطاعت
حاصل نہین ہے جس سے حج فرض ہوتا ہے بدون محرم کے
اور وہ خاوند ہوتا ہے یا وہ جس سے کبہی کسی حال مین نکاح
جائز نہین ہے بسبب نسب کی یا دودہ کے یا سمدہانے کے

اور اگر اوس عورت کے ساتھہ محرم نہین تو اوسپر واجب
نہین کہ حج کیواسطے خاوند کری تجنیس مین مذکور ہے کہ اگر
عورت کا محرم فاسق ہووے یا دیوانہ یا بچہ نابالغ ہووی
تو اوسپر حج واجب نہین ایسے محرم کے ساتھہ سفر حرام ہے
محرم کا زاد وراحلہ سب عورت کے ذمہ ہے جسکی ساتھہ محرم
ہووے نزدیک شافعی مالک اور اکثر علماء کی معتبر ہونا
محرم کا عورت کے حق مین شرط نہین ہے حج کی واجب ہونے
مین اور اسیکا قایل ہے زیدیہ مین سے ناصر اور اسکو اختیار
کیا ہے مؤیدنی زیدیہ مین سے ۔ المعانی البدیعیہ ۔
اور نزدیک ابی حنیفہ اور احمد اور اسحاق ویحیی اور
ابی ثور اور اوضاعی کے محرم کا ہونا عورت کے لئے
شرط ہی حج کے واجب ہونیمین اوسپر یہی قول ہے بعض شافعیہ
کا اور زیدیہ مین سے سعید اور ابوطالب کا ۔
نزدیک شافعی کے قائم ہین عورتین ثقہ مقام محرم کے
حقمین عورت کے اور یہی قول ہے زیدیہ کا ۔

اور نزدیک بعض شافعیہ کے عورتین ثقہ قایمقام محرم کی عورت
کے حقمین نہین ہین
نزدیک شافعی اور احمد کے اشتراط اور عدم اشتراط محرم
مین عورت کے لئے فرق نہین ہے درمیان قصر سفر اور طویل
سفر کے المعانی البدیعیہ
اور نزدیک ابی حنیفہ کے یہ خاص ہے ساتھہ طویل سفر کے
اور یہی قول احمد کا ہے ایک روایت مین المعانی البدیعیہ
زوج کو جایز نہین کہ عورت کو حج اسلام سے منع کری یعنی حج
فرض سے بشرط محرم ہان حج نفل سے روکنا درست ہے کذا فی
منح الغفار از غایت الاوطار —
بالغ زوج اور محرم دونونکی قید ہی کما فی النہر بچا تو اگر زوج یا محرم
صغیر ہو تو عورت پر حج واجب نہوگا — از غایت الاوطار —
اور عورت کا غلام عورت کا محرم نہین اگرچہ وہ خصی ہو تو غلام کے
ساتھہ سفر کرنا حرام ہے کذا فی حاشیۃ الطحاوی عن البزازیہ —
از غایت الاوطار

عمرہ سنت ہی جنکے نزدیک

وہ شعبی اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور نخعی اور ابی ثور اور ابن مسعود ہین اور تمام زیدیہ کے نزدیک اور شافعی کے قول قدیم مین عمرہ سنت ہے المعانی البدیعہ

عمرہ واجب ہی جنکے نزدیک

وہ عطار اور طاؤس اور مجاہد اور ابن سیرین اور سعید بن جبیر اور ابو بردہ اور مسروق اور عبداللہ بن شداد اور احمد اور اسحاق بن راہویہ اور ابو عبید اور سفیان ثوری اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور داؤد ظاہری ہین اور قول جدید شافعی مین عمرہ واجب ہے المعانی البدیعہ

عمرہ مشتق ہی اعتمار سے اور اعتمار لغت مین آباد مکان کی طرف جانیکو کہتے ہین کذا فی حاشیہ الطحطاوی عن المغرب اور شرع مین عمرہ عبارت ہی احرام اور طواف اور سعی بین الصفا والمروۃ اور بال منڈانی یا کترانی سے احرام باندہنا عمرہ مین شرط ہے اور اکثر طواف چار یا زیادہ گہومنا گرد بیت اللہ کے فرض ہے

اور باقی واجب نہیں ہے اور یہی قول مختار ہے یعنی سعی اور حلق کا
عمرہ میں واجب ہونا اور عمرہ کے احرام اور طواف اور سعی میں
ویسا کرنا جیسا کہ حج کرنیوالا کرتا ہے اور حجر اسود کا بوسہ
تو لبیک کہنا قطع کرے اور جب سر منڈاوے تو احرام سے
باہر ہو کذا فی الطحطاوی عن الفتح از غایت الاوطار

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
مستحب ہے بہت عمرہ کرنا ہر برس میں اور نہیں ہے اوسکا کچھ شمار المعانی البدیعہ	حضرت علی حضرت عائشہ ابن عباس ابن عمر انس تمام زیادتیں سوا ناصر	متفق با امام ابو حنیفہ	
ابی یوسف کے نزدیک مکروہ ہی کرنا عمرہ کا چاروں میں یوم نحر		جائز ہی کرنا عمرہ کا ہر مہینہ میں نہیں مکروہ ہے کرنا عمرہ کا کسی وقت میں	

امام ابوحنیفہ	امام شافعی
اور تین ان امام شریف کے	برس ہین سے
زیادہ کیا ابوحنیفہ نے	المعانی البدیعہ
سات دن ان چار دن	
کے مکروہ ہونے مین پانچوان	
دن عرفہ کا	
المعانی البدیعہ	
اور مکروہ تحریمی ہے	
عمرہ کرنا عرفی کے دن	
اور اوسکے بعد چار دن	
اور یعنی احرام باندہکر	
عمرہ شروع کرنا ان	
دنون مین مکروہ ہے	
یہان تک کہ اذہیر	
ذبح کرنا لازم آویگا	

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
عمرہ شروع کرنے سے اگرچہ بعد	
احرام کے اوسکو ترک کرے بھی	
کرے اور احرام سابق بھی	
عمرہ ادا کرے ان دونون	
مین مکروہ نہین جبانچہ	
قران کرنیوالے کو حج	
کے سوا وسنے ان	
دونون مین عمرہ کیا	
تو مکروہ نہین کذا فی السراج	
اور شاہ بر روایت	
سراج کے مستثنا نہین	
کافارن کو مستثنای	
منقطع مین داخل ہے	
یعنی خانیہ مین جو یون کہا ہے	

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
کہ عمرہ ان دونوں میں مکروہ ہے	
مگر قارن کو مکروہ نہیں تو یہ	
استثنا متصل نہیں بلکہ	
منقطع ہے سو اسطے	
کہ احرام قارن کا سابق ہے	
ہی اور مکروہ ان دونوں کا احرام	
ہی تو مستثنی داخل نہیں	
مستثنی منہ میں اسکا	
نام منقطع ہی پھر جب سرا کی	
روایت سے معلوم ہوا کہ پانچ	
دن عمرہ مکروہ ہی تو کراہت	
فقط عرفی کی نکو مخصوص نہیں	
جیسا کہ بحر الرائق فی تو ہم کیا ہے	
از غایت الاوطار	

امام احمد			امام مالک		
			نکیا جاوے عمرہ برس		حسن سعید بن
			بہر ہین سوا ایکبار کے		سیرین نخعی
			المعانی البدیعیہ		ناصر زیدیہ
					متفق با امام
					مالک

حج کی سفر مین جو مرتا ہے ثواب حج و عمرہ کا پاتا ہے
اور احرام کی حالت مین جو مرا لبیک کہتا ہوا اوٹھی گا
دن قیامت کے

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص کہ نکلا بارادہ حج کے یا عمرہ کی پھر مر گیا بیچ راہ کے لکھتا ہے
اللہ تعالے واسطے اوسکی ثواب حج کرنیوالی اور عمرہ کرنیوالی کا نقل
کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین سنن نسائی مین ابن عباس سے
روایت ہی کہ ایک مرد گر پڑا تھا سواری سے پس مر گیا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل دو تم اوسکو ساتھ پانی
اور بیر کے پتون کی اور کفن دیا جاوے درمیان دو کپڑونکے کہ
کہلا رہے سر اور منہ اوسکا اسلئی کہ اوٹھایا جاویگا دن قیامت کے
لبیک کہتا ہوا۔

سنن نسای مین روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے
کہ مرا ایک مرد پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو تم
اوسکو ساتھ پانی اور بیر کے پتون کی اور کفن دو تم اوسکو اوسکے

کپڑون مین اوس حال مین کہ مڑھکا ہوا ہو نہا اوسکا اور سر اوسکا کیونکہ
کہ اوٹھایا جاویگا دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا۔ صحیح مسلم مین روایت
ہی ابن عباس سے کہ گر پڑا ایک مرد اونٹ سی پس توڑ ڈالی
اوسکی گردن مین پس مر گیا پس فرمایا آنحضرت نے غسل دو تم اوسکو
ساتھہ پانی کی اور بیری کی پتون کی اور کفن دو تم اوسکو دو کپڑون مین اور
نہ چھپاؤ تم سر اوسکی کو اسلیئے کہ اللہ اوٹھاویگا اوسکو دن قیامت
کے لبیک کہتے ہوئے۔

اور بھی صحیح مسلم مین روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ ایک
شخص وقوف کی ہوی عرفہ مین تہا ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ناگاہ گر پڑا وہ اپنی سواری سے پس مر گیا پھر ذکر کیا گیا اوسکا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے کہ غسل دو تم اوسکو ساتھہ
پانی کے اور بیری کی پتون کے اور کفن دو تم اوسکو دو کپڑون
مین اور نہ خوشبو لگاؤ اوسکے اور نہ ڈہانکو تم موہنہ اوسکے کو
اسلیئے کہ اللہ اوٹھاویگا اوسکو دن قیامت کے لبیک کہتے ہوئے۔
صحیح مسلم مین ابن عباس سے روایت ہی کہ مار ڈالا ایک شخص کو اونٹ

سواری نے اوس حال مین کہ وہ ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے تہا پس حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل دین
اوسکو ساتھہ پانی اور بیری کے پتونکی اور یہہ کہ کہلا رکھین مو نہہ
اوسکی کو اور راوی کہتا ہے کہ گمان میرا یہ ہے کہ فرمایا آپ نے
اور سر اوسکے کو اسلئی کہ اوٹھایا جاویگا دن قیامت کے اوس
حال مین کہ احرام باندہے ہوگا

اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا
ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس گردن توڑی اوسکی اونٹنی
اوسکی نے اور وہ تہا محرم یعنی حج کی نیت کئے ہوئی پس مر گیا
پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اوسکو ساتھہ
پانی اور بیر کے پتون کے اور کفناؤ اوسکو دو کپڑون اوسکی مین اور نہ لگاؤ
اوسکو خوشبو اور نہ ڈہانکو اوسکا سر پس تحقیق وہ اوٹھایا جاویگا
دن قیامت کے لبیک کہتا ہوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

فائدہ

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مر جاوے تو کفن بہی

اوسکی لباس مین بطور لباس محرمونکی دے اور خوشبوی نہ لگاوے
چنانچہ مذہب شافعی اور احمد یہی ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک
کے نزدیک محرم اور غیر محرم برابر ہین اور حضرت نے کہ اس
محرم کو دو کپڑون مین کفنایا بسبب ضرورت کے تہا کہ وہ
سوائے اون کپڑونکی اور کپڑا نہ کہتا تہا اور خوشبو لگانی
اور سر ڈہانکنے کو جو منع فرمایا خاص اوسیکے لئی تہا نہ سبکے
لئی واللہ اعلم شیخ عبد الحق

محرم و غیر محرم برابر ہین خوشبو لگانی اور ڈہانکنی سر اور منہ
میت کے ہکذا فی المحیط عالمگیری وعن ابن عمر رضی اللہ کفن ابنہ
واقد اذخات بالجحفۃ محرما وخمر راسہ دو جہہ وقال لولا انا حرم
لطیبناہ اخرجہ مالک

صفت حاجی

روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا پوچہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے پس کہا ہے صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ
بال بواتی ہو پسینی اور میل کے سبب سے پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور

کہا یا رسول اللہ کونسی چیز ہین حج مین بہت ثواب کہتی ہین فرمایا
بلند کرنا آواز کا ساتہہ کہنے لبیک کے اور بہانا خون قربانی
بابدی کا نقل کیا یہ شرح السنت مین اور ابن ماجہ نے اپنی سنن مین
اور فرمایا جناب رسالت مآب نے کہ گروہ اللہ کے تین ہین غازی
اور حاجی اور عمرہ کرنیوالا قبول کرتا ہے اللہ دعا مین انکی
اور بخشتا ہی اللہ انونکو اگر بخشش چاہین ۔ اور فرمایا
جناب رسالت مآب نے خرچ کرنا راہ حج مین مثل خرچ کرنے فی سبیل اللہ
کے ہے دیتا ہی اللہ ان خرچ کرنیوالونکو ساتہہ سو درہم ایک
درہم کے بدلی مین از مناسک صغیر ابن جماعۃ

فضیلت حج اور عمرہ کی

جامع ترمذی اور سنن نسای مین ہے کہ شقیق روایت کرتے
ہین عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا عبد اللہ نے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ متابعت کرو تم یعنی ایک کے پیچہے
دوسری کو کرو تم درمیان حج و عمرہ کے کہ یہہ دونون دور کرتے
ہین فقیری کو اور گناہونکو جیسے کہ دور کرتی ہے بہٹی میل کو لوہی

اور سونی اور چاندی سے اور نہیں ہی واسطے حج مبرور کے
ثواب سوای جنت کے اور سنن ابن ماجہ میں روایت ہے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے متابعت کرو تم درمیان حج اور عمرہ کے اسلئے کہ متابعت
درمیان اونہیں دونوں کے دور کرتی ہی فقیری کو اور گناہونکو
جیسے کہ دور کرتی ہی بھٹی لوہی کی میل کو اور سنن نسائی
میں روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے متابعت کرو تم درمیان حج و عمرہ کے اسلئے کہ وہ
دونوں دور کرتی ہیں گناہونکو جیسے کہ دور کرتی ہی بھٹی لوہی
کے میل کو اور دار قطنی نے افراد میں اور طبرانی نے معجم کبیر
میں روایت کیا ہے عبداللہ ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے متابعت کرو تم درمیان حج و عمرہ کے
اسلئے کہ متابعت درمیان اون دونکی زیادہ کرتی ہے عمر میں
اور رزق میں اور دور کرتی ہے گناہونکو بیٹھرا آدم ہی جیساکہ
دور کرتی ہے بھٹی لوہی کی میل کو — دار قطنی نے افراد میں

اور طبرانی نے معجم اوسط مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تمام کرو تم
حج اور عمرہ کو اسلئے کہ وہی دونون دور کرتے ہین فقیری کو
اور گناہونکو جیسے کہ دور کرتی ہے بھٹی لوہی کے میل کو صحیح
بخاری اور صحیح مسلم و موطا امام مالک اور سنن نسائی اور
سنن ابن ماجہ اور جامع ترمذی اور مسند امام احمد اور شعب الایمان
بیہقی مین روایت ہی ابوہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہی اون گناہونکا
کہ درمیان دو عمرونکے ہین اور حج مبرور نہین ہے جزا اوسکی
مگر جنت - صحیح بخاری اور سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ مین
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا ابوہریرہ نی کہ سنا مینی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی جسنے حج کیا واسطے اللہ
کے اور رفث نہین کیا اور نہ فسق کرتا ہے تو پھر آتا ہے مانند
اوس دن کی کہ جنا ہی اوسکو مان نے اور یہی روایت مسند احمد
مین مروی ہے حضرت انس سے -

جامع ترمذی مین روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا ابی ہریرہ
نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جس شخص نے
حج کیا اور نہ رفث کیا اور نہ فسق کیا بخشے گئے واسطے اوسکے
گناہ سابق کے یعنی پہلے —
فرمایا جناب رسالت مآب نے جسنے حج کیا بغیر رفث اور فسق کے پاک
ہوگیا گناہونسی جیسے پاک ہونا اوسکا دن ولادت مین شکم مان سے
اور رفث عبارت ہے جماع سے اور بعضونکی نزدیک قول فحش
ہے اور فسق عبارت ہے گناہ سی — اور فرمایا جناب رسالت
مآب نی عمرہ سے عمرہ تک کفارہ ہی اون گناہونکا جو درمیان
ان دونون عمرونکے ہوگئی ہین اور نہین ہی بدلا حج مبرور کا
مگر جنت اور حج مبرور وہ حج ہے جسمین گناہ نکیا جاوے —
اور کہا ابن اسحاق نے نہین بہیجا اللہ نے کسی نبی کو بعد ابراہیم کے
مگر اوسنے تحقیق کی زیارت بیت اللہ کی — ازمناسک صغیر ابن جماعہ

احرام مسجد اقصی سی

سنن ابی داود مین روایت ہی ام سلمہ بی بی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہ اونہون نے سنا رسول خدا صلی علیہ وسلم سی کہ فرماتے
تہی جو شخص احرام باندہے حج کا یا عمرہ کا مسجد اقصی یعنی مسجد
بیت المقدس سے مسجد حرام یعنی کعبہ تک بخشی جاتے ہین اوسکے
گناہ اگلی اور پچہلے یا واجب ہوتی ہے واسطی اوسکی جنت
یہ شک عبداللہ راوی کا ہے جو اس حدیث کی اسناد مین ہے
اور مصنف عبدالرزاق مین حضرت ام سلمہ سی یون روایت ہے
کہ فرمایا آنحضرت نے کہ جس شخص نے احرام باندہا حج کا
یا عمرہ کا مسجد اقصی سے ہوگا مانند اوسدن کی کہ جنا تہا
اوسکو اوسکی مان نے ۔

طواف

سنن نسائی مین روایت ہی عبداللہ ابن عمر سے کہ کہا عبداللہ
ابن عمر نے کہ سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے
تہی کہ جو نا رکنین یا نبین کا مٹانا ہے گناہ کو اور سنا مینی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی جسنے طواف کیا
سات بار بس طواف کرنا اوسکا برابر آزاد کرنے بردی کی ہے

اور سنن ابن ماجہ میں روایت ہی عبد اللہ ابن عمر سے کہ کہا
عبد اللہ بن عمر نے کہ سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے جسنے طواف کیا بیت اللہ کا اور نماز پڑہی دو رکعتیں
ہوگا یہ مانند آزاد کرنے بردہ کی اور حاکم نے مستدرک
میں عبد اللہ ابن عمر سے روایت کیا ہی کہ جسنی طواف کیا اوس
گہر کا یعنی کعبہ کا سات بار پس یاد رکہا اوسکو ہوگا مانند آزاد
کرنے بردہ کی اور نہیں کہتا ہی کسی قدم کو اپنی طواف کرنیوالا
اور نہیں اوٹہاتا ہے دوسری قدم کو مگر یہ کہ دور کرتا ہے اللہ
بسبب اوسی قدم کے ایک گناہ اور لکہتا ہے واسطے اوسکے
بسبب اوسی قدم کے ایک نیکی ۔ اور ابن النجار نے روایت کیا ہے
جابر رضی اللہ عنہ سے کہ جسنے طواف کیا بیت اللہ کا سات بار
اور نماز پڑہی پیچہی مقام ابراہیم کے دو رکعت اور پیا پانی زمزم
کا بخشے اللہ نی گناہ اوسکی ساری پہونچنی والے ہون گناہ
جہان تک کہ پہونچیں مراد یہ ہی کہ کتنی ہی ہون سب بخشی جاتے
ہیں اور دیلمی نے یون روایت کیا ہی اونہین جابر رضی اللہ عنہ سے

کہ جسنے طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور نماز پڑہی پیچھے
مقام ابراہیم کی دو رکعت اور پیا پانی زمزم کا نکالا اوسکو اللہ نے
اوسکی گناہونسی مانند اوس دنکی کہ جنا تہا اوسکو اوسکی ماں نے
اور بیہقی نے اپنی سنن مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین حضرت عائشہ
سے روایت کیا ہی کہ تحقیق اللہ تبارک وتعالی فخر کرتا ہے
سات طواف کرنیوالونکی ۔ اور جامع ترمذی مین روایت
ہے عبد اللہ بن عباس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ والہ
واصحابہ وسلم نی کہ جس شخص نے طواف کیا بیت اللہ کا
پچاس بار نکلا اپنی گناہونسی مانند اوسدنکی جنا تہا اوسکو اوسکی ماں نے

لبیک

جامع ترمذی مین اور سنن ابن ماجہ مین روایت ہے سہیل ابن سعد
سے کہ کہا سہیل ابن سعد نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ نہین لبیک کہتا ہے کوئی مسلمان مگر یہہ کہ لبیک کہتے
ہین وہ چیزین کہ داہنی طرف اوسکی ہین اور بائین طرف اوسکی
ہین پتہر اور درخت اور ڈہلی یہانتک کہ قطع ہوتی ہے زمین

اس جگہ اور اسجگہ سے لمعات مین ہے کہ یہ اشارہ ہی طرف
مشرق کی اور مغرب کی اور جانب اوسکی محذوف ہی یعنی نہایت
زمین تک مشرق سے گویا مغرب و مغرب سی گویا مشرق تک جہان
تک قطع زمین ہووے لبیک کہا جاوے ۔ اور صحیح بخاری
مین روایت ہی حضرت عایشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سی کہ کہا
اونہین عایشہ رضی اللہ عنہا نے یارسول خدا ہم دیکھتی ہین ہم جہاد کو
افضل العمل پس کیا یہ جہاد کرین ہم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہین لیکن جہاد کر تو کسلئے کہ افضل جہاد حج مبرور ہے ۔
سنن نسای مین روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جہاد صغیر یعنی نابالغ اور کبیر یعنی بوڑہی اور ضعیف
یعنی ناتوان و کمزور اور عورت کا حج اور عمرہ ہے ۔
اور مستحب ہی نزدیک شافعیون اور حنفیون اور حنبلیون کے کہ
درود پڑہی پیچھے تلبیہ سے اور طلب کری اللہ تعالی سے خوشی
اللہ تعالی کی اور جنت اور پناہ مانگی اللہ کے ساتھہ دوزخ سے
اور مستحب ہی زیادہ کرنا تلبیہ کا اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا

رسول اللہ نہیں تلبیہ کرتا ہے مومن وقت صبح سے وقت غروب
شمس تک مگر مٹ جاتے ہیں گناہ اوسکے یہاں تک کہ ہوتا ہے
وہ شخص مانند لڑکے کے نئی جنی ہوی کی ۔ از مناسک صغیر ابن جماعہ

حق العباد وغیرہ

سنن ابن ماجہ اور کتاب البعث والنشور بیہقی میں بروایت ہے
عباس بن مرداس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعا کی واسطے امت اپنی کی عرفہ کے شام کو ساتھ مغفرت کے
پس قبول کی گئی دعا حضرت کی کہ تحقیق میں نے بخشا واسطے اوسکے
سوا ظالم بندوں کے حق کی پس تحقیق میں لونگا واسطے مظلوم کے
حق اوسکا ظالم سے فرمایا آنحضرت نے کہ اے رب میری اگر چاہی تم
نے مظلوم کو نعمتین جنت کی سی یعنی بدلی اوسکی حق کے کہ ظالم نے
لیا ہی اور بخشدی تو واسطے ظالم کے پس نہ قبول کی گئی دعا
عرفہ کی شام کو پس جب صبح کی حضرت نے مزدلفہ میں پھر اعادہ
دعا کا کیا پس قبول کی گئی واسطے اوس چیز کی کہ چاہی تھی آنحضرت نے
کہا عباس بن مرداس نے یا کسی اور راوی نے ہنسی رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم یا مسکرای یہ شک راوی کا ہی پس عرض کیا
آپ سی حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے کہ قربان ہون باپ ہماری
آپ پر اور ہان ہماری تحقیق یہ ہے وقت کہ نہین تہی تم ہنستے اوسمین
یعنی مقتضای حال اس ساعت کا نہین ہے کہ ہنسو تم بس کس
چیز نے ہنسایا آپ کو ہنسا تا رکہی خدا تعالی آپ کے دانتونکو
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق خدا کے دشمن
شیطان نے جب جان لیا کہ تحقیق خدای عزوجل نے قبول
فرمای میری دعا اور بخشدیا میری امت کو لیا مٹی کو پس شروع
کیا ڈالنا مٹی کا اپنی سر پر اور پکارنا ساتہہ ویل اور ثبور کی یعنی ہلاکت کے
پس ہنسایا مجکو اوس امر نے جو دیکہا یعنی شیطان کے جزع کو اس
حدیث سی ایک جماعت نے علماونمین سی مانند بیہقی و طیبی اور
ابن حجر عسقلانی وغیرہم نے استدلال کیا ہے اسپر کہ حج سبب
مکفر صغائر و کبائر و حقوق العباد سب کا ہے اور ایک جماعت علماء
کی مانند ابن عبد البر اور امام الحرمین اور قاضی عیاض وغیرہم
اسکی خلاف پر ہین کہتے ہین کہ کوی عمل ایسا نہین ہے کہ مکفر کبائر

اور حقوق عباد ہووی بلکہ جو عمل کفر ہے وہ مکفر صغائر ہی کا ہی چنانچہ
ابن عبد البر نے استیعاب مین اسپر اجماع نقل کیا ہے اور قاضی
عیاض نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ یہی مذہب ہی اہل سنت
جماعت کا اور نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہا ہی کہ معروف
اختصاص مکفر ہونیکا ساتہہ صغائر کی ہے اور شیخ تقی الدین ابن
دقیق العید نے انکار اجماع کا جو ابن عبد البر نے نقل کیا ہے کیا ہے
اور یہ جماعت حدیث عباس بن مرداس کو ضعیف کہتی ہی
قابل حجت کے نہین جانتے ہین اور ایک جماعت علماء کی مانند
ابو عیسی ترمذی اور محمد ابن جریر طبری اور شیخ الاسلام تقی الدین
ابن تیمیہ اسطرف گئی ہین کہ حج اور بعض اعمال مکفر صغائر اور
کبائر دونون کی ہین لیکن حقوق العباد کی مکفر نہین اور ایک وقت
مین درمیان ابن حجر مکی اور میر بادشاہ بخاری کی اس مسئلہ مین
بحث ہوی اور طرفین سے رسالی لکہی گئے چنانچہ ابن حجر مکی
منکر اسکا ہے کہ کوئی عمل کسی کبیرہ کا مکفر نہین ہے اور میر بادشاہ
بخاری مثبت اسکا ہے کہ حج مبرور مکفر عموما کبائر کا ہے پہر ملا علی

قاری نے ایک رسالہ لکھا اوسمین محاکمہ کیا حاصل اوس محاکمہ کا یہہ ہے
کہ حج مبرور مکفر صغائر کا اور بعض اون کبائر کا حقوق اللہ مین سے ہے
کہ جنکی قضا نہین اور تدارک اوسکا ممکن نہین مانند پینی شراب کے
اور حقوق العباد مین سے کہ جنکا تدارک ممکن نہین بسبب نہ جاننے
اہل حقوق کے یا عدم قدرت کے ادای حقوق پر مکفر ہے
اور اون کبائر کا حقوق اللہ مین ہے کہ جنکی قضا ہے مانند ترک
نماز اور ترک صوم کی اور حقوق العباد مین سے کہ جنکا تدارک
نہین ہوسکتا ہی مانند جہین لینے مال کے ساتھہ ظلم کے کہ دی سکتا ہے
مظلوم کو یا قتل نفس کے یعنی کسیکو مار ڈالا تو اوسکا قصاص ہے
ایسی کبائر کا حج مبرور مکفر نہین ہے یہ سب خلاصہ ہے فتح الباری
شرح صحیح بخاری اور محلی شرح موطا اور رسالہ ملا علی قاری کا
درمختار مین ہے کیا حج مکفر ہے کبائر کا کہا گیا ہے ہان یعنی مکفر ہے
کبائر کا مانند حربی کی کہ اسلام لایا پس نہین مطالبہ کیا جاتا ہے
ساتھہ حقوق العباد کے بعد اسلام کے اور کہا گیا ہے اون گناہونکا
مکفر ہے جو متعلق آدمی سے نہون مانند ذمی کی کہ اسلام لایا کہ ذمی

مطالبہ کیا جاتا ہے ساتھہ حقوق العباد کے بعد اسلام لانے کے
بھی اور کہا قاضی عیاض نے کہ اجماع ہے اہل سنت کا اسپر
کہ کبائر کے مکفر نہین ہے مگر توبہ اور کوئی قایل نہین ہے ساتھہ
سقوط دین کے اگرچہ وہ دین حق اللہ تعالی کا ہو مانند دین نماز
اور زکوۃ کی ہان گناہ درنگی کرنے مغنی کا ادا ہی دین سے اور
گناہ تاخیر نماز کا اور مانند اسکی جیسے گناہ تاخیر زکوۃ اور حج کا
اونکے قول پر جو کہتے ہین کہ زکوۃ اور حج فی الفور واجب ہے
ساقط ہو جاتا ہے حج سے اور یہی معنی کفارہ ہونے کے ہین
اوپر اوس قول کے کہ حج مکفر ہے اور حدیث ابن ماجہ کہ دعا
قبول کی گئی آنحضرت کی مغفرت امت مین یہان تک کہ در باب
خونون اور حقوق عباد کے ضعیف ہے۔
رد المحتار حاشیہ در المختار مین مرقوم ہے کہ کہا گیا ہے کہ حج مکفر
کبائر ہے بسبب حدیث ابن ماجہ کے جو سنن ابن ماجہ مین روایت
کی گئی ہے عبد اللہ بن کنانہ بن عباس بن مرداس سے کہ عبد اللہ
کی باپ کنانہ نے اوسکو خبر دی اپنی باپ عباس بن مرداس سے

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اپنی امت کے لئی عرفہ
کے شام کو پس قبول کی گئی وہ دعا کہ تحقیق مینی بخش دیا اونکے
لئی سب گناہونکو سوای حقوق العباد کے اسلئے کہ مین لیتی والا ہون
مظلوم کے لئی ظالم سی یعنی اوسکے حق کو پس کہا آنحضرت نے
ای پروردگار میرے اگر چاہی تو دے تو مظلوم کو بہشت اور
بخشدی تو ظالم کو سو نہ قبول ہوی عرفہ کی شام کو پھر جب صبح کی
آنحضرت نے مزدلفہ مین اعادہ دعا کا کیا پس قبول کی گئی جس
باب مین مانگی تہی آخر حدیث تک ابن حبان نے کہا کہ کنانہ کہ
روایت کرتا ہے اوس سے عبد اللہ بیٹا اوسکا منکر الحدیث
ہے اور کنانہ اور عبد اللہ بیٹا اوسکا دونو ساقط الاحتجاج ہین اور
بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی شواہد بہت ہین کہ ذکر کیا
ہمنے اونکو کتاب شعب الایمان مین پس اگر یہہ حدیث صحیح ہے
ساتھہ اپنی شواہد کے تو اسمین حجت ہے مکفر کبائر اور حقوق
عباد پر اور جو یہہ حدیث صحیح نہین ہے تو فرمایا ہی اللہ تعالے
نے کہ بخشتا ہے اللہ سوا ے شرک کی سب گناہون کو جسکے لئے

کہ چاہتا ہے اور ظلم بعض آدمیون کا ساتھ بعض کے گناہ ہے
سوا اسی شرک کے تمام ہوا کلام بیہقی کا اور روایت کیا ہے
ابن المبارک نے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ
تحقیق اللہ عزوجل نے بخش دیا ہے اہل عرفات اور اہل مشعر کو
اور ضامن ہوا ہے اونکی طرف سے حقوق عباد کا پس کہڑے ہوئے
حضرت عمر پھر کہا یا رسول خدا یہہ ہمارے لئی خاص ہی فرمایا
آپنی یہہ تمہاری لیئے ہے اور اون لوگونکی لئے کہ جو آئین تمہارے
بعد قیامت کے دن تک پس کہا حضرت عمر نے بہت ہوا ہے
خیر ہماری پروردگار کا اور اچھا ہوا ہے خیر پروردگار کا اور تمام
اس کلام کا فتح القدیر مین ہے اور لایا ہی صاحب فتح القدیر
اسمین حدیثین اور حاصل یہہ ہے کہ حدیث ابن ماجہ اگرچہ ضعیف ہے
لیکن اوسکے لئی شواہد ہین کہ صحیح کرتے ہین اوسکو اور آیت ہی
تائید کرتی ہے اوسکی اور اون احادیث مین سے جو اوسکی شاہد ہین
بہی حدیث بخاری کی ہے مرفوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آپ نے جسنے حج کیا اور عورتون کی خواہش کی بات نکی

اور فسق نہ کیا لوٹ آیا اپنی گنا ہو نسے مانند اوس دنکی کہ جنا تہا
اوسکو اوسکی ماںنے اور یہی حدیث مسلم کی جو مرفوع ہے
آنحضرت سے کہ فرمایا آپنی کہ اسلام ڈہاتا ہے اون گنا ہون کو
جو اسلام لانے سے پہلی ہو چکے ہین اور ہجرت ڈہاتی ہے
اون گنا ہون کو کہ ہجرت سے پہلی ہو چکی ہین اور حج ڈہاتا ہے
اون گنا ہونکو جو حج سے پہلے ہو چکے ہین لیکن ذکر کیا ہے
اکمل نے مشارق کی شرح مین اس حدیث مین یہہ کہ حربی
کے سب گناہ جبط ہو جاتے ہین یعنی جاتے رہتے ہین ساتہہ اسلام
اور ہجرت اور حج کی یہانتک کہ اگر حربی نے کسیکو مار ڈالا اور
کسیکا مال لے لیا اور دار الحرب مین اوسکو جمع کیا پس اسلام لایا
تو یہہ سوا خذہ کیا جائیگا ساتہہ کسی چیز کے اونمین سے اور اوپر
اوسکی اسلام کافی ہوگا اوسکی مراد کے حاصل کرنے مین ولیکن
ذکر کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت اور حج کو واسطے
تاکید کے اپنی بشارت مین اور واسطے رغبت دلانیکی اپنی بیعت لینی
مین اسلیئے کہ ہجرت اور حج نہین کفارہ ہوتے ہین حقوق العباد کا

اور نہین یقین ہے ہجرت اور حج مین سنا تہہ مٹانے کبائر کے
اور سوا اسکے نہین کہ ہجرت اور حج کفارہ ہوتے ہین صغائر کا
اور جائز ہے کہ کہا جاوے اور کفارہ ہوتے ہین اون کبائر کا
کہ وہ حقوق کسکی نہین مانند اسلام ذمی کی کہ اوس سے کبائر بے
معاف ہو جاتے ہین لیکن مطالبہ حقوق عباد کا نہین جاتا تمام ہوا
کلام اکمل کا بطور تلخیص کے اور ایسا ہی ذکر کیا ہے امام طیبی نے
اس حدیث کی شرح مین اور کہا شارحین نے اتفاق کیا ہے
اسپر اور ایسے ہی ذکر کیا ہے نووی اور قرطبی نے شرح صحیح
مسلم مین جیسا کہ بحر الرائق مین ہے اور شرح لباب مین ہے
اور چلا ہی طیبی اسپر کہ حج ڈہاتا ہے کبائر اور مظالم کو اور
واقع ہوا ہے جھگڑا تا در میان امیر بادشاہ کے حنفیہ مین
سے جس جگہہ کہ مائل ہوا ہے امیر بادشاہ طرف قول طیبی کے
اور در میان شیخ ابن حجر مکی کے شافعیہ مین سے اور تحقیق مائل
ہوا ہے ابن حجر مکی طرف قول جمہور کے اور لکہا ہی مینی ایک رسالہ
بیان مین اس مسئلہ کی تمام ہوا کلام شارح لباب کا کہتا ہون مین

اور ظاہر کلام فتح القدیر کا میل ہے طرف اسکی کہ حج کفارہ
ہوتا ہے مظالم کا بھی اور اسی پر چلا ہے امام سرخسی شرح
سیر کبیر مین اور قیاس لیا ہے اسپر شہید حاکم محتسب نے
اور نسبت کیا ہے اسکو بھی منادی نے طرف قرطبی کی شرح حدیث
من حج فلم یرفث الخ مین پس کہا منادی نے اور وہ شامل ہے
کبائر اور مظالم کو اور اسی طرف گیا ہے قرطبی اور کہا قاضی
عیاض نے کہ یہہ مجہول ہے بہ نسبت طرف مظالم یعنی حقوق العباد
کے اور مین شخص پر کہ توبہ کی ہو اوسنے اور عاجز ہو وفا حقوق سے
اور کہا ترمذی نے یہہ مخصوص ہے ساتھہ اون گناہون کے
کہ متعلق ہین ساتھہ حق اللہ تعالی کے نہ ساتھہ حق بندون کے
اور نہین ساقط ہوتا ہے نفس حق بلکہ جیسے نماز ہے ساقط
ہوتا ہی اوسی گناہ تاخیر نماز کا نہ نفس نماز پہر اگر تاخیر کریگا
اوسی نماز کے بعد اوسکی نیا ہوگا گناہ دوسرا تمام ہوا کلام
ترمذی کا اور رہا نہنا اسی کے ہی بحر الرایق مین اور تحقیق کیا ہی
اوسکو برہان لقانی نے جوہرۃ التوحید کی بڑی شرح مین باطور

لہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ قتل آتا ہے اپنی گناہ کو
نہیں قتال ہے حقوق اللہ اور بندوں کے حقوق کو اسلئے کہ حقوق
بندوں کے مبنی ہیں گناہ پر اور اسواسطے نہیں کہ
گناہ دور نہیں ہے اداے حقوق اللہ تعالے میں پس ساقط ہوجانا
فقط تاخیر گذشتہ کا نہ گناہ اصل کا اور نہ گناہ تاخیر ادا کا جزا اسکی
میں ہمارے کہ نہیں ہیں معنی کفارہ ہونیکے جیسا کہ توہم کرتے ہیں اوسکو
بہت لوگ کہ دین ساقط ہوجاتا ہے اوسی اور ایسی ہی ہے قضاء
نماز اور روزہ اور زکوۃ کی اسلئے کہ نہیں قابل ہے اسکا کوئی تمام
ہو کا کام بجز الرایق کا اور ساتھ اسکے ظاہر ہے کہ قول شارح کا
تا نہ حربی کی کہ اسلام لایا اپنی جگہ نہیں ہے بسبب مقتضی ہونے
اس قول کے جیسا کہ دیا ہے جمہور نے ساقط ہونے نفس حق کو
اور کہ حق قابل اسکا نہیں ہے جیسا کہ جان چکا ہے تو اسکو بلکہ یہ
حکم خاص کرتا ہے حربی کو جیسا کہ گذرا اصل سے کہ نہیں ہوتا ہے کبھی کیا
جاتا ہے ساتھ ساقط ہونے نفس حق کی جب مرجاوے پیشتر
قدرت سے اداے حق پر برابر ہے حق اللہ تعالی کا ہو یا حق آدمی کا

اور رہنوا اوسکی ترکہ مین اوسقدر کہ وفا کرے اوس حق سے ادا کرنا کہ
اسلئے کہ جب ساقط ہوا گناہ تاخیر کا اور نہ مستحق ہوا اوسکے گناہ
اوسکے بعد پس نہین ہے کوئی مانع ساقط ہونیکا نفس حق سے
اسی پر حق اللہ تعالے پس ساقط ہوجاتا اوسکا ظاہر ہی اور اسی
پر حق بندہ کا پس اللہ تعالے راضی کریگا اوسکے خصم یعنی حق والے کو
اوس سے جیسا کہ گذرا حدیث مین اور ظاہر یہہ ہے کہ یہی مراد ہے
قائلین کے ساتھہ تکفیر مظالم کی یہی والا باقی نہین ہے واسطے
قول کے ساتھہ تکفیر مظالم کی جملہ علاوہ اوسکے نفس دین کی
ادا کرنیمین ہی حق عبد ہے اسلئے اعتبار نہین ہے اوسپر ساتھہ تاخیر
اوسکے حق کے اوس سے اور جملہ قائل ہوئی علما ساتھہ ساقط ہونے
تاخیر حق کے پس چاہیے کہ ساقط ہو نفس دین بھی نزدیک عجز کے
جیسا کہ پہلی گذر چکا قاضی عیاض سے لیکن قید لگانا قاضی عیاض
ساتھہ توبہ اور عجز کے غیر ظاہر ہی اسلئے کہ توبہ خود مکفر ہے اور
توبہ سوا ہی اسکے نہین ساقط کرتی ہے حق اللہ تعالی کو نہ حق العبد کو
پس متعین ہوا حج کا مسقط ہونا جیسا کہ مقتضی ہے اوسکو احادیث

گذشتہ اور اسی پر نہین ہے کوئی قائل ساتھہ سقوط دین کے پس
کہتے ہین ہم ہان یہہ نزدیک قدرت کے اوسپر بعد حج کی ہے
اور اسی پر محمول ہے کلام شارحین کا جو گذرا اور اسوقت مین
صحیح ہے قول شارح کا مانند حربی کی کہ اسلام لایا ساتھہ اس
اعتبار کے پھر جان تو کہ تحقیق جائز رکھنا اونکا تکفیر کبائر کو ساتھہ
ہجرت اور حج کے منافی ہے واسطے نقل قاضی عیاض کے اجماع
کو اسپر کہ کفارہ کبائر کا نہین ہوتی ہے مگر توبہ اور خاص کر اوپر
قول کے ساتھہ تکفیر مظالم کی ہے بلکہ قول ساتھہ تکفیر گناہ دیرنگی
اور تاخیر نماز کی منافی اسکے ہے اسلئے کہ دیرنگی اور تاخیر نماز کی
کبیرہ ہے اور تحقیق کفارہ ہوتا ہے اوسکا حج بلا توبہ کے اور ایسی
ہی منافی اوسکی ہے عموم قول اللہ تعالی کا اور بخشتا ہے اوس
چیز کو کہ سوا اوسکے ہی جسشخص کے لئی کہ چاہتا ہے اور یہہ اعتقاد اہل
حق کا کہ جو شخص مرا مداومت کرتا ساری کبائر پر سوائی کفر کے پس تحقیق
شان یہہ ہے کہ کبھی بخشا جاتا ہے وہ ساتھہ شفاعت کے یا ساتھہ محض
فضل خدا کے اور حاصل یہہ ہے جیسا کہ بحر الرائق مین ہے کہ تحقیق مسلمہ

ظنی ہے پس نہین یقین ہی ساتھہ مکفر ہونے حج کے واسطے کبائر
کی حقوق اللہ تعالی مین سے بڑہ کر حقوق عباد سے اللہ تعالی دانا ہے
طحطاوی نے حاشیہ درالمختار مین لکہا ہے کہ کہا بحرالرائق مین کہ روایت
کیا گیا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا کی عرفہ کی شام مین
اپنی امت کے لئی یعنی جاجیان امت کے لئی ساتھہ مغفرت کی
پس قبول کی گئی دعا آپکے مگر دربارہ خونون اور حقوق العباد کے پہر
اعادہ کیا آنحضرت نے دعا کا مزدلفہ مین پس قبول کی گئی دعا آپ
کی یہانتک کہ دربارہ خونون اور حقوق العباد کے روایت کیا ہی
اس حدیث کو ابن ماجہ نے اور یہہ حدیث ضعیف ہی بسبب عباس
مین مرداس کی اسلئے کہ عباس بن مرداس منکر الحدیث ساقط الاحتجاج
ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے اسکو حفاظ نے لیکن اس حدیث کی شواہد
بہت ہین پس اونہین شواہد مین سے وہ حدیث ہے کہ روایت
کیا ہے اوسکو امام احمد نے ساتھہ اسناد صحیح کے ابن عباس سے
کہا ابن عباس نے کہ تہا فارنا ردیف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
دن عرفہ کے پس شروع کیا جوان نے کہ دیکہتا تہا عورتونکو

اور نظر کرتا تہا عورتونکی طرف پس فرمایا اونسے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسی سبب سے بہاگی کے بیشک تحقیق یہہ دن ہے جو مالک
ہوا اس دن مین اپنی شہوانی اور بینائی کا بخشش کی آگی اوسکی
اور راویہین شواہد مین سے وہ حدیث ہے کہ روایت کیا ہے
اوسکو بخاری نے مرفوعاً کہ جسنے حج کیا اور عورتونکی خواہش
کی بات نہ کی اور فسق نہ کیا پہر آیا اپنی گناہونسے مانند اوس
دنکی کہ جنا تہا اوسکو اوسکی ماںنے اور راویہین شواہد مین سے وہ
حدیث ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو مسلم نے اپنی صحیح مین کہ اسلام
ڈہاتا ہے اون گناہونکو کہ تہے پہلے اسلام سے اور تحقیق ہجرت
ڈہاتی ہے اون گناہونکو کہ تہے پہلے ہجرت سے اور تحقیق حج
ڈہاتا ہے اون گناہونکو کہ تہے پہلے حج سے اور راویہین شواہد مین سے
وہ حدیث ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو امام مالک نے اپنی موطا
مین مرفوعاً کہ نہین دیکہا گیا شیطان کسی دن کہ وہ خوار اور ذلیل تر اور
زیادہ تر غصہ مین ہو اوس دنسے کہ دیکہا گیا عرفہ کی دن مین اور نہ تہا یہہ
مگر اسسے کہ دیکہا تہا اوسنے رحمت سی اوسکا درگذر کرنے سی اللہ کی

بڑی گناہون سے مگر وہ کہ دیجا گیا دن بدر کے پس تحقیق شیطان نے
دیکھا جبرئیل کو کہ صف باندہتی ہین فرشتونکی پس تحقیق وہہ شیطان
مقتنی ہین بلفرض صغائر اور کبائر کو اگرچہ ہون حقوق عباد مین سے
لیکن نہین لیا ہے اکمل نے شرح مشارق مین بیچ شرح اس حدیث
کے کہ اسلام ڈہاتا ہے اون گناہونکو کہ ہون پہلے اسلام سے
تحقیق مقصود یہہ ہے کہ گناہ پہلی حبط کیے جاتی ہین ساتہہ اسلام
اور ہجرت اور حج کی صغیرہ ہون یا کبیرہ اور شامل ہے یہہ حدیث حقوق اللہ
اور حقوق العباد کو بہ نسبت حربی کی اسلیے کہ حربی جب اسلام لاتا ہے نہین
مطالبہ کیا جاتا ہے ساتہہ کسی چیز کے اونمین سے یہانتک کہ اگر مارڈالا ہو
حربی نے کسی کو اور لیا ہو مال اور لے گیا ہو اسکو دارالحرب مین
پہر اسلام لایا ہو نہ مواخذہ کیا جاویگا حربی ساتہہ کسی کے اون چیزون
مین سے اور ادا کرنا اوسکے ہوگا اسلام کافی اوسکی مراد کی حاصل کرانے
مین لیکن اگر کیا ہے آنحضرت نے ہجرت اور حج کو واسطے تاکید کے
اپنی بشارت مین اور واسطے رغبت دلانے کی اپنی بیعت لینے مین
اسلیے کہ جو اور ہجرت نہین تکفیر کرتے ہین حقوق عباد کے اور نہین

یقین ہے جج اور ہجرت مین ساتھہ مٹانی کبائر کے اور سوائے اسکے
نہین کہ تکفیر کرتے ہین جج اور ہجرت صغائر کی اور جائز ہے یہہ کہ
کہا جاوے کہ تکفیر کرتے ہین جج اور ہجرت اون کبائر کی کہ نہین ہین حقوق
عباد مین سے مانند اسلام کی اہل ذمہ سے اور اسوقت مین شک
نہین ہے اسمین کہ ذکر جج اور ہجرت کا ہے تاکید کے لئے
آخر ہوا کلام اکمل کا اور ایسا ہی ذکر کیا ہے امام طیبی نے اس
حدیث کی شرح مین اور کہا ہے کہ شارحین نے اتفاق کیا ہے
اسپر اور ایسا ہی ذکر کیا ہے نووی اور قرطبی نے شرح صحیح مسلم
مین اور کہا قاضی عیاض نے کہ اہل سنت نے اجماع کیا ہے اسپر
کہ کبائر نہین تکفیر کرتے ہین اونکی مگر توبہ پس حاصل یہہ ہے مسئلہ
ظنی ہی اور تحقیق جج نہین یقین ہے اور یہمین ساتھہ تکفیر کبائر کے
حقوق اللہ تعالی ہین سے بڑہ کر حقوق العباد سے اگر قایل ہون
ہم ساتھہ تکفیر کے واسطے کل کے پس نہین ہین معنی اوسکے جیسا کہ
توہم کرتے ہین بہت لوگ کہ بتحقیق دین ساقط ہوجاتا ہے اوس سے
اور ایسا ہی ساقط ہوجاتی ہے قضا نمازون اور روزون اور زکوٰۃ کے

اسلئی کہ نہین قائل ہوا ہے اسکا کوئی اور سوا اسکے نہین کہ مراد
یہہ ہے کہ گناہ درنگی ادای دین اور اوسکے تاخیر کا ساقط ہوجاتا ہے
پہر بعد وقوف کی عرفہ مین جب درنگی کریگا ہوجائیگا گناہ کا رآب اور
ایسا ہی گناہ تاخیر نماز کا اوسکے وقت سی اوٹہہ جاتا ہے ساتہہ حج
کے نہ قضا پہر بعد وقوف کی عرفہ مین مطالبہ کیا جاتا ہے ساتہہ قضا کے
پہر اگر نہ کیا قضا کو ہوگا گنہگار اوپر قول کے ساتہہ فوریت قضا کے اور
ایسا ہی باقی اوپر اسی قیاس کے ہین اور بالجملہ نہین قائل ہوا ہے
کوئی ساتہہ مقتضی عموم احادیث وارد حج مین جیسا کہ نہین ہے
پوشیدہ آخر ہوا کلام بحر الرائق کا اور کہا مناوی نے شرح
جامع صغیر مین شرح مین قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جسنے
حج کیا اور نہ کی بات عورتونکی خواہش اور فسق نہ کیا نکل آیا اپنی
گناہون سے مانند اوس دن کی کہ جنا تہا اوسکو اوسکی ماںنے یعنی اوسکی
خالی ہونے مین گناہون سے اور وہ شامل ہے کبائر اور حقوق
عباد کو اور اسی کیطرف گیا ہے قرطبی اور کہا ہے قاضی عیاض
نے کہ یہہ معمول ہے بہ نسبت طرف مظالم کی اوسپر کہ جسنے توبہ کے

اور عاجز ہوا اوسکی وفا کرنے سے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ مخصوص
ہے ساتھہ اون گناہون کے کہ متعلق ہین ساتھہ حق اللہ کے نہ ساتھہ
حق بندے کے اور نہین ساقط ہوتا ہے خود حق بلکہ جسپر کہ نماز ہے
ساقط ہوتا ہی اوس سے گناہ تاخیر نماز کا پہر اگر تاخیر کیا اوسنے
نماز کو بعد اوسکی از سر نو ہوا گناہ دوسرا آخر ہوا کلام ترمذی کا
جب پہچانا تو نے اسکو پس قول شرح کا کہ کہا گیا ہے ہان حج مکفر ہے
کبائر کا مانند حربی کی کہ اسلام لایا مقتضی ہے اسکو کہ یہان قول ہے
واسطے بعض علمار کے کہ حج تکفر کرتا ہے صغائر اور کبائر کی اور
ساقط کرتا ہے حقوق عباد کو جیسا کہ مقتضی ہے اسکو تشبیہ ساتھہ
حربی کی اور تحقیق جانا تو نے اکمل کے کلام سے کہ یہہ حکم خاص ہے
ساتھہ حربی کے اور جانا تو نے کلام بحر سے کہ یہہ تعمیم واسطے
بعض آدمیونکی ہے اور نہین قائل ہے اسکا کوی پس حکایت
شرح کی اوسکی لئے ساتھہ قبل کے اوس چیز سے ہی کہ نہین
سزاوار ہے اور وہ بہی قائل ہی اسکا کہ اور نہین قائل ہے
کوئی ساتھہ اسقاط دین کے انتہی ۔ ایسا ہی فی کیا ہی حلبی نے

سفر کرنا حج کی لئی کس دن چاہئی اور کسوقت گھر سی نکلے

حج کی لئے سفر کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بقول صحیح روز شنبہ یعنی سنیچر کو بعد نماز ظہر کے مدینہ سے اور فتح الباری شرح صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت نی مدینہ سے دوشنبہ کے دن یعنی پیر کو پہلی تاریخ ذیقعدہ کی سنہ چھہ ہجری مین عمرہ کے لئے سفر فرمایا تہا۔

زاد المعاد مین ابن قیم کی ہے کہ جسوقت عزم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حج کے لئی تو آپ نے دن جمعہ کے مدینہ مین منبر پر خطبہ پڑہا اور خطبہ مین احرام اور اوسکے واجبات اور سنن کی تعلیم کی پہی بعدہ مدینہ کی مسجد مین ظہر کی چار رکعت پڑہین ابن حزم ظاہری نے جزم کیا اسپر کہ وہ دن خروج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پنجشنبہ یعنی جمعرات کا تہا اور اکثر علما اسپر ہین کہ وہ دن شنبہ یعنی سنیچر کا تہا چنانچہ ابن قیم نے اسکو ترجیح دی ہے اور قول ابن حزم کو رد کیا ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین روایت ہے حضرت انس سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

پڑہی مدینہ مین چار رکعتین اور پڑہی نماز عصر ذی الحلیفہ مین دو رکعتین
صحیحین کی حدیث سے بہی ثابت ہی کہ سفر حجۃ الوداع آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد نماز ظہر کے تہا

مطلق سفر مین

فتح القدیر مین ہے کہ اول نہار اور شروع مہینہ مین مستحب ہے نکلنا سفر کے
لئی دن پنجشنبہ کی اقتدا بہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر دن پنجشنبہ کا
نہووے تو دن دوشنبہ کی روایت ہے کعب بن مالک سے یہہ کہ تہے
نبی صلعم نکلی جمعرات کے دن بیچ غزوہ تبوک کی اور تہی حضرت
دوست رکہتے یہہ کہ نکلین دن جمعرات کے روایت کیا اسکو بخاری نے
ابو داؤد مین روایت ہی کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کعب نے
کمتر تہی رسول اللہ صلی اللہ وسلم کہ نکلتے سفر کے لئی سوا ہی دن
پنجشنبہ کے اور شرح شرعۃ الاسلام مین ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی امی خدا برکت دیوے تو بسطے امت میری کے
بیچ جانے دن پنجشنبہ کے اور لکہا ہی اوسی شرح مین کہ روایت
مین انس کے یوم ثلثا یعنی دن شنبہ کا ہی مناوی شرح جامع صغیر

ابن معینی کی حوالی سے لکھا ہے کہ اسناد حدیث اللھم بارک لامتی
فی بکورھا یوم الخمیس کے ضعیف ہے

فائدہ

وجہ ضعیف کی تین راوی اوسکے ہین اول محمد بن عثمان ابو مروان
دوسرا محمد بن میمون تیسرا عبد الرحمان بن ابی الزناد
سو حاکم نی کہا ہے کہ حدیث محمد بن عثمان ہین بعض مناکیر ہین اور
صالح خبرہ نے کہا ہی کہ روایت کرتا ہے محمد بن عثمان اپنی باپ سے
مناکیر کو لیکن اس راوی کی وجہ جو ضعیف ہی وہ اس حدیث سے
مرفوع ہی اسلئے کہ نکارت اوس روایت مین ہے جو اوسکے باپ سے
مروی ہو جیسا کہ ذہبی نے میزان مین لکھا ہے اور یہہ روایت
اوسکے باپ سی نہین ہے اور میزان مین ہے محمد بن میمون معلوم
نہین کہ کون ہے پس یہہ راوی مجہول ہے اور عبد الرحمان بن
ابی الزناد کی نسبت عباس نے ابن معین سے نقل کیا ہے کہ حجت
پکڑی جاوے ساتھہ اوسکے اور نقل کیا ہے معاویہ اور صالح جزرہ نے
ابن معین سے کہ ضعیف ہے اور ابن مدینی نے کہا ہے کہ جو روایت

اوسنے مدینہ مین وہ صحیح ہے اور جو روایت کی اوسنے بغداد مین
اوسکو خراب کیا ہے بغداد والون نے اور کہا یعقوب بن شیبہ نے
کہ وہ ثقہ سچا ہے اور اوسکی حدیث مین ضعف ہی قال الفلاس
کہ اوسمین ضعف ہی اور جو روایت کیا مدینہ مین وہ صحیح ہے اور کہا
ابو خایم نے کہ حجت نہ پکڑی جاوے ساتھ اوسکی اور کہا ابن عدی
نے کہ اوسکی بعض روایت کی متابعت نہین کیجاتی ہے یعنی جو روایت
بغداد مین ایسا ہے ذکر کیا ہی ذہبی نے تذہیب مین -

سفر اور حضر مین توبہ کرنا انسان کو ہمیشہ چاہیے مگر
خصوص جب ایسی سفر مبارک کا قصد کرے تو اول
توبہ کری بعد کو گھر سے نکلے

فتح القدیر مین ہے کہ اول توبہ کری ف اللہ تعالی فرماتا ہے -

ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین - تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے
توبہ کرنیوالونکو اور دوست رکھتا ہے پاک کرنیوالون کو روایت ہے
حضرت انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے
اللہ ای بیٹی آدم کے تحقیق تو جب تک کہ مانگی گا مجھہ سے بخشش گناہونکی

اور امید رکھی گا مجھسے بخشون گا مین تجھکو کسی عمل پر ہو تو اور نہین
پروا رکھتا مین ای بیٹے آدم کی اگر پہونچے ہین گناہ تیرے بلندی
آسمان تک پہر بخشش مانگی مجھہ سے بخشون مین تجھکو اور نہین
پروا رکھتا مین اے بیٹی آدم کے تحقیق تو اگر ملی مجھہ سے ساتھہ
بھری زمین کی خطاؤن سے پہر ملی مجھہ سے اوس حال مین کہ شریک
نکرتا ہو ساتھہ میرے کسی کو البتہ آؤن مین تیرے پاس ساتھہ بھری
ہوی زمین کے از روی بخشش کے نقل کیا ہے یہہ ترمذی نے
اور نقل کی احمد اور دارمی نے ابی ذر سے ۔

فتح القدیر مین ہے کہ نیت خالص کرے ریا اور سنانی اور فخر کرنے
سے خالی ہووی مجالس الابرار مین ہے کہ بعضی مفسرون نے کہا ہے
کہ لوگون پر ایسا زمانہ آویگا جسمین دولت مند تو حج کرینگے واسطے عیش
کے اور درمیانہ لوگ تجارت کی لئے اور قاری ریا کے واسطے اور
فقرا مانگ کہانے کی واسطے اور بعید نہین کہ کہا جاوے کہ چوتھی
کے لئے تو جا اونکی حق مین فتنہ ہے پس زیادہ فخر وغیرہ کے لئے
حج کرنا حج مبرور نہین ہے کسلئے حدیث شریف مین آیا ہے کہ حج

سیرہ نہین جیزا اوسکی مگر جنت نقل کیا ہے اسکو ترمذی سنن نسای
ابن ماجہ مسند امام احمد اور شعب الایمان بیہقی مین ابی ہریرہ سے
اللہ تعالی فرماتا ہے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ
نہین ہے تم پر گناہ کہ چاہو تم زیادتی پروردگار اپنی سے بشان نزول
اس آیت کی یہہ ہے کہ اسلام سی پہلے ایام حج مین بازار عکاظ
ومجنہ وذو المجاز مین لوگ خرید فروخت کیا کرتے تہی اور یہی اونکی
معاش تہی جب اسلام نے رونق پکڑی مسلمانون نے تجارت مین
تامل کیا تب یہہ آیت نازل ہوئی صحیح بخاری اور سنن نسائی اور
اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا ابی ہریرہ نے
کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ جسنے حج کیا
واسطے اللہ کے اور رفث نہین کیا اور نہ فسق کرتا ہے تو پہر آتا ہے
مانند اوس دنکی کہ جنا ہے اوسکو اوسکی ماںنے اور یہی روایت مسند
احمد مین مروی ہے حضرت انس سے پس صاف ہی کہ تجارت کی ضمن مین
حج کرنیکا ثواب ویسا نہین ہوتا جو خاص حج بلا شمول تجارت کے کیا جاتا ہے
فتح القدیر مین ہے کہ حقوق العباد کو ادا کری اور اہل معاملہ سے معافی چاہے

دو رکعت نماز گھر میں ادا کرے

اس نماز کی بابت روایت ہے طبرانی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہیں پیچھے چھوڑا ہے کسی نے نزدیک اہل اپنی کی افضل دو رکعتوں سے ادا کرے اونہیں دو رکعتوں کو نزدیک اپنی اہل کے جسوقت ارادہ کرے سفر کا۔

اور پڑہی بعد ان دونوں رکعتوں کے آیت الکرسی اور لایلاف قریش از مناسک صغیر ابن جماعہ۔

بعضی اثار میں آیا ہے کہ آیۃ الکرسی اپنی گھر کی نکلنے سی پہلی پڑہے تو نہ پہونچی گا اوسکو مکروہ یہاں تک کہ لوٹ آوے

پس بعد نماز کی آیۃ الکرسی پڑہے

وقت خروج گھر کی یہہ دعا پڑہ کر دروازہ سی قدم باہر رکھے

بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہہ روایت ہی ابی داؤد وترمذی کی فتح القدیر میں ہے کہ بد خلقی نکرے۔

فائدہ

ضرور چاہیئے کہ اس آیت پر ولا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج۔
خیال رکھی کہ ان تینون باتونسے حج مین خلل آتا ہے فتح القدیر مین ہے
کہ اگر رفیق ہمراہ لے تو مرد صالح کو لے اور رفیق کا ہونا غیر شخص کا اولی ہے
بہ نسبت اقارب کے۔

فتح القدیر مین ہے کہ شرکت نکری توشہ مین اور ایک شخص کے کہانے پر سب
ساتھہ والی جمع نہو جاوین اور نہ کمی کرے قیمت کے دینی مین خرید نے
اسباب حج مین۔

جب گھر کے دروازہ سی باہر نکلے تو کچھہ صدقہ دی مساکین کو
اور رخصت کرنیوالونکو رخصت کرے یہہ کہکر
اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ۔
ترجمہ خدا کو سپرد کرتا ہون دین تمہارا اور امان تمہارا اور انجام
کام تمہارے کا۔

وقت سوار ہونے کشتی یا جہاز کی یہہ پڑہنا چاہیئے
بسم اللّٰہ مجریہا ومرسٰہا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

حج کی لئی فرض چار چیز ہین

اول احرام

احرام کو احرام اسلیئے کہتے ہین کہ کتنی چیزین احرام باندہنی والی کو اپنے اوپر حرام کرلیتے ہوتے ہین -

میقات احرام حج کی دو قسم ہین

ایک زمانی

فرمایا اللہ تعالی نے الحج اشہر معلومات یعنی حج کے مہینے ہین معلوم ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہینے حج کی شوال اور ذو القعدہ اور دس ذی الحجہ سے ہین روایت کیا اسکو بخاری نے ترجمہ باب ہین

امام ابی حنیفہ	ابی یوسف	امام مالک
اور امام احمد اور زیدیہ کی	اور امام شافعی اور ابی ثور	مہینے حج کے شوال
نزدیک مہینے حج کی شوال	اور ابن الزبیر اور ابن مسعود	اور ذی القعدہ اور
اور ذی القعدہ اور دس	کے نزدیک اور ایک دو	ذی الحجہ پورا ہی اور یہی ایک
دن اور دس رات ذی الحجہ	روایتون مین حضرت علی اور	قول ہی شافعی کا اور یہہ

امام ابی حنیفہ	ابی یوسف	امام مالک
ہین سے ہے —	ابن مسعود اور ابن	روایت دوسری
المعانی البدیعہ	عمر سے یہہ ہے	ہے حضرت علی
فی اختلاف اہل	کہ مہینے حج کے	اور ابن عباس
الشریعہ	شوال اور ذی القعدہ	اور ابن عمر سے
	اور نو دن اور دس	المعانی البدیعہ
	راتین ہین ذی الحجہ سے	فی اختلاف
	المعانی البدیعہ	اہل الشریعہ

میزان الشعرانی مین ہے کہ اتفاق ہے آئمہ اربعہ کا کہ نہین صحیح ہوتا ہے احرام حج کا قبل شوال کے فائدہ یہہ اجماع بلا کراہت نہ صحیح ہونے پر ہے —

ابو حنیفہ	ابی یوسف	
اور امام مالک اور امام احمد	اور امام شافعی اور ناصر کے	نزدیک داؤد کے نہین
اور ثوری اور ابن حی	نزدیک زید یہ مین سی اور	جائز ہے احرام عمرہ کا
اور باقی زیدیہ کے نزدیک	ابن عباس اور جابر	بہی غیر مہینون حج مین
سوائے ناصر اور اکثر	اور ابی ثور اور داؤد	
علمار کے نزدیک مکروہ ہے	کے نزدیک نہین جائز	
احرام باندہنا حج کے لئے	ہے احرام حج کا مگر	
حج کے غیر مہینون مین	حج کے مہینون مین پہر	
پہر اگر احرام باندہا	جب احرام باندہا حج کا	
حج کا غیر مہینون حج	غیر مہینون حج مین منعقد	
مین صحیح ہوگا احرام	ہوگا نہ احرام عمرہ کا	
اوسکا ساتہہ حج کے		
لیکن بلا دے کچہہ افعال حج مین سے		
پہلے مہینون حج سے		

دوسرا امکانی

میقات احرام حج کا مکانی ہے جسکو مقرر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا معین نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جگہہ احرام باندہنی کی اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اور شام والون کے
لئے جحفہ اور نجد والون کے لئے قرن المنازل اور یمن والون کے لئے
یلملم کو پس یہہ سب جگہہ احرام باندہنے کی ہین اون شہر والون کے لئے
کہ مذکور ہوئی اور اوسکے لئی کہ گذرین ان جگہون پر سوے اون شہر والون کے
اور شہر والے جو ارادہ رکہتے ہون حج اور عمرہ کا اور جو ہون سوے انکی
یعنی رہنی والے داخل میقات کے انکی احرام کی جگہہ اونکی اہل کی ہے
یعنی جگہہ اونکے رہنی کی اور مکہ والی احرام باندہین مکہ سے نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے

روایت ہی جابر سے کہ نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
احرام کی جگہہ مدینہ والونکی ذی الحلیفہ اور دوسری راہ جحفہ اور احرام
کی جگہہ عراق والونکی ذات عرق ہے اور احرام کی جگہہ نجد والون کی
قرن ہے اور احرام کی جگہہ یمن والونکی یلملم ہے نقل کی یہہ مسلم نے

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنی کے	نام جن شہرو الونکی یا اوسطرف سے آنیوالونکے لئی میقات ہے۔	
ذوالحلیفہ بضم حا و فتح لام	اہل مدینہ اور جو اودہر سے آوین	ذوالحلیفہ نام ہی ایک جگہہ کا چھہ میل ہی مدینہ سے اور دس منزل ہے مکہ سے ابوالفضل کرمانی نے لکھا ہے مکہ سی دس منزل اور مدینہ سے دو کوس اور یہہ میقات سب میقاتونسے دور ہی ہے اسکو آبار علی بہی کہتے ہین۔
جحفہ بضم جیم و سکون حا	اہل شام و مصر اور جو اودہر سے آوین	مکہ سے اوتر اور پچھم مین تین منزل پر ایک مکان ہے تبوک کی راستہ پہلی اوسکا نام مہیعہ تہا کہ پہلی دور اہین تہین مدینہ والونکی ایک مین ذوالحلیفہ ملتا تہا اور ایک مین جحفہ ملتا تہا اور اب ایک ہی راہ ہے اوسمین اول ذوالحلیفہ ملتا ہی اور پہر جحفہ پس اس صورت مین دو میقات ہوی مدینہ والونکی احرام کی لئی حکم مضمونہ ذیل ہے

احرام باندھنے کی جگہ یعنی میقات کا نام جن شہروں والوں کی ہے اور جو شخص ان کے سوا آنیوالوں کی ہے

یہ میقات ہے

نام مجتہد	قیاس	کیا لازم آئیگا
ابی حنیفہ و ابی یوسف	اولی یہ ہی کہ احرام باندھنے سے پہلے اگر ترک کیا احرام ذوالحلیفہ سے باندھا احرام تحفہ سے جائز ہوا احرام اور سکا دم نہیں اوپر	دم یا کچھ نہیں ہے اوسپر
حضرت عائشہ کے نزدیک	اگر ارادہ کرے حج کا احرام باندھے ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھے جحفہ سے	

نام میقات یعنی جگہ جہاں سے احرام باندھنی کی	نام جن شہروں کی یا سفر کرنیوالوں کی یہ میقات ہے	نام مجتہد	قیاس	کیا لازم آئیگا
		امام شافعی کے نزدیک	جائز نہین ہے اوسکو جو گذرا ذوالحلیفہ مین بارادہ حج کہ ترک کرے احرام کو ذوالحلیفہ سے اور احرام باندھی جحفہ سے پس اگر ترک کیا احرام کو ذوالحلیفہ سے اور باندھا جحفہ سے	لازم آئیگا اوسپر دم

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنی کے	نام جن شہرونکی یا اوسطرف سے آنیوالون کے لئے یہہ میقات ہے	
ذات عرق بکسرعین وسکون ثانی	اہل عراق وخراسان وغیرہ اور جو اوسطرف سے آوین	مکہ سے تین منزل ایک پہاڑی کا نام ہے اور بعضون نے چوالیس کوس بھی لکھا ہی ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا سعین کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہہ احرام کی مشرق والونکی لئے عقیق نقل کیا یہہ بہ ہی اور ابوداؤد نے ف عقیق نام ایک جگہہ کا ہی کہ محاذی ہی ذات عرق کی اور مشرق والون سے مراد وہ لوگ ہین کہ گھرونکی خارج حرم کی جانب شرقی مکی کی اور بہی عراقی کہلاتی ہین پس مشرق والونکی جگہہ احرام کی دونو ہین ایک عقیق دوسرے ذات عرق جو کوئی ان دونو جگہونسی جس جگہہ کہ آوی ہین احرام باندہی یہہ فائدہ عبدالحق دہلوی اور مولانا اسحاق صاحب کا ہی

نام میقات یعنی جگہ احرام باندھنی کی	نام جن شہروں کی اور سمت کے آنیوالوں کی یہ میقات ہے	
قرن بفتح قاف وسکون ثانی	اہل نجد اور جو اودہر سے آویں	ایک پہاڑی کا نام ہی مکہ سے دو منزل پر عرفات کی نہر کے پاس ۔
یلملم بفتح مثناۃ تحتانی و دو لام	اہل یمن کے لئے اور جو محاذی کو یلملم کے ہو کر آویں چنانچہ ہندوستان کے لوگ محاذی یلملم کا میقات ہے	یلملم مکہ سے دو منزل ہے پہلی اسکو الملم اور بیر مرم کہتے ہیں ۔

نام میقات یعنی جگہہ احرام باندہنی کی	نام جن شہر کی یا اسطرف آنیوالونکی لئی یہہ میقات ہے	
حل	جو لوگ داخل موقیت مذکورہ ہین میقات اونکی زمین حل ہے	حل وہ زمین ہے کہ جو واقع ہی درمیان موقیت اور درمیان حرم کی یعنی سو آیت سی تا حرم مکان واحد ہے۔
		عمرہ کی لئی
		اہل مکہ کا میقات حل ہے اور تنعیم نام ایک جگہہ کا ہے کہ بیچ اس مکہ سی ہے خارج حد حرم سی یعنی حل مین ہے اور احرام عمرہ مین شرط ہے کہ حل سے باندہا جاوے خواہ احرام باندہنی والا مکی ہو یا غیر مکی۔ حضرت عایشہ سی روایت ہے صحیح بخاری و مسلم مین کہ بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ برادر عبدالرحمن بیٹی ابوبکر کو اور حکم کیا مجکو یہہ کہ عمرہ کرون مین تنعیم سی تو تنعیم افضل ہی حل مین
حرم	خاص مکی کی لوگونکی لئی میقات حرم ہے	

فائدہ

میقات مقرر کرنیکا منع کرنا ہے تاخیر احرام کا مواقیت سے ایسا ہے ہدایہ مین پس اگر مقدم کیا احرام ان مواقیت پر جائز ہوگا اور یہی افضل ہے اگر مامون ہو پڑنی سے محظورات احرام سے اور جو مامون نہو پڑنی سے محظورات مین پس تاخیر احرام کی میقات تک افضل ہے ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین اور ہر ایک ان میقاتون مین سے میقات ہین واسطے ان میقات والون کے اور اوسکے لئے جو گذری ان میقاتون پر غیر ان میقات والونمین سے ایسا ہی ہے تبئین مین عالمگیریہ -

غسل احرام

امام ابو حنیفہ

غسل احرام واسطے حج اور عمرہ کے سنت موکدہ ہی اور وضو قایمقام اوسکے جیسا کہ لباب اور اوسکی شرح مین ہے لیکن قہستانی مین اختیار اور محیط سے منقول ہے کہ غسل اور وضو واسطے احرام کے مستحب ہی - رد المحتار

امام شافعی

غسل احرام حج اور عمرہ کے لئی مستحب ہی واجب ہین المعانی البدیعہ

زیدیہ متفق بامام شافعی

دیگر علما ر

نزدیک حسن بصری کے جب پہونچا ہی غسل احرام کا غسل کری جب یاد ہو پس اگر مراد حسن بصری کی یہہ ہے کہ مستحب ہی پس وہ موافق ہے اور اگر مراد یہہ ہے کہ واجب ہی پس نہین صحیح ہے ۔ المعانی البدیعہ

احرام بعد دو رکعت نماز کے

امام ابو حنیفہ

احرام باندہنا بعد دو رکعت کے مستحب ہے ۔

امام شافعی

ایک قول مین احرام باندہنا بعد دو رکعت کے مستحب ہے ۔ جملہ زیدیہ سوائے ہادی متفق بامام شافعی قول اول مذکور کے ۔ قول دوسرا جدید یہہ ہے کہ مستحب ہے احرام باندہنا اوسوقت کہ اوٹھای اوسکو سواری اوسکی اگر ہے سوار اور جب شروع کری چلنا اگر ہے پیادہ ۔

امام احمد

متفق بقول اول شافعی و ابو حنیفہ -

امام مالک

احرام باندہی وقت قریب پہونچنے جنگل کے -

نزدیک ناصر کے زیدیہ مین سے چہار رکعت پڑہی پہر ظہر پڑہی اگر وقت

اوسکا ہو پہر احرام باندہے اوسکی جگہہ سے -

جسوقت پہونچی میقات راستہ اپنی تک پس چاہیئے کہ صفای کری ناخن

اوٹہانے بالونکی اور ناخونونکی اور چاہی کہ غسل کری اور ارادہ کری اس

غسل سے غسل احرام اور حیض والی اور نفاس والی عورتین

باتفاق مذاہب اربعہ غسل کرین واسطے احرام کے اور نکالی سلا ہوا

کپڑا مرد ہو یا لڑکا اور نکالی وہ کپڑا جو پہنا اوسکا حرام ہے اوپہنی

دو کپڑی واسطے احرام اپنی کے اور باتفاق ایمہ اربعہ کے بہتر یہہ ہے

کہ ہوین وہ دو لونن کپڑی سپید مگر نزدیک شافعیون اور حنفیون کے

نیا ہونا ان دو لونن کپڑونکا بہتر ہے اور نزدیک مالکیونکی نہین فرق

درمیان جدید اور غسیل کے نزدیک حنبلیونکے مستحب ہے جو ہوین وہ دونون

کپڑی پاک وصاف جدید یا مہوتن یا غسیلین اور مستحب ہے خوشبو کرنا
بدن اپنی کو نزدیک حنفیون اور شافعیون اور حنبلیون کے مگر خلاف
ہے مالکیونکا اور صحیح تر اونکے نزدیک خوشبو لگانا کپڑون میں جائز ہے
مگر شافعیون کے نزدیک صرف بدن پر خوشبو لگانا اولی ہے اور یہہ ہی ہے
مذہب حنبلیون کا مگر اونہون نے تصریح یا دلویت نہین کی اور کہا کرانی
حنفی مذہب ہے کہ مکروہ ہے وہ خوشبو لگانا کپڑی کو جو باقی رہتا ہے اثر
اسکا اور نزدیک مالکیونکی نہ لگاوے کپڑی کو اور بدن کو وہ خوشبو
جو باقی رہے خوشبو اوسکی بعد احرام کے پہر بعد کرنے اوس چیز کے
جو ہمنی ذکر کیا پڑہے دو رکعت احرام کی اگر نہووے وقت مکروہ اور
بہتر نزدیک شافعیون اور ابن حبیب مالکی کے یہہ ہے کہ محرم ہی وہ شخص
بعد چلنی کے خواہ سوار ہووی یا پیدل اور بہتر نزدیک حنبلیون
اور حنفیون کے یہہ ہی کہ وہ محرم ہی بعد نماز کے اور افضل ہی متوجہ ہونا
طرف قبلہ کی وقت احرام کے نزدیک چارون امام کے اور جسوقت
ارادہ کری احرام حج کا دران حالیکہ وہ مفرد ہی کہی زبانسے اور نیت کری
یعنی یہہ کہ ای بار خدایا تحقیق ہمنے ارادہ کیا حج کو پس آسانکر اوسکو ہمارے

واسطے اور قبول کراوسکو ہمسے اور مدد دی مجھکو اوپر اوسکے اور
برکت مجھکو بیچ حج کے اور نیت کی میقاتی حج کی اور احرام کیا میقات حج
کیواسطے اور پہر پڑہی یہہ لبیک اللھم لبیک الخ پس صحیح ہوتا ہے
احرام اسکا بیچ مہینون حج کے باتفاق ائیمہ اربعہ کے اور جسوقت
ارادہ کرے احرام حج اور عمرہ کا پس زیادہ کری ذکر عمرہ حج
کے ساتہہ اور نیت کری دونونکی لئے اور تلبیہ کری مثل ماذکرنا کے
صحیح ہوتا ہے احرام دونون کے لئی بیچ مہینون حج کے باتفاق اور
اگر اسنی ذکر کیا اور نیت کی صرف عمرہ کی اور تلبیہ کیا صحیح ہوتا ہے
احرام اوسکا خاص عمرہ کیواسطے بلا شرکت حج بالاتفاق مذاہب اربعہ
کے اور مستحب ہے نزدیک مالکیون کے یہ کہ نہ ذکر کرے زبان سے
اوس چیز کو کہ جسکے واسطے احرام ہی مگر خلاف کیا ہے باقی امامون
نے کیونکہ باقی امام مستحب جانتے ہین ذکر کرنا زبانسے از مناسک
صغیر ابن جماعہ ۔

بدن اور بالونکا گرد اور غبار راہ میل جہڑوانا خطمی اور اشنان وغیرہ
سے مستحب ہی کذا فی حاشیۃ الطحطاوی مستحب بلکہ سنت ہی اپنی زوجہ

یا اپنی لونڈی سے جماع کر لینا قبل احرام کے اگر اوسکی ہمراہ ہو اور
کوئی جماع کا مانع نہو چنانچہ حیض در مختار —
ازار پہنی یعنی تہ بند باندہی ناف سے زانو تک اور چادر کو اپنی
پیٹھ پر ڈالے اور مسنون یہہ ہے کہ چادر کو پیٹھ پر ڈال کر داہنی
ہاتہہ کی طرف بغل کے نیچی کر کے اپنی بائین مونڈہے پر ڈالے
سو اگر چادر مین گہنڈی لگائی یا اوسکو کانٹی سے اٹکایا یا گرہ لگائی
تو برا کیا لیکن یہہ ایسا قصور نہین کہ ذبح کرنا اوسپر لازم آوے
تہ بند اور چادر نئی ہون یا دونون پرانین دہوئین پاک سفید ہون جیسا
کفن کفایت کا ہوتا ہے اور یہہ جو مذکور ہوا تہ بند اور چادر کا سو بیان
ہے سنت کا والا احرام کیواسطے ستر عورت کافی ہے بعد غسل و لباس
مذکور کے اور قبل احرام کے اپنی بدن مین خوشبو لگائی اگر اوسکی باس ہو
اور نہو تو کسی سے طلب نکری اور اپنی کپڑے مین ایسی خوشبو نہ لگائے
جسکا نشان باقی رہے اور نظر آوی یہی قول صحیح تر ہے دوسرے
قول سے م بدن مین خوشبو لگانا ہر طرح سے درست ہے ظاہر الروایت
مین خلوق اوسکی ذات باقی رہی جیسے مشک اور غالیہ یا نہ باقی رہے

صحیح مسلم مین عایشہ صدیقہ سے روایت ہی کہ احرام کے وقت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر میں مشک لگایا اور
اوسکی چمک نظر آتی تہی لیکن بقول اصح کپڑی مین ایسی خوشبو لگانا
درست نہین جو نمودار ہو اور بعد اسکے نماز دوگانہ مستحب پڑہے
اوسوقت مین جو مکروہ نہین اور فقط حج کا کرنیوالا اپنی زبانسے موافق اپنی
دل کے یہ دعا کری اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی یعنی خداوندا
مین حج کا ارادہ کرتا ہون سواسکو میرے واسطے آسان کردے
اور اوسکو قبول کر میری جانب سے آسانی کی دعا اسواسطے ہی کہ
حج مین مشقت زیادہ ہے اور مدت دراز ادا اوسکے کرنیمین لگتی ہی تو اوسمین
درخواست آسانی مناسب ہے اور قبول ہونیکی خواہش کے قید باقتدا دعا
ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کے دونون حضرات نے فرمایا کہ ای ہمارے
رب قبول کر حج کو ہماری جانب سے بلاشک تو سمیع اور علیم ہے۔
پہر دوگانہ احرام کے بعد تلبیہ کری یعنی لبیک کہی اور لبیک کہنی سے
حج کی نیت کرے یہہ بیان ہے شروع حج کا بطریق کاملتر والا حج
تو مطلق نیت سی بہی صحیح ہے اگرچہ دل ہی مین نیت حج کی کرلے زبان سے

نہ نکالی لیکن بشرط متصل کرنے نیت کی ساتھہ ایسے ذکر کے جسے تعظیم
رب العالمین مقصود ہو چنانچہ بعد نیت کے سبحان اللہ کہنا اور لا الہ الا اللہ
کہنا اگرچہ یہہ ذکر فارسی زبان مین کرے اگرچہ زبان عربی کا خوب
ماہر ہے م لبیک کہنے سے نیت حاصل نہین ہوتی اسواسطے
کہ زبان سے بولنا دوسرا امر ہے ارادہ کے سوا۔ معلوم ہوا
کہ نیت کا کہنا زبان سے شرط نہین بلکہ مستحب ہے لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک
لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک اور تلبیہ بنا بر
مذہب درست کے یہہ ہی جو ماتن نے مذکور کیا یعنی حاضر ہون تیری
خدمت مین خداوندا تیری بجاآوری حکم مین بار بار حاضر ہون کوئی
تیرا شریک نہین حاضر ہون تیری حضور مین بلاشک سب تعریفین
اور سب نعمتین تیرے واسطے ہین اور بادشاہی تجکو مخصوص ہے
کوئی تیرا ساجھی نہین لفظ ان کا ہمزہ مکسور ہے لغت فصیح مین اور
فتحہ بھی جائز ہے اور نعمت کی ت کو فتحہ ہے یا نعمۃ لک مبتدا
اور خبر ہین تو اسصورت مین ت کو ضمہ ہوگا م یہہ تلبیہ صحاح ستہ
مین عبداللہ بن عمر رضہ سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم استیطرح احرام کے وقت فرماتے تھے اور زیادہ کرے بنا بر استحباب
کے اس تلبیہ مین یعنی اس تلبیہ کے بعد اور الفاظ کا بڑہانا مستحب ہے اور اس
تلبیہ کے الفاظ کے اندر اور الفاظ کا زیادہ کرنا بہتر نہین ہم حلبی کی
منا سک مین ہے کہ بعد تلبیہ ماثورہ کے یون کہے لبیک والخیر
بیدیک والرغبا الیک والعمل لبیک الہ الخلق غفار الذنوب لبیک کذا فی المنح
اور اس تلبیہ مسنونہ سے کوی لفظ کم نکرے اسواسطے کہ کم کرنا مکروہ
تحریمی ہے بدلیل قول فقہا کے تلبیہ مذکورہ ایکبار کہنا شرط ہے اور ایکبار
سے زیادہ کہنا سنت ہی اور محرم تلبیہ کے ترک کرنے سے اور تلبیہ
مین آواز نہ بلند کرنے سے بدکار ہو جاتا ہے اور جب لبیک کہا
حج کی نیت کرکے یا ہدی کو ہانک لیچلا یا نفل کی اونٹ یا گای کے
گردن مین پٹا ڈالا یا جس شکار کو کہ حرم مین یا احرام سابق مین
قتل کیا تہا اوسکی بدلی کی اونٹ یا گای کی گردن مین پٹا ڈالا اور مانند
اسکی کسی قصور اور نذر اور تمتع اور قران کے اونٹ یا گای کی گردن مین
پٹا ڈالا اور خود لیچلا اس اونٹ یا گای کو حج کے قصد پر اور کیا عمرہ
بہی امور مذکورہ مین حج کی مانند ہے یون لایق ہی جواب دینا کہ

ہان عمرہ بہی حج کی مانند ہے یعنی ایسے افعال سے عمری کا احرام
بہی ثابت ہوتا ہے یا اونٹ یا گای کو پٹا ڈالکر اول روانہ کردیا پہر خود
متوجہ ہوا اور اوسکو ملگیا میقات سے پہلے سو اگر بعد میقات کے ملیگا تو
اوسکو احرام کہنا میقات سے لبیک کہکر لازم ہوگا یعنی اسصورت
مین پٹا ڈال کر اونٹ کا بہیجنا قایمقام تلبیہ کے نہوگا یا اونٹ یا گای کو
تمتع یا قران کے واسطے روانہ کیا اور حالانکہ پٹا ڈالنا اور متوجہ ہونا
حج کے مہینون مین واقع ہوا اور اگر دونون کام موسم حج مین نہوئی
تو یہہ شخص محرم نہوگا جب تک کہ اونٹ یا گای کو نہ ملجاوے سو اگر تمتع
یا قران کی اونٹ یا گای کو روانہ کیا اور خود متوجہ ہوا احرام کی نیت
سے اگرچہ اوسکو قبل میقات کے ملا بنا بر استحسان کے تو البتہ وہ شخص
محرم ہوگیا ان سب صورتون مین اسواسطے کہ اجابت حج کی جسطرح ہر تعظیمی
ذکر سے ہوتی ہے اسیطرح ہر ایک اوس فعل سے ہوتی ہے جو فعل کہ احرام
کے ساتہہ مخصوص ہے اور یہہ افعال مذکورہ احرام ہی سے خصوصیت
رکہتے ہین خلاصہ یہہ ہے کہ احرام کا ثبوت دو طریق سے ہی ایک
یہہ کہ حج کی نیت سے لبیک کہی یا کوی اور ذکر تعظیمی کرے اور

دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ حج کی نیت کرکے یہہ افعال مذکورہ بشرطو
مفصلہ عمل مین لاوے شارح کہتا ہی پہر ہم کہتے ہین کہ صحیح ہونا احرام
کا موقوف نہین مخصوص حج یا عمری کی نیت پر اسواسطے کہ اگر محرم نے
مبہم احرام کیا یعنی احرام باندہنی کے وقت باخصوص حج یا عمرہ کا
خیال دلپر نہ آیا یہان تک کہ بیت اللہ کے گرد ایکبار گہومتا تو اوس احرام
کو عمری کی طرف پہیری یعنی عمرہ ادا کرے اور قبل شروع افعال کے
اوسکو اختیار ہے تعین کا چاہے اوس احرام کو حج کیواسطے ٹہہراوے
چاہی عمری کے واسطے کذا فی حاشیہ الطحطاوی اور اگر نیت حج
کی مطلق کی یعنی حج فرض یا حج نفل کی تعین نکی تو فرض حج کیطرف
پہیری یعنی فرض حج اوس احرام سے ادا کرے اور اگر اوسنے
نفل حج کو معین کر لیا تو نفل حج صحیح ہوگا اگرچہ اوسنے ہنوز فرض
حج نکیا ہو کذا فی الشرنبلالیہ عن فتح القدیر۔ اور اگر اونٹ مین
اشعار کیا یعنی کوہان کی بائین طرف ہلکا سا زخم کردیا تاکہ ہدی کا
نشان ہوجاوے یا اوسکی پیٹہہ پر جہول ڈالی یا اوسکو روانہ نکیا
بہ نیت تمتع یا قران کے اور اوسکو جا کر نہ مل گیا چنانچہ مل جانی کا

ذکور ہو چکا یا بھیڑ بکری کی گردن میں پٹا ڈالا تو ایسے افعال سے محرم نہ ہوگا اسواسطے کہ یہہ کام حج یا عمری کیواسطے مخصوص نہیں ہم اشعار یعنی قربانیکی اونٹ کا کوہان چیرنا امام اعظم کے نزدیک مکروہ ہے اسواسطے کہ حیوانکی تعذیب ہے اور صاحبین کے نزدیک خوب ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے اسواسطے کہ رسول علیہ السلام اور اصحاب کا فعل ہے ابو جعفر طحاوی نے کہا کہ اصل اشعار ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ نہیں اور کیونکر مکروہ ہو اور حالانکہ احادیث مشہورہ سے ثابت ہی اور امام نے مکروہ نہیں کہا مگر اوس اشعار کو جو امام کے اہل زمانہ کرتے تھے اسواسطے کہ امام نے اونکو دیکھا کہ نہایت زخم کاری لگاتے تھے جسے ہلاکی کا خوف تھا تو سد باب کے واسطے اونکی اس فعل کو مکروہ کہا اور اگر اسطرح زخم لگاوے کہ کھال کٹی نہ گوشت تو جایز ہے اور بعضی علما نے کہا کہ تقدیم اشعار کے تقلید پر امام کے نزدیک مکروہ ہے جیسی تقدیم نکاح کتابیہ کے نکاح مسلمہ پر مکروہ ہے کذا فی العینی شرح الکنز اور بعد احرام باندھنی کے فوراً اجتناب کرے اور دور رہا گے عورتونکے

جماع سے یا عورتونکے سامنی جماع کی بات چیت سے اور پرہیز
کرے فسوق سے یعنی نافرمانی اور اطاعت الہی کی چھوڑنے سے
اور لڑائی جھگڑی سے اسواسطے کہ محرم کے حق مین یہہ زیادہ تر
قبیح ہے یعنی خادمون اور رفیقون اور کرایہ دارون سے خرخشہ
نکرے بلکہ اونکی سخت گوئی اور زبان درازی کا تحمل کرے کہ یہہ
امور نص قرانی سے ممنوع ہین فرمایا فلا رفث ولا فسوق ولا جدال
فی الحج - اور پرہیز کرے محرم خشکی کے شکار سے نہ دریا کے شکار سے
اسواسطے کہ دریا کا شکار محرم کو درست ہے بموجب آیت قرانی کے
اور پرہیز کرے موجود شکار کیطرف اشارہ کرنے سے اور غائب
شکار کے بتادینی سے اور اشارہ کرنا اور بتادینا شکار کا دہان حرام
ہے جب دوسرا محرم شکار کے جانور کو نجانتا ہو اور اگر جانتا ہو تو شکار
کرنیوالی اور بتانیوالی محرم پر کچھہ جرم نہین قول اصح مین اور بعد احرام کے
بھی خوشبو لگانے سے اگرچہ بلا قصد ہو نہ بدن مین خوشبو لگاوی نہ کپڑی
مین اور مکروہ ہے سونگھنا خوشبو کا اور اسیطرح پھول اور میوی کا
سونگھنا مکروہ ہے کذا فی حاشیہ الطحطاوی - از غایت الاوطار

چار فرض ہین حج کے لئے

فرض وہ ہے جسکے ترک سے حج باطل ہووے اور سال آیندہ
مین اوسکی قضا لازم آوے واجب وہ ہے جسکے ترک سے حج
باطل نہین ہوتا بلکہ دم کرنا لازم آتا ہے —

اول فرض احرام —

دوسرا وقوف بعرفات —

تیسرا طواف الزیارت —

چوتھی فرض ترتیب افعال سے اول احرام بعد ازان وقوف بعرفہ
بعد ازان طواف الزیارت جو ایک الٹی فوت ہوا حج ادا نہوا
لہذا احرام بروی ترتیب اول فرض ہے — اور احرام شرط ہے
باعتبار ابتدا کے لہذا اوسکی تقدیم حج کے مہینون پر جائز ہے
جیسے وضو مین قبل وقت نماز کے جائز ہے اور احرام کو رکن کا
حکم ہے باعتبار انتہا کے تا آنکہ جسکا احرام باندہ کے حج فوت
ہو گیا ہو اوسکو احرام کا باقی رکھنا تاکہ سال آیندہ اوسی حج کی
قضا کری جائز نہین اور اگر شرط ہوتا ہر طرح سے تو اوسکا باقی رہنا

جایز ہوتا از غایۃ الاوطار۔

اور احرام مین نسک ہین نیت ۱ و تلبیہ ۲ و سوق ہدی ۳ اور احرام کے لئے رکن ہے اور شرط جیسا کہ مفصلہ ذیل شرح مذکور ہین۔

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
نہیں منعقد ہوتا ہے احرام یہاں تک کہ ختم کرے ساتھ نیت کے تلبیہ کو یا سوق ہدی کو المعانی البدیعہ	ناصر زیدیہ مفتی امام ابو حنیفہ	منعقد احرام ہوتا ہے ساتھ مطلق نیت کے اور محتاج نہیں ہتا ہے لبیک کہنے اور ہانکنے ہدی کا مگر مستحب ہے اوسکو لبیک کہنا جب لبیک کہی اور نیت نہ کی منعقد نہ ہوگا احرام اوسکا المعانی البدیعہ	موید یحیی مفتی امام شافعی

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی در باب انعقاد متفق با امام ابو حنیفہ	نزدیک ابو علی بن جبیران ابی عبداللہ زبیری کے شافعیہ مین سے۔ اور نزدیک امامیہ کے محتاج ہے طرف بیت اور تلبیہ کے۔ نزدیک داؤد کے منعقد ہوتا ہی احرام ساتھ تلبیہ کے بدون بیت کے المعانی البدیعہ

از کتب حنفیہ

اور احرام کے لئی رکن ہے اور شرط ہے رکن احرام
کا پایا جانا محرم سے ہی ایک فعل کا خصایص حج مین سے
اور وہ فعل دو قسم ہے ایک قول ہے اسیطرح کہ کہی
لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک الخ — اور یہہ
لبیک کہنا ایک بار شرط ہے اور زیادہ ایک بار سے سنت
کہ لازم آتی ہے اوسکے ترک سے اسارت ایسا ہی ہے
محیط سرخسی مین —
اور اگر ہو جگہہ تلبیہ کے تسبیح یا تحمید یا تہلیل یا تمجید یا جو
اور شابہہ اسکے ہے ذکر اللہ مین سے اور نیت کرے
ساتہہ اوسکے احرام کے ہو جائیگا محرم برابر ہے کہ اچہی
طرح تلبیہ کہہ سکتا ہو یا اچہی طرح تلبیہ نہ کہہ سکتا ہو بالاجماع
اور ایسا ہی ہے جبکہ لائی تلبیہ کو ساتہہ دوسری زبان
کے کافی ہوگا اوسکو برابر ہے کہ اچہی طرح عربی پڑہہ سکتا ہو

یا اچھی طرح عربی نہ پڑھ سکتا ہو ایسا ہی ہے شرح طحاوی
مین اور عربی افضل ہے اور اگر کہا محرم نے اللھم اور نہ زاید
کیا اسپر پس جسنے کہ کہا ہے ہو جاتا ہے ساتھہ اسکے
شروع کرنیوالا نماز مین کہتا ہے ہو جاتا ہے محرم اور
اوپر قول اوس شخص کے کہ کہتا ہے نہین ہوتا ہے ساتھہ
اسکے شروع کرنیوالا نماز مین نہین ہوتا ہے محرم۔
اور دوسری قسم فعل ہے اور وہ تقلید بدنہ اور سوق ہدی
اوسکا اور متوجہ ہو ساتھہ اوسکے بارادہ حج کے ہو جاتا ہے
اس سے محرم اگرچہ نہ لبیک کہی ہو برابر ہے کہ تقلید بدنہ
تطوع کری یا بدنہ نذر یا بدنہ جزاے صید یا اسکی مانند کی
اور اگر بھیجا ہو بدنہ کو اپنے سامنے اور نہ متوجہ ہوا ہو
ساتھہ اوسکے پھر متوجہ ہوا ہوگا محرم یہان تک کہ ملجاوے
بدنہ سے مگر ہدی متعہ یا قران کے کہ ہو جاتا ہے محرم جبکہ متوجہ
ہوا ہو ہوگا محرم یہانتک کہ ملجاوے بدنہ سے مگر ہدی متعہ
یا قران کے کہ ہو جاتا ہے محرم جبکہ متوجہ ہوا پہلے اسسے کہ لاحق

ہوجاوے اوسی ایسا ہی محیط سرخسی مین عالمگیریہ اور
صحیح ہوتا ہے حج ساتھہ مطلق نیت کے اسطرح کہ نیت کرے
نسک کے بدون تعین حج یا عمرہ کے پھر اگر تعین کریگا پہلے
طواف سے پس بہتر ہے اور جو نہین پھر جائیگی یہہ نیت واسطے
عمرہ کے جیسا کہ آتا ہے کہا لباب مین اور تعین نسک کے نہین ہے
شرط پس صحیح ہے مبہم اور ساتھہ اوسکی کہ احرام باندہا ہو ساتھہ
اوسکے غیر سے اور کہا لباب مین دوسری جگہہ مین اور اگر
احرام باندہا ساتھہ اوس چیز کے کہ احرام باندہا ہے ساتھہ
اوسکے غیر اوسکے نے پس وہ مبہم ہے پس لازم آئیگا اوسپر
حج یا عمرہ اور مقید کیا ہے اوسکو شارح نے ساتھہ اوس صورت
کے کہ سنجانتا ہوا وسکو جسکا احرام باندہا ہوا وسکے غیر نے
انتہی اور ایسا ہی ہے اگر مطلق چھوڑا نیت حج کو پھر جائیگا اطلاق
نیت کا واسطے فرض کے درمختار
اور نیت اگرچہ ساتھہ دل کے ہو اسلئے کہ ذکر اوسکا جسکا احرام باندہا
گیا ہو حج یا عمرہ مین سے ساتھہ زبان کے شرط نہین ہے جیسا کہ

نماز مین زیلعی و درمختار -
لیکن شرط ہے مقارنت نیت کے ساتھہ ایسے ذکر کے کہ قصد کیجاتی ہو ساتھہ
اوسکے تعظیم مانند تسبیح اور تہلیل کے اگرچہ ساتھہ فارسی کے ہو اگرچہ
اچھی طرح پڑہ سکتا ہو عربی کو اور اچھی طرح تلبیہ پڑہ سکتا ہو علی المذہب درمختار
ساتھہ ذکر کے کہ قصد کیجاتی ہو ساتھہ اوسکے تعظیم اسی اگرچہ امیر ہو وہ ذکر
ساتھہ دعا کے علی الصحیح شرح لباب -
اور خانیہ مین ہے اور اگر کہا اللہم اور نہ زیادہ کیا اسپر کہا امام ابن الفضل نے
یہہ اوپر اوس اختلاف کے ہے کہ ذکر کر چکے ہین ہم اوسکو شروع نماز مین اور
حاصل یہہ ہے کہ اقتران نیت کا ساتھہ خصوص تلبیہ کے شرط نہین ہے
بلکہ اقتران نیت کا ساتھہ خصوص تلبیہ کے سنت ہے اور شرط اقتران
نیت ہے ساتھہ کوی شے ذکر کے کہ ہو اور جب لبیک کہے تو ضرور ہے
یہہ کہ ہو لبیک کہنا ساتھہ زبان کے - کہا لباب مین پس اگر ذکر کیا
لبیک کو ساتھہ دل کے نہ اعتبار ہوگا اوسکا اور اخرس یعنی گونگے کو لازم ہے
ہلانا زبان کا اور کہا گیا نہین لازم ہے گونگے کو ہلانا زبان کا بلکہ مستحب
ہے انتہی - اور میل کیا ہے شارح لباب نے طرف ثانی کے یعنی نہ لازم

ہونیکے اسلئے کہ اصح یہہ ہے کہ نہین لازم ہے گونگے کو ہلانا زبان کا
قرارت مین واسطے نماز کے پس اسمین بطریق اولی لازم نہوگا ہلانا زبان کا
اسلئے کہ حج اوسع یعنی وسیع تر ہے اور اسلئے کہ قرارت فرض قطعی
متفق علیہ ہے بخلاف تلبیہ کے ۔ ردالمحتار ۔
جسنے تقلید ہدی تطوع یا نذر یا جزای صید یا تقلید ہدی کسی اور شی
کے اشیا مین سے کی اور متوجہ ہوا ساتھہ ہدی کے بارادہ حج پس تحقیق
احرام باندھا ہدایہ اور یہہ کلام صاحب ہدایہ کا مفید اسکا ہے کہ ضرور ہے
اسطرح احرام مین تین چیز تقلید ہدی اور توجہ ساتھہ اوسکے اور نیت
نسک فتح القدیر ۔
شرح لباب مین ہے کہ واسطے اقامت ہدی کی مقام تلبیہ کے شرایط ہین
پس اونہین شرایط مین سے نیت نسک یعنی حج یا عمرہ کے ہے اور انہین شرایط
مین سے سوق بدن ہے اور توجہ ہے ساتھہ اوسکے یا پالینا ہدی کا ہے اور سوق
اگر بھیجدیا ہے ہدی کو اور متوجہ نہین ہوا ہے ساتھہ اوسکے مگر ہدی تمتع اور
قران مین ہے پس اگر تقلید کے ہدی کی اور نہین سوق کیا اوسکا یا سوق کیا ہے
اور متوجہ نہوا ساتھہ اوسکے پھر متوجہ ہوا بعد اوسکے بارادہ نسک پس اگر ہو

ہادی واسطے غیر متمتع اور قران کے نہو گا محرم یہانتک کہ لاحق ہو جائے ساتھ ہادی
کے پس جب پاوے ہادی کو اور سوق کرے اوسکا ہو جائیگا محرم - رد المحتار
اور مقام و کلام در مختار یہہ ہے کہ شرط ایک شی ہے دو چیز وہین یا سوق کرے
ہادی کا اور متوجہ ہو ساتھہ ہادی کے اور یا یہ کہ بھیجے ہادی کو پھر ملجاوے اوسمین اور
متوجہ ہو ساتھہ اوسکے اور یہہ شرط واسطے غیر متمتع اور قران کے ہے اسلئے کہ نہین شرط
ہے تمتع اور قران مین توجہ ساتھہ اوسکے اور نہ لاحق ہونا ساتھہ اوسکے - رد المحتار
اور جب بھیجا ہو ہدی کو پھر متوجہ ہوا ہو بارادہ حج یا عمرہ اور لاحق ہوا ہو اوسکو
غیر متمتع اور قران مین ہو گا محرم پہلے پہونچنے کے میقات سے اور بعد پہونچنے کے
میقات پر لازم ہو گا اوسکو احرام ساتھہ تلبیہ کے میقات سے اسلئے کہ جسوقت
پہونچ گیا طرف میقات کے نہو گا محرم ساتھہ تقلید کے بسبب لاحق ہونے
کے ہدی کو اور نہین جائز ہے اوسکو تجاوز کرنا میقات سے بدون احرام کے
پس لازم ہو گا اوسکو احرام ساتھہ تلبیہ کے رحمتی رد المحتار
اور لحوق شرط ہے بالاتفاق اور اسی پر سوق بعد لحوق کے پس مختلف فیہ ہے
پس جامع صغیر مین نہین شرط کیا ہے سوق کو اور شرط کیا ہے سوق کو اصل مین
پس کیا اصل مین کہ سوق کرے ہدی کا اور متوجہ ہو ساتھہ اوسکے کہا فخر الاسلام

نے یہہ امر اتفاقی ہے اور سوا اسکے نہین کہ شرط لحوق ہے اور کافی ہین ہے
کہا شمس الائمہ سرخسی نے مبسوط مین کہ مختلف ہین صحابہ اس مسئلہ مین بعض
اونمین سے کہتے ہین کہ جب تقلید ہدی کی محرم ہو گیا اور بعض اونمین سے کہتے ہین کہ جب
متوجہ ہوا پیچھے ہدی کے محرم ہو گیا اور بعض اونمین سے کہتے ہین جب پالیا اوسکو
پس سوق اوسکا کیا محرم ہو گیا پس لیا ہمنے ساتھہ یقین کے اونمین سے اور کہا ہمنے
کہ جب پالے ہدی کو اور سوق کرے اوسکا ہوگا محرم بسبب اتفاق صحابہ کے اسپر
شرح لباب در المختار

جب بھیجا ہدی کو واسطے تمتع یا قران کے اشہر حج مین اور متوجہ ہوا بنیت احرام کے اشہر
حج مین اگرچہ نہ لاحق ہوا اوسکو ہوگا محرم ساتھہ تمتع یا قران کے در مختار
تقلید ہدی غیر اشہر حج مین معتد بہا نہین ہے اسلئے کہ تقلید ایک فعل ہے افعال متعہ
مین سے اور افعال متعہ پہلی اشہر حج سے معتد بہا نہین ہوتے ہین پس ہو جاتا ہے
تطوع اور ہدی تطوع مین جب تک نہ پائی اوسکو یا جائے ساتھہ اوسکے ہوگا محرم
ایسا ہی ہے شرح جامع صغیر و قاضیخان مین فریلعی مین۔ رد المحتار

اور اگر اشعار کیا ہدی کا ساتھہ جرح بائین طرف کوہان اونٹ کے یا جھول کہے
ہدی کی پشت پر یا بھیجا ہدی کو نہ واسطے تمتع اور قران کے اور نہ لاحق ہوا اوسکو

پہلی میقات سے یا تقلید کی بکری کی نہ اونٹ اور گائے سے کہ نہ ہوگا محرم بسبب
عدم اختصاص ان افعال کے ساتھ نسک کی در مختار
عدم اختصاص ان افعال کا ساتھ نسک کے اسلئے ہے کہ اشعار کبھی ہوتا ہے واسطے
دور کرنے عارضہ کے اور جھول ڈالنا کبھی ہوتا ہے واسطے دفع حر اور برد اور ایذی کے
اور اسلئے کہ جب ہوگی رو برو اسکے ہادی کہ سوق کرے اوسکا وقت توجہ کے نہ پائی
جائیگی مگر صرف نیت اور ساتھ صرف نیت کے نہیں ہوتا ہے محرم اور تقلید شاۃ کی
نہیں ہے متعارف اور نہ سنت رحمتی رد المحتار
اور اشعار مکروہ ہے نزدیک امام یعنی ابی حنیفہ کے اسلئے کہ ہر ایک اشعار کرنا اچھی
طرح نہیں جانتا ہے پس لاحق ہوگی حیوان کو ساتھ اوسکے تعذیب طحطاوی۔
اور اشارہ کیا ہے مصنف نے یعنی صاحب در مختار نے اسطرف کہ اشعار
خاص ہے ساتھ اونٹ کے رد المحتار
اور اشعار مکروہ ہے نزدیک امام کے جیسا کہ قریب ہے کہ آتا ہے اگرچہ حسن ہے
نزدیک صاحبین کے مگر یہ کہ کہا جاوے واسطے معالجہ کے نہر الفائق اور
اونٹ اور اونٹنی کا ہدی ہونا اتفاقی ہے اور گائے کو شامل ہونا بدنہ کا نزدیک
حنیفہ کے ہے ایسا ہی مستفاد ہے نہر الفائق سے۔

احرام آفاقی

آفاقی وہ ہے جسکا گھر باہر میقات کے ہووے

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	
	جسکا کہ گھر باہر میقات کے ہو جایز ہے	
	اسکو احرام باندھنا اپنی گھر سے اور	
	جایز ہے اسکو احرام باندھنا میقات سے	
	اور اسمین کہ افضل کیا ہے دو قول ہین	
	ایک یہہ کہ افضل ہے احرام باندھے	حسن بصری
	اپنی شہر سے	عطا
اگر لوٹ گیا طرف میقات کی اور لبیک	جبکہ ارادہ حج کا کر گیا میقات سے	ابی یوسف
کہی ساقط ہوا اوسی دم اور اگر	اور احرام نہ باندھا پہر احرام باندھا	محمد
نہ لبیک کہی نہ ساقط ہوگا اوسی دم	اندر میقات کے لازم آیا اوسپر دم	ناصر دین
المعانی البدیعہ	پہر اگر لوٹ گیا طرف میقات کی قبل	
	تلبیس کے ساقط ہوا احکام حج کے قطع ہوا اوسی دم	
۱۲	برابر ہی کہ لبیک کہی ہو یا نہ کہی ہو المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بقول شافعی افضل	متفق بقول اول شافعی	نزدیک امامیہ کے منعقد نہیں ہوتا ہے احرام قبل میقات کے
متفق با امام مالک	نہ ساقط ہوگا اوسی دم	نزدیک حسن اور نخعی اور عطا ایک قول میں دو قول عطا میں ہے نہیں ہے کچھ دم جسنے ترک کیا احرام کو میقات سے
		نزدیک ابن الزبیر کے ادا کرے اپنی حج کو پھر لوٹ جاوے طرف میقات کے پس احرام باندھے تمتع کے
		عمرہ کے نزدیک سعید بن جبیر کے نہیں ہے حج اور کا

امام شافعی		امام احمد		امام مالک
اگر گذر گیا میقات سے بدون ارادہ		لوٹ جاوے طرف	اسحاق	
		میقات کے اور احرام		
حج کی کسی حاجت کے لئی نہ حرم سے		باندہی میقات سے		
پہر ارادہ کیا حج کا بعد گذر جانیکی		پہر اگر نہ کیا ہو اوسنے		
میقات سے احرام باندہا ہے جبکہ		یہہ لازم آئیگا اوسپر		
		دم		
جہانسے خیال ہوا احرام باندہنی		المعانی البدیعہ		
حج کا اور کچھ اوسپر لازم نہین آتا ہے				
جب داخل ہو مکہ مین تجارت یا				
زیارت کئی یا ہو اہل مکہ سے اور تہا				
غائب پہر آیا کیا جائز اوسکی لئی کہ داخل				
مکہ مین بغیر احرام کے دو قول ہین				
ایک قول مین داخل ہونا بغیر	ابن عباس	متفق بقول اول شافعی ایک روایت مین		متفق بقول اول شافعی
احرام کے جایز نہین				
دوسرے قول مین جایز ہی اور مستحب ہے	ابن عمر	ایک روایت مین متفق		
اوسکے لئے احرام المعانی البدیعہ		بقول دوسرے		

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
جب گھر ہو باہر میقات کے نہین جایز ہی داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے قتل کے لیے داخل ہو یا غیر قتل کے لیے اور اگر ہو گھر اوسکا اندر میقات کے تو جایز ہے داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے نزدیک ابی یوسف کے نہین جایز ہی داخل ہونا مکہ مین بدون احرام کے جسکا کہ گھر ہو باہر میقات کے داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے قضا اور دم لازم آتا ہے پس احرام باندہے حج کا یا عمرہ کا مگر یہہ کہ حج کرے سال حج اسلام مین یا نذر مین یا عمرہ منذورہ کا پس تحقیق وہ کافی ہے اوسکو اور داخل ہے اسمین احرام اوسکا کہ واجب ہے اوسپر حج ۔	نہین جایز ہے داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے برابر ہے کہ ہو گھر باہر میقات یا اندر میقات کے اور برابر ہے کہ ہو داخل ہونا قتل کے لیے یا غیر قتل کے لیے ۔ داخل ہونا حرم مین بدون احرام کے جایز نہین ہے لیکن بدون احرام کے داخل ہونے سے قضا اور دم لازم نہین آتا ہے
المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ

خشکی

اور جو گذرجاوے میقات سے بدون احرام کے پھر آوے دوسرے میقات پر پس احرام باندھے اوس دوسرے میقات سے کافی ہوگا مگر احرام اوسکے میقات سے افضل ہے ایسا ہی ہے جو ہیرو نیپرہ مین اور یہہ غیر اہل مدینہ مین ہے اسلئے کہ اہل مدینہ اخص ہین ساتھہ اپنی میقات کے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین اور جو قصد کرے مکہ کا راہ غیر مسلوک سے احرام باندھین جبکہ محاذی ہو کسی میقات کی ان میقاتون مین سے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور جو جج کرے دریا مین پس میقات اوسکا اوسوقت ہے کہ محاذی ہوا وسجگہ خشکے سے کہ نہ متجاوز ہوا وسسے بدون احرام کے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین —

تری

اور جب چلی دریا مین میقاتونکے یا خشکی مین اجتہاد کرے اور احرام باندھی جب محاذی ہوسانتہ کسی میقات کے اون دونون سے اور بعید تر

دونون میقاتون سے اولی ہے ساتھہ احرام کے ایسا ہی ہے تبیین مین
پس اگر نہوا سطرح کہ محاذی ہو پس میقات اوسکا اوپر دو منزل کے ہے
مکہ تک ایسا ہی ہے بحر رائق مین ۔ عالمگیریہ
اور نہین جایز ہے آفاقی کو داخل ہونا مکہ کا بدون احرام کی نسک یعنی حج یا عمرہ
کے نیت رکھتا ہو یا نرکھتا ہو اور اگر داخل ہوگا مکہ مین پس لازم ہوگا اوپر
حج یا عمرہ ایسا ہی محیط سرخسی مین باب دخول مکہ مین بغیر احرام کے اور
جو رہتا ہو داخل میقات مین مانند بستانے کی جایز ہے اوسکو داخل ہونا
مکہ مین واسطے اپنی حاجت کے بدون احرام کے مگر جبکہ ارادہ رکھتا ہو نسک کا
یعنی حج یا عمرہ کا پس حج یا عمرہ نہین روا ہوتا ہے مگر ساتھہ احرام کے
اور نہین کچھہ حرج ہے اسمین ایسا ہی ہے کافی مین عالمگیریہ ۔
واسطے لکڑی لانے یا گھاس لانیکے داخل ہونا بغیر احرام کے آفاقی جبکہ
ہو جاے اہل بستان سے مباح ہے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین ۔

عالمگیریہ

جو آئی کسی میقات پر یا پانچ میقاتون مین سے اوس حال مین کہ ارادہ کرتا ہو نسک کا
یعنی حج یا عمرہ کا یا قصد رکھتا ہو حرم کا واسطے کسی حاجت کے یا واسطے تجارت کے

حال یہہ ہے کہ وہ اہل آفاق مین سے ہے یا اہل حل یا حرم مین
سے ہے نہین مباح ہے اوسکو محاذات اوسکی مگر محرم ہوکے
اسلیئے کہ قصد کیا ہے محاذات دو میقاتون کا میقات اہل آفاق
اور میقات اہل حل کا اور اگر قصد کیا ہو حل کا مباح ہے اوسکو محاذات
اوسکی بغیر احرام کے اسلیئے کہ قصد کیا ہے محاذات ایک میقات
کا اور اسلیئے کہ جب کہ نہ قصد کیا مکہ کا ساقط ہوگی حرمت میقات کی
پس ہوگیا مانند اور جگہون کے پھر جب داخل ہوگیا حل مین اور
ارادہ کیا بعد اوسکے داخل ہونے مکہ کا واسطے کسی حاجت کے
جایز ہوگا اوسکو داخل ہونا مکہ کا بدون احرام کے اسلیئے کہ جب
داخل ہوگیا حل مین ہوگیا بمنزلہ اہل حل کی اور اسلیئے کہ قصد کیا ہے
محاذات ایک میقات کا اور یہہ حیلہ ہے اسقاط احرام مین اپنی آپ
سے اور کہا ابو یوسف نے اگر نیت کی ہے اوسنے جسنے ارادہ کیا ہے
حل کا اقامت کی حل مین پندرہ دن جایز ہے اوسکو داخل ہونے
مکہ کا بغیر احرام کے اسلیئے کہ حل ہوگیا وطن اوسکے لیئے پس ہوگیا مانند
اہل حل کے اور اگر نہین نیت کی ہے اقامت پندرہ دن کی نہین جایز ہے

اوسکو داخل ہونا مکہ کا مگر ساتھہ احرام کے اسلئے کہ نہین ہوا ہے
حل وطن اوسکے اور ایسا ہی ہے اگر نکلا ہو کوئی اہل حرم مین سے
طرف حل کے اور نہ متجاوز ہوا ہو میقات سے پھر ارادہ کیا ہو پھر جانیکا
طرف مکہ کی پھر جاے مکہ کو بغیر احرام کے اسلئے کہ قصد کیا ہے اوسنے
متجاوزت ایک میقات کا اور اصل اوسکی یہہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے رخصت دی لکڑہیرونکو مکہ مین داخل ہونیکی بغیر احرام کے
اور عادت سے لکڑہیرونکی ہے نہ متجاوز ہونا مواقیت کا سراج وہاج

مکی کی تعریف

مکی مین اختلاف ہے نزدیک ہمارے یعنی حنفیونکے وہ شخص ہے
کہ داخل میقات ہو حرم تک جیساکہ ذکر کیا اسکو کرمانی نے اور یہہ بعید ہے یقیناً
بلکہ ظاہر وہ ہے جو سراج وہاج وغیرہ مین ہے کہ مکی وہ شخص ہے کہ رہتا ہو درمیان
داخل میقات اور مکی کے تین دنکے راہ سے کم پر اور بحر زاخر مین ہے کہ شرط
راحلہ حق مین اوس شخص کے کہ درمیان داخل میقات اور درمیان مکہ کے
تین دن سے زائد کی راہ پر رہتا ہو اور اس سے کم پر اگر رہتا ہو تو اوسکی
بھی شرط راحلہ نہین ہے یہہ رد المحتار مین ہے

احرام مکی

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
حاضرین مسجد حرام وہ ہین کہ		حاضرین مسجد حرام کے جسپر دم نہین ہے	
جنکا گھرانا میقات کے ہو		تمتع مین وہ ہین جو ہون حرم مین	
نہین صحیح ہی اونسی تمتع اور	اصحاب ابی حنیفہ	یا ایسی جگہ کہ درمیان اوسکی اور	
		درمیان حرم کے اسقدر مسافت ہو	
قران پھر اگر احرام باندہا ستہ	ابی عبداللہ	کہ جسمین قصر کیجاتی ہے نماز	
تمتع اور قران کے جاتا رہیگا اوسے	ابن عمر		
عمرہ اوسکا			
قال ابی یوسف اور محمد مین		مکی اور جو ہون مسجد حرام کے صحیح ہے	حاضرین مسجد حرام کے
اگر احرام باندہا بعد ادا کرنے		اونسی تمتع اور قران اور نہین	سوا یہ
اکثر طواف کے گذر جاوے دونون		مکروہ ہے اونکو یہہ گردم نہین	یحیی
مین سے یعنی ادا کرنی دونونکو		لازم ہے اوسپر	
اور لازم ائیگا اوسپر دم جبر			

امام مالک		دیگر علما
متفق با امام شافعی		نزدیک ابن عباس اور مجاہد اور ثوری کے
حاضرین مسجد حرام وہ ہین		حاضرین مسجد حرام کے وہ ہین جو خاص حرم
جو مکہ مین اور ذی طوا ہین		مین ہین ۔
ہین		اور عطا سے دو روایت ہین
		ایک روایت مین قول اونکا تائید قول شافعی کے ہے
		دوسری روایت مین قول اونکا تائید قول ابی حنیفہ کے
		نزدیک قاسم اور یحیی کے زیدیہ ہین سے حاضرین مسجد
		حرام کے اہل مواقیت ہین اور جو اندر
		میقات کے ہین مکہ تک اور وہ ہین جو داخل
		ہون مکہ مین بغیر احرام کے ۔
		نزدیک داعی اور ابی طالب کے زیدیہ ہین سے
		جسکا ہو میقات گھر اوسکا نہین صحیح ہے متمتع
		اوسسے اور نہوگا وہ متمتع ۔

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
	جب نکلی مکہ سے مکی طرف حل کے اور احرام باندھے ساتھ حج کے حل سے اور چلا جاوے عرفہ تک لازم آئیگا اوسپر دم اور اگر لوٹ آئی طرف مکہ کے ساقط ہو جائیگا اوسی دم اور اگر لوٹا اوسی بدون لبیک کہی نہ ساقط ہوگا اوسی دم
	المعانی البدیعہ
	جب احرام باندھا ساتھ حج کے مکہ سے اور طواف کیا اور سر مونڈایا اور نہ نکلا طرف حل کی پس دو قول ہیں ایک قول نہیں ہے کچھ اوسپر ہے یہ دوسرا قول یہ ہے کہ کافی ہے یہ اور واجب ہے اوسپر دم
متفق بقول دوسرے شافعی کے	

امام احمد	امام مالک
نزلارم آئیگا وہم کسی حال میں المعانی البدیعیہ	متفق بامام احمد
	متفق بقول اول شافعی

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
احرام باندھے اپنی جگہہ سے اور اگر احرام نہ باندھا ہو اپنی جگہہ سے نہ داخل ہو حرم مین مگر احرام باندہ کے پہر اگر داخل ہو گیا حرم مین بدون احرام باندہے نکل آئی حرم سے اور احرام باندہ لے جہانسے چاہے —	جب ہو گہر حج کرنیوالی کا اندر میقات کی مکہ تک احرام باندہی اپنی جگہہ سے اور وہی جگہہ اوسکی میقات کے ہے —
	جب احرام باندہا ہو حج کا مکہ سے پہر نکلا ہو طرف میقات کی احرام باندہی ہوے حج کا پہلے کرنے کے افعال کے افعال حج مین سے پس نہیں ساقط ہوتے دم مین اوسی دو وجہہ ہین ایک یہہ ہے کہ نہین ساقط ہوتا ہے اوسی دم دوسری یہہ کہ ساقط ہوتا ہے اوسے دم

عطا
اسحاق
نعیرہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
		نزدیک مجاہد کے جبکہ ہوں اہل اسکے درمیان مکہ اور درمیان میقات کے احرام باندھے مکہ سے
		المعانی البدیعہ
متفق ساتھ وجہ پہلی شافعی کے	متفق ساتھ پہلی وجہ شافعی کے	

اور جو ہون اہل اونکی میقات مین یا داخل میقات مین حرم تک پس میقات اونکا
حج اور عمرہ کے لئی وہ حل ہے جو درمیان مواقیت اور حرم کے ہی اور اگر
تاخیر کرین احرام کی حرم تک جایز ہے ایسا ہی محیط مین -
اور میقات مکی کا احرام حج کے لئے حرم ہی اور احرام عمرہ کے لئی حل ہے
ایسا ہی ہے کافی مین پس نکلے جو ارادہ رکہتا ہو عمرہ کا طرف حل کی جس جانب
کہ چاہے ایسا ہی ہے محیط مین اور تنعیم افضل ہے ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور
ایسا ہی ہے جب نکلی مکی طرف حل کی واسطے لکڑی یا گہاس لانیکے پہر داخل
ہو مکہ مین مباح ہے اوسکو داخل ہونا بغیر احرام کے - عالمگیریہ

صحت احرام

صحت احرام نہین موقوف ہے اوپر نیت نسک کے یعنی نسک معین کے اسلئے کہ اگر مبہم کہا ہو
احرام کو یہان تک کہ ایک پہیرا طواف کا کیا پہر گیا احرام اوسکا طرف احرام عمرہ کے وہ مختار
کہا بحر رایق مین اور جب ابہام کیا ہو احرام مین اسطرح کہ نہ معین کیا ہو اوسکو جسکا احرام
باندہا ہی جایز ہے اور لازم ہے اوسپر تعین پہلے شروع کرنے سے افعال حج مین پہر اگر
نہ معین کیا اور ایک پہیرا طواف کا کیا ہوگا احرام واسطے عمرہ کے اور ایسا ہی ہے
جبکہ محصر ہوا پہلی افعال سے پس حلال ہوا ساتہہ دم کے معین ہوگا احرام واسطے عمرہ کے

پس واجب ہوگی قضا عمرہ کی نہ قضا حج کی اور ایسا ہی ہے جبکہ جماع کیا پس فاسد کیا واجب ہوگا گذرنا عمرہ میں — رد المحتار

اور احرام جب مبہم ہو تو صرف نہیں کیا جاتا طرف حج کی مگر جبکہ معین کیا ہو حج کو ہی شروع کرتی ہے افعال میں جیسا کہ ہر ایک میں ہے لیکن لباب اور اوسکی شرح میں ہے اگر وقوف کیا عرفہ میں پہلے طواف کے متعین ہوگا احرام اوسکا واسطے حج کے اگرچہ نہ قصد کیا ہو حج کا وقوف میں اور اگر کیا احرام کو نفل کے لئے پس احرام نفل کا ہوگا اگرچہ نہ ادا کیا ہو حج فرض شرنبلالیہ و مختار اور ایسا ہی ہے اگر نیت کی ہو حج کی غیر کیطرف فرض یا حج نذر کے ہوگا احرام اوسکا جسکی نیت کی اگرچہ نہ حج کیا ہو واسطے فرض کے ایسا ہی ذکر کیا ہے بہت علماء نے اور وہی صحیح معتمد منقول صریح ابی حنیفہ اور ابی یوسف سے ہے کہ نہیں ادا ہوتا ہے فرض ساتھ نیت نفل کے اور روایت کیا گیا ہے محمد سے اور وہی مذہب ہے شافعی کا وقوع اوسکا تحیۃ الاسلام ہے اور گویا کہ محمد نے قیاس کیا ہے اوسکو روزی پر لیکن فرق یہ ہے کہ رمضان میں صوم فرض ہے بخلاف وقت حج کے اسلئے کہ وقت حج وقت موسع ہی آخر عمر تک اور نظیر اوسکا وقت صلوٰۃ ہے شرح لباب — ہاں وقت حج اوسکے لئے شبیہ ہے ساتھ معیار کے باعتبار عدم صحت دو حجوں کے اوسمیں پس اسی لئے ادا ہو جاتا ہے حج ساتھ مطلق نیت کے برخلاف فرض ظہر کے مثلاً اسلئے کہ وقت ظہر ظرف ہے ہر دو سے — رد المحتار

متعلق احرام

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
	جب احرام باندھا ہو مطلق یعنی معین نکیے
	پھر بھول گیا اوسکو یا احرام باندھا حج یا عمرہ
	یا جونسی کا کہ چاہے پس اسمین دو قول ہین
نیت کری قرانکی اور ہو جاوے قارن	قول جدید مین صحیح ہی کہ نیت کری قرانکی
	اور ہو جاوے قارن ۔
ایک روایت مین ہی ہے کہ میقاتی اوسکو	قول قدیم پہ ہے کہ تحری کری اور بنا کرے
جس طرف چاہے	اوسپر جو غالب ہو اوسکے ظن پر
المعانی البدلیہ	المعانی البدلیہ
	جب احرام باندھا ہو مطلق یعنی بدون قید
	حج کی یا عمرہ کے تو جایز ہے پھرنا اوسکا طرف
	حج کی یا طرف عمرہ کے یا طرف حج اور عمرہ
	دونون کے پھر اگر طواف کیا یا وقوف کیا عرفہ مین
	پہلی پھرنے کی کسی طرف نہ پھری گا احرام

نام اصحاب

ردّ علی اوسکو شمرو

ایک روایت میں متفق با امام ابوحنیفہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
	اوسکا ساتھہ نفس طواف اور وقوف کی بلکہ اگر پھیری گا اپنی احرام کو بعد طواف کی طرف حج کی واقعہ ہوگا طواف طواف قدوم سے المعانی البدیعہ
منعقد ہوا احرام اوسکا ساتھہ کل کے پھر جب شروع کیا ایک مین اون دونون مین سے ٹوٹ گیا دوسرا اور لازم ہوی اوسپر قضا دوسری کی اور اختلاف کیا ہے کہ کب ٹوٹ جاتا ہے پس کہا ابی یوسف نے کہ ٹوٹ جاتا ہے فی الحال اور کہا ابو حنیفہ اور محمد نے جب شروع کرے شہر مین پھر جب حاضر ہوا اپنے مکان مین نکل آیا دونون	جب احرام باندہا وے حج اور وے عمرہ اور اکٹھا کیا احرام باندہا ساتھہ حج کے پھر داخل کیا احرام اوسکا حج کا یا احرام باندہا ساتھہ عمرہ کے پھر داخل کیا اوسپر احرام اوسکا عمرہ کا نہ منعقد ہوا احرام اوسکا مگر ساتھہ ایک حج یا ایک عمرہ کی
	المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
	نہین جایز ہے داخل کرنا عمرہ کا حج پر صحیح تر قول پر دو قولون مین	الحاق ابو توبہ
جایز ہے داخل کرنا عمرہ کا حج پر	اور جایز ہے داخل کرنا عمرہ کا حج پر دوسرے قول مین —	
جایز ہے داخل کرنا حج کا عمرہ پر اور ہو جائیگا قارن	جب شروع کیا ہو عمرہ کے طواف مین نہ جایز ہوگا اوسکو داخل کرنا حج کا عمرہ پر	
المعانی البدیعہ	جب احرام باندھا ہو حج کا جایز نہوگا فسخ اوسکا طرف عمرہ کی جب احرام باندھے عمرہ کا حج کے مہینون مین کسی شہر سے شہرون مین یا اوس شہر کے میقات سے اور حج کری اوسی برس مین نہ لازم آئیگا اوسپر دم المعانی البدیعہ	

امام اعظم	امام مالک	دیگر علما
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی	
	متفق با امام ابو حنیفہ	
جایز ہے یہہ اوسکے لیے جسکے پاس ہدے ہو المعانی البدیعہ		
		نزدیک طاؤس کے لازم آئیگا اوسپر دم

احرام غلام وصبی

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
	صحیح ہے احرام غلام کا بدون مالک کے اذن کے
	جب احرام باندھا ہو غلام نے بغیر اذن مالک کے تو جایز ہوگا مالک کو نکال لینا اوسکو احرام سے
یہہ رجوع نکل آنا ہے غلام کا احرام سے المعانی البدیعہ	جب اذن دیا ہو اپنی غلام کو احرام کا اور بعد احرام باندھنے سے غلام کے مالک نے اذن اپنی کی رجوع کیا ہو نہیں صحیح ہے رجوع اوسکا اور نہ ہوگا یہہ رجوع نکل آنا غلام کا احرام سے المعانی البدیعہ

امام اعظم		دیگر علماء
ایک روایت میں ہے روایتوں میں ہے کہ		نزدیک اور اور اہل ظاہر کے نہیں صحیح ہے احرام اوسکا بغیر اذن اوسکے مالک کے۔
یہ ہے کہ نہیں جایز ہے مالک کو		
منع کرنا اوسکا احرام سے		
المعانی البدیعہ		المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
خریدار کو پھیر دینی کا اختیار ہوگا اور جائز ہوگا اوسکو غلام کو احرام سے نکالے	جب غلام نے احرام اپنی مالک کے اذن سے باندھا تھا پھر بیچ ڈالا ہو اوسکو مالک نے اوس حالت مین کہ خریدار کو اوسکی احرام کا علم نہ تھا خریدار کو اختیار ہوگا اوس غلام کی لینی اور پھیر دینی کا پس اگر راضی ہو گیا ہو خریدار اسیطور پر لینی مین نہ ہوگا خریدار کو اختیار اسکا کہ احرام سے نکالے اوس غلام کو
المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ
نہ کافی ہوگا یہہ احرام حج اسلام سے اور یہی قول ہے ایک جماعت کا زیدیہ مین سے اور نہین متصور ہے خلاف ساتھہ ابی حنیفہ کے مگر غلام مین اور رای پر صبی پس نہین صحیح ہے احرام اوسکا۔	جب احرام باندھا ہو صبی یا غلام نے پھر بالغ ہوا ہو صبی یا آزاد ہوا ہو غلام عرفہ مین کافی ہوگا اذن اور لوٹن کے لئے وہی احرام حج اسلام سے
	المعانی البدیعہ

امام شافعی	امام مالک
متفق با امام شافعی	متفق با امام ابو حنیفہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
نہین صحیح ہے حج صبی کا سوا اسکے نہین	کافی و صحیح ہے حج صبی کا
کہ اوسکو اذن دی ولی احرام کا تا کہ	کفارہ مین جنایت صبی کے احرام مین دو قول مین
سیکھے افعال حج کی اور بچی اوس چیز سے	ایک قول مین واجب ہے، کفارہ اوسکا
کہ بچتا ہی اوسی محرم پر اگر کری اون چیزون	ولی کے حال مین
مین سے کہ جسنے محرم بچتا ہے تو نہین ہے	دوسری قول مین واجب ہے، صبی کے
فدیہ ابسبب المعانی البدیعہ	حال مین - المعانی البدیعہ
جب گذر گیا صبی میقات سے اور پہر بالغ ہوا	جب گذر گیا صبی یا عبد میقات سے
صبی اور باندہا احرام اندر میقات کے	پہر بالغ ہوا صبی اور آزاد ہوا اور احرام
اور نہ لوٹا طرف میقات کی نہین لازم	باندہا انہین دونون نے اندر میقات کے
آئیگا دم اور عبد مین لازم آئیگا دم	لازم آئیگا اوسپر دم -
المعانی البدیعہ	کچھ نہین عبد پر اسلئے کہ منافع عبد حق غیر کا ہے
	اور اسی پر -
	صبی مین مخاطب اوسکا ولی ہی اعتبار نیت ولی کا ہے جبکہ
	نہ لوٹی ہون عبد اور صبی دونون طرف میقات کے المعانی البدیعہ

امام احمد		امام مالک
		متفق بقول اول شافعی
دونون مین دم نہین ہے	ابی ثور	جب گذر گیا عبد میقات سے اور آزاد ہوا عبد اور رہا مکہ احرام اندر میقات کے اور نہ لوٹا طرف میقات کی نہین لازم آئیگا دم اور جسی مین لازم آئیگا دم المعانی البدیعہ	

اگر احرام باندھا صغیر ہوشیار نے یا اوسکی طرف سے باپ نے اوسکا احرام باندھا
تو دونوں طرح سے صغیر محروم ہوگا اور باپ کو چاہیئے کہ صغیر کو لباس سے بر ہنہ
کرے اور اوسکو تہمد اور چادر پہناوے ہکذا فی المبسوط اور مبسوط کا کلام
اسپر دلالت کرتا ہے کہ احرام کرنا باپ کا صغیر کیطرف سے باوجود اوسکے
عقل اور ہوش کے صحیح ہے تو اوسکی بیہوشی اور نافہمی میں باپ کا احرام باندھنا
بطریق اولی صحیح ہوگا

پھر صغیر احرام باندھنے کے بعد بالغ ہوگیا یا غلام احرام باندھکر آزاد ہوگیا قبل
ٹھہرنے عرفات کے پھر اوسی اگلی احرام پر ہر ایک چلا گیا یعنی دوسرا احرام
نہ باندھا تو دونوں کا فرض حج ساقط نہوگا اسلئے کہ شروع سے نفل تھا پھر نفل کی
نیت سے فرض کیونکر ادا ہوتو بعد بلوغ اور آزادی حج کی فرض صغیر اور
عبد پر لازم آئیگا پھر اگر صغیر کے بعد بلوغ کی نیا احرام باندھا قبل وقوف عرفات کے
اور اس احرام جدید سے فرض حج کی نیت کی تو کافی ہے یعنی فرضیت ادا ہوگئی
احرام جدید اسطرح کرنا چاہیئے کہ میقات تک پلٹ جاوے اور وہاں دوسرا
احرام باندھکر حج کی نیت سے لبیک کہی اور اگر آزاد غلام اسطرح سے
نیا احرام باندھے گا تو اوسکو کفایت نکریگا یعنی اوسپر سے فرض حج ساقط نہوگا

اسواسطے کہ غلام پر نفل حج شروع کرنے سے لازم ہوگیا تو اوسکو
توڑ نہیں سکتا بخلاف صغیر اور کافر اور مجنون کے اسواسطے کہ
صغیر کا احرام لازم نہیں تو اوسکو احرام توڑنا جایز ہے اور
کافر کا احرام سری سے صحیح نہیں بسبب عدم اہلیت کے۔

از غایۃ الاوطار

احرام باندھے لڑکا تمیز والا ساتھ اذن ولی اپنے کے باتفاق آیمہ اربعہ
کے اور نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے نہیں ہے صحیح احرام لڑکے
تمیز والے کا بغیر اذن ولی اپنے کے مگر نزدیک مالکیون کے صحیح ہے
اور احرام باندھے لڑکی غیر تمیز والی سے ولی اوسکا اگرچہ ہووے
وہ ولی محرم اپنی نفس سے اور جسوقت ہووے وہ لڑکا محرم بالذات
یا محرم ساتھ احرام ولی اپنی کی کرے لڑکا وہ کام جو مقدر کیا گیا احرام کے
سبب سے اور اگر لڑکا عاجز ہو اسکی کرنے سے پس کرے ولی اوس لڑکی کا وہ کام
لڑکی کیجانب سے باتفاق آیمہ اربعہ کے اور نزدیک شافعیون اور حنبلیون اور
مالکیون کے صحیح ہے احرام غلام کا اذن سید ہو یا نہو اور نزدیک
حنفیون کے نہیں ہے صحیح از مناسک صغیر ابن جماعہ

حج واحرام نایب و اجیر

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
جایز ہی کہ حج کرے غیر کیطرف سے وہ	اصحاب ابی حنیفہ	نہیں جایز ہے اور یہ حجۃ الاسلام	ابن عباس
جسپر فرض حج یا نذر حج یا قضا حج	ابو یوسف ثمانی	یا عمرہ یا حج نذر یا حج قضا کہ	اوزاعی
ہو اور جب احرام باندہا ہے اوسنے غیر کیطرف سے	جعفر بن محمد	حج کرے غیر کیطرف سے پہر اگر احرام	اسحاق
واقع ہو وہ حج جسکی طرف سے کہ	شعبی	باندہ لیا واقع ہوگا حج اوسکے	
کہ احرام باندہا المعانی البدنیہ	عطا	نفس کے طرف سے نہ میت کیطرف سے	
	حسن بصری	المعانی البدنیہ	
نہ کفایت کریگا میت کیطرف سے	داؤد	صحیح ہے حج طرف سے زندہ اور مردہ کے	
حج کو اور پہیر دینا ہوگا نایب کو	اکثر علماء	جایز ہے مرد کو حج کرنے طرف سے اور	
حج وارثان میت سے لیا تہا		عورت کے اور جایز ہے عورت کو کہ	
المعانی البدنیہ		حج کرے طرف سے مرد اور عورت کے	
ساقط ہوجاتا ہی حج ساتہہ موت کے	زیدیہ	جسنے حج کیا میت کیطرف سے اور نذر کی	
پہر اگر وصیت کی ہو ساتہہ حج کے		حج کی کفایت کریگا میت کیطرف سے	
حج کرایا جاویگا اوسکی طرف سے اوسکی		حج کو حج کرایا جاویگا دسنات سے اور نہیں	ابن عباس
تہائی مال سے المعانی البدنیہ		ساقط ہوتا ہے حج ساتہہ موت کے واجب	اسحاق
		ہوچکی اور نہیں ہوسکتی ادا بالمعانی البدنیہ	ابی ہریرہ

امام احمد		امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی	ابن عباس	متفق با امام ابو حنیفہ	نزدیک ثوری اور باقی زیدیہ کے سوا اہل کے
دوسری روایت میں	واؤد		جائز نہیں ہے کہ حج کرے غیر کیطرف سے اگر قادر ہو
نہ واقع ہوگا اوسکی			حج پر اپنی طرف سے اور اگر غیر قادر ہو واسطے
طرف سے نہ اوسکی غیر کی			معیا کرنے زاد اور راحلہ کے جایز ہے اوسکو
طرف سے			کہ حج کرے غیر کیطرف سے المعانی البدیعہ
			نزدیک اصم کے نہیں ہے صحیح حج طرف سے
			زندہ اور مردہ کے
			نزدیک حسن بن صالح کے مکروہ ہے کہ حج کرے
			عورت طرف سے مرد کی المعانی البدیعہ
		متفق با امام ابو حنیفہ در باب	
		اسقاط حج ساتھ موت کے	

امام ابو حنیفہ		امام شافعی
نہین جایز ہے استیجار حج پر المعانی البدیعہ		جایز ہے استیجار یعنی اجرت مین مقرر کرنا کسیکا اوپر حج کے المعانی البدیعہ جب کہا ہو کسی نے کہ حج کرانا میری طرف سے بعوض سو درہم یا بیاج کی اجرت مین مقرر کیا جاوے حج کرنیوالا اوسکی طرف سے بعوض سو درہم یا بیاج کے اور اگر ہون سو درہم یا بیاج اجرت مثل کے اور اگر زاید ہو سو درہم یا بیاج پر اجرت مثل کے تو ہوگی زیادت ثلث مال سے اور اجرت مثل کے اصل مال سے ۔ المعانی البدیعہ
پہیرہ دی ساری اجرت کو المعانی البدیعہ	ابی ثور	جب احرام باندہے اجیر یعنی اجرت مین مقرر کیا گیا حج کرنیکے لئے اندر میقات سے لازم ہوگا اوسپر دم اور پہیرہ دینا اجرت کا بقدر اوس مسافت کے کہ درمیان مین ہے میقات اور اوسجگہ کے جہان سے احرام باندہا ہے

امام احمد

مستقی بامام ابو حنیفہ حج کرایا جاوے
اوسکی طرف سے ایک حج اور جو بچے پھر اوسکے
طرف اوسکی وارث کی —

المعانی البدیعہ

نوری

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
	جب احرام مین مقرر کیا ہو دو آدمیون نے ایک ایک کی طرف سے حج کا تا کہ احرام باندہے ایک کی طرف سے حج کا اور دوسرے کیطرف سے عمرہ کا پہر احرام باندہے اوسنے حج اور عمرہ کا عمدًا نہ صحیح ہوگا احرام اوسکا دونونکی طرف سے اور واقع ہوگا احرام اوسکا خود اوسکی طرف سے
لازم ہے اعادہ حج کا اوسپر	جب نایب کیا بیمار مایوس نے پہرا چاہا ہوگیا نہین ہے اعادہ حج کا اوسپر
المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
		نزدیک سابق نور کی صحیح ہو جائیگا احرام اوسکا اون دونون کی طرف سے اور اسیکو اختیار کیا ہے ابن المنذر فی المعانی البدیعہ
متفق با امام شافعی		

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
متفق با مام شافعی بروایت اصول اور روایت نادر مین ابو حنیفہ سے کرروایت کیا ابی لیلے محمد نے یہہ ہے کہ نہین ہوتی ہے نیابت حج مین اور جبکہ نایب کیا ہو کسی کو حج مین اور اوسنے حج کیا ہو تو ہوگا حج نایب کا اور مستحق صرف ثواب خرچ دینی کا ہوگا المعانی البدیعہ	ہوتی ہے نیابت حج مین اور واقعہ ہوتا ہے حج نایب کا جانب میت کے اور یہی روایت اصول ہے نہین جایز ہے واسطے اوسکے استدامت قدرت کہنے والے کو کہ نایب مقرر کرے حج نفلی مین المعانی البدیعہ
جایز ہے جبکہ مرا یوس اور وصیت کی ہو اوسنے اپنی طرف سے حج نفلی کرانے کی آیا صحیح ہے نایب کرنا حج مین اوسکی طرف سے یا نہین۔ صحیح ہے نایب کرنا حج مین اوسکی طرف سے المعانی البدیعہ،	شافعی کے دو قول ہین اسمین ایک قول مین صحت ہے دوسرے قول مین عدم صحت اور اصح دونون قولون مین قول صحت ہے مریض جب کہ نہو مایوس اپنی زندگی سے نہین جایز ہے اوسکو یہہ کہ نایب کرے پھر اگر بدون مایوسی کے نایب کیا حج مین اور نایب نے حج کیا ہو طرف سے میت کی تو اگر اچھا ہو گیا مریض لازم ہوگا اوسپر اعادہ حج کا اور اگر مر گیا کافی ہوگا اوسکو حج کرانا نایب کا اور یہی مختار محبوبی کے ہے المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک
متفق با امام شافعی	
متفق با امام ابوحنیفہ	متفق با امام ابوحنیفہ
متفق با امام شافعی	

امام ابو حنیفہ		امام شافعی
جب عمرہ کرے کوئی شخص اپنی طرف سے میقات سے پہر حج کرے غیر کی طرف سے مکہ سے یا حج کرے اپنی طرف سے میقات سے پہر عمرہ کرے غیر کی طرف سے اندر حل سے نہین ہے دم اوسپر ان دونون صورتون مین۔ المعانی البدیعہ		ان دونون صورتون مین اوسپر دم لازم ہے المعانی البدیعہ
جبکہ احرام باندہا اجیرنے اندر میقات کے تو لازم ہے کہ پہیرے سارا اجرت المعانی البدیعہ	ابی لیلیٰ	جبکہ احرام باندہا اجیرنے اندر میقات کے لازم آئیگا اوسپر دم اور بقدر اوس مسافت کی پہیرے دیا اجرت سے کہ درمیان میقات کے ہے اور درمیان اوس جگہ کے کہ احرام باندہا ہے اوس جگہ سے۔ المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ		امام شافعی		امام احمد
اجیر حرام باندھا اوسکے شہر سے	ناظر زید دین سے	جب جا رہین لیا کسی حج کے	اور یہی صحیح ہے	
اور وہی صحیح ہے مذہب زید یہ	صاحبین ہادی	لئے اور مطلق چھوڑا احرام باندھنے	مذہب	
مین سے المعانی البدیعہ		اجیر میقات سے اور ہوگا اس	موید سے	
واقع ہوگا احرام وسکا جو اوسکی		مال سے المعانی البدیعہ		
طرف سے اور نہ جایز ہوگا اوسکو		جب جو رد اجیر مقرر کیا گیا اسلئے		
بھیرنا اوسکا غیر طرف کے ابی یوسف		کہ احرام باندھے طرف سے		
المعانی البدیعہ		دو شخصون کی پس احرام باندھا		متفق با امام ابو یوسف حنفی
		طرف سے ایک کی بدون تعین		
		کے پس منعقد ہوا احرام اوسکا		
		اور جایز ہے اوسکو پھیرنا		
		جسکی طرف چاہے۔		
		المعانی البدیعہ		

بیان اسکا کہ تمتع افضل ہے یا قران

بعد دو رکعت نماز کے احرام باندھنا ساتھہ نسک معین کے چاہیے
اگرچہ صحت احرام نسک معین پر موقوف نہین چنانچہ ذکر اسکا صحت
احرام مین مفصل بیان ہوا ہے نسک بمعنی مطلق عبادت کے ہے
لیکن حج وغیرہ مین کثیر الاستعمال ہے ۔
احرام مبہم مین قباحتین ہین محرم نسک معین کی رو سے تین طور پر
ہوتا ہے مفرد بالحج و قارن ۔ و متمتع ۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
قارن تھے یا متمتع اور کہ قران افضل ہے تمتع سے یا تمتع افضل ہے قران سے
اختلاف ہے امام اور صاحبین کے نزدیک قران افضل ہے تمتع اور افراد
اور عمرہ سے اس حدیث کی دلیل سے کہ میرے پاس ایک آنیوالا
میرے رب کے پاس سے آیا اور مین عقیق مین تھا سو اوسنے کہا کہ اے
آل محمد تم حج اور عمرہ کا ساتھہ ہے احرام باندھو اور اسواسطے کہ قران
زیادہ مشقت والا ہے تمتع وغیرہ سے لفظ دانا بالعقیق اور رمعاً
حدیث مین داخل نہین طحطاوی نے ام سلمہ سے یون روایت کی
سمعت رسول اللہ علیہ وسلم یقول اہلوا یا آل محمد بعمرۃ فی حجۃ یعنی سنا مین نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اتانی آتٍ من ربی فقال صل فی ہذا الوادی المبارک وقل عمرۃ فی حجۃ۔

میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب آپ عقیق میں تھے میرے پاس آج رات ایک آنیوالا میری رب کیطرف سے آیا اور کہا کہ اس وادی مبارک میں نماز پڑھ اور کہہ کہ عمرہ ہے حج میں ملا ہوا اور صحیحین میں انس سے روایت ہے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بالحج والعمرۃ یقول لبیک حجۃً وعمرۃً کذا فی البرہان یعنی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لبیک کہتے تھے حج اور عمرہ کے لئے یعنی فرماتے تھے لبیک حجۃً وعمرہ یعنی میں حاضر ہوں اور یہ حج اور عمرہ ہے۔ عقیق ایک جگہ کا نام ہے مدینہ کے پاس والصواب انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام احرم بالحج ثم ادخل علیہ العمرۃ لبیان الجواز فصار لہ قرانا اور قول فیصل یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے اول احرام حج کا کیا پھر عمرہ کو حج مین داخل کرلیا واسطے
بیان جواز کے تو اب قران ہو گیا م کفار عرب عمرہ کرنیکو
موسم حج مین بڑا گناہ جانتے تھے لہذا نبی علیہ السلام مامور
ہوے کہ حج کے ساتھہ عمرہ بھی ملادین تا اونکا گمان باطل ہو جاوے
مجید الدین فیروز آبادی نے اس مقام کو سفر السعادت مین خوب
محقق بیان کیا ہے خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
احرام مین اختلاف ہے بیشتر احادیث صحیحین مین کہ شمار مین ۲۰ سے
زیادہ ہین یون مصرح ہے کہ احرام حج اور عمرہ کا معًا تھا یعنی قران تھا
اور اکثر احادیث مین یون ہے کہ فقط حج کا احرام تھا اور بعضے احادیث
مین تمتع بھی ثابت ہے تو ان احادیث مختلفہ کا طریق توفیق یہہ ہے
کہ اول فقط حج کا احرام باندھا تھا بعد اسکے عمرہ کو بھی اوسمین داخل
کرلیا تو قران ہو گیا اور تمتع سے تمتع اصطلاحی مراد نہین بلکہ تمتع لغوی
مراد ہے یعنی فائدہ لینا اسواسطے کہ قران کے انتفاع مین شک
نہین کہ ایک احرام مین دو عبادتین ادا ہو گئین حج بھی اور عمرہ
بھی اور اصحاب رضی اللہ عنہم تین قسم تھی بعضے قارن تھے اور بعضون

نے فقط احرام حج کا کیا تہا لیکن اونکے ساتہہ ہدی تہی تو یہہ دونون
قسم کے لوگ اپنے احرام پر قایم رہی یوم النحر تک اور بعضون نے
فقط حج کا احرام باندہا تہا لیکن اونکے ساتہہ ہدی نہ تہی اونکو
حکم ہوا کہ حج کو عمرہ کر ڈالین یعنی عمرہ کرکے احرام اوتارین پہر مکہ سے
حج کے واسطے دوسرا احرام باندہین فسخ کرنا حج کا عمرہ سے اسیکو
کہتے ہین ثم التمتع ثم الافراد پہر قران کے بعد تمتع افضل ہے پہر
فراغ حج نرے عمرہ سے افضل ہے ۔ از غایت الاوطار ۔

اور روایت ہے عایشہ سے کہ کہا نکلے ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے حجۃ الوداع مین پس بعضی ہم مین سے وہ تہے کہ احرام باندہا
ساتہہ عمرہ کی فقط اور بعضے ہم مین سے وہ تہے کہ احرام باندہا ساتہہ
حج کے یعنی نرے حج کا یا حج اور عمرہ کا پس جب آئی ہم مکہ مین فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے احرام باندہا ہے عمرہ کا
فقط اور نہین ہدی لایا پس چاہیئے کہ حلال ہوجاوے یعنی احرام سے
نکل آوے ساتہہ سر منڈانیکی یا بال کتروانیکی اور جسنے احرام باندہا ہے
عمرہ کا اور ہدی بہی ساتہہ لایا ہے پس چاہیئے کہ احرام باندہے حج کا

ساتھہ عمرہ کی یعنی داخل کرے حج کو عمرہ مین پس ہووے قارن پھر
نہ نکلی احرام سے یہانتک کہ حلال ہو ۰ ونوسنے یعنی تمام کرے افعال
حج اور عمرہ کی ۔ عبدالحق وملا علی قاری
اور ایک روایت مین ہے کہ پس نہ حلال ہو یہانتک کہ حلال ہو
ساتھہ ذبح کرنے ہدی اپنی کے یعنی دن عید کے اور جسنے احرام
باندہا ہے حج کا یعنی برابر ہے ہدی ساتھہ لایا ہو یا نہ لایا ہو حج کے
ساتھہ احرام عمرہ کا باندہا ہو یا نہ باندہا ہو پس چاہیئے کہ تمام کرے حج اپنا
مگر جو کوی حکم کیا گیا فسخ کرنے حج کا ساتھہ عمرہ کے وہ نہ تمام کرے
کہا حضرت عایشہ نے پس حایض ہوی مین اور نہ طواف کیا تہا
مینے خانہ کعبے کا یعنی واسطے عمرہ کے اور نہ سعی کی تہی مینے درمیان
صفا اور مروی کے یعنی اسلئے کہ نہین صحیح ہوتی سعی مگر بعد طواف کے
والا حیض مین سعی نہین منع پس ہمیشہ رہی مین حایض یہان تک کہ ہوا
دن عرفہ کا اور نہین احرام باندہا تہا مینے مگر عمرہ کا پس حکم فرمایا
مجکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ کہولو سنین سر اپنا اور
کنگہی کرون مین یعنی نکالون مین احرام عمرہ کے سے اور مباح کرون

اون چیزون کو کہ حرام ہوتین تہین بسبب احرام کے اور احرام باندہنون
حج کا بعد اسکے اور چھوڑدون مین عمری کو یعنی پہر جب فارغ ہون
حج سے تو احرام قضا عمری کا کرون پس کیا مینے یہان تک کہ ادا کیا
مینے حج اپنا بہیجا ساتہہ میرے عبدالرحمن بہتی ابی بکر کے کو اور حکم
کیا مجکو یہہ کہ عمرہ کرون مین بدلی عمری اپنی کے تنعیم سے کہا حضرت
عایشہ نے پس طواف کیا خانہ کعبہ کا اون شخصون نے کہ احرام باندہا تہا
ساتہہ عمرہ کی یعنی طواف عمرہ کا کیا اور سعی کے درمیان صفا اور مروی کے
پہر احرام سے نکلی پہر کیا اور طواف پیچہے اسکے کہ پہری مناسی یعنی طرف
مکی کے اور یہہ طواف حج کے لئے کیا کہ اوسکو طواف افاضہ کہتے
ہین اور جن شخصون نے جمع کیا تہا حج اور عمری کو پس اترے نہین کہ کیا
اونہون نے طواف ایک فصل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف تنعیم نام ایک
جگہہ کا ہے کہ تین کوس مکے سے ہے خارج حد حرم سے یعنی حل مین ہے
اور احرام عمری مین شرط ہے کہ حل سے باندہا جاوے خواہ احرام
باندہنے والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سے باندہے
اور غیر مکی حل سے اور جن شخصون نے جمع کیا تہا حج اور عمرہ کو یعنی ابتدا

یا داخل کیا ایک کو دوسرے مین اونہون نے ایک ہی طواف
کیا یعنی دن نحر کے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ہماری نزدیک
لازم ہین قارن کو دو طواف کرنے ایک طواف عمرہ کے لئے جبکہ
داخل ہو مکہ مین اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کے حج کے لئے
حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن
تھے اور وہ جبکہ مکے مین تشریف لائی تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ
کیا بعد وقوف کے اور دار قطنی نے ایک روایت نقل کی ہے اوسکا
حاصل بھی یہی ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار سعی کرے
صفا اور مروی مین اور حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہما سے بھی اسیطرح منقول ہے کہ قارن دو طواف کرے اور دو بار
سعی ملا علی قاریے —

اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فائدہ اوٹھایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ساتھہ عمرہ کی طرف حج کی یعنی اول
عمرہ کا احرام باندہا اور پھر حج کا پس پیچھے ساتھہ اپنے ہدی ذی الحلیفہ
سے کہ نام ایک جگہہ کا ہے وہین حضرت نے احرام باندہا تہا اور

شروع کیا پس احرام باندھا ساتھہ عمرہ کی پھر احرام باندھا ساتھہ حج
کے پس تمتع کیا لوگون نے ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عمرہ کے
طرف حج کی یعنی ملایا عمرہ کو طرف حج کی پس تھے بعض لوگون مین سے
یعنی جنہون نے کہ احرام عمرہ کا باندھا تھا وہ کہ ہدی لائے اور بعضے
اون مین سے وہ تھے کہ نہین ہدی لائے پس جبکہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ مین فرمایا واسطے لوگونکے یعنی عمرہ کرنیوالونکی جو ہے تم مین سے
ہدی لایا پس وہ نہ حلال ہووے کسی چیز سے کہ باز رہا ہے اوسی
یعنی احرام سے نہ نکلی یہان تک کہ ادا کرے حج اپنا اور جو شخص
کہ ہو تم مین سے ہدی نہ لایا پس طواف کری خانہ کعبہ کا یعنی طواف
عمرہ کا کرے اور سعی کرے صفا اور مروہ مین اور کتروا دے
بال اور چاہیے کہ نکلی احرام سے یعنی احرام عمرہ کے سے یعنی
جو چیزین منع تھین احرام مین وہ اب مباح ہوئین پھر احرام کری ساتھہ
حج کے یعنی زمین حرم سے اور ذبح کرے ہدی یعنی دن نحر کے
بعد رمی جمار کے پہلے سر منڈانی کی کہ واجب ہے ہر متمتع کو واسطے
شکرگذاری اس نعمت کی کہ توفیق ادای عمرہ اور حج کی ہوی پس جو

شخص کہ نپاوے ہدی پس چاہیے کہ روزے رکھے تین دن حج
حج کے یعنی حج کے مہینون مین بعد احرام کے پہلی دن نحر کے
اور افضل یہہ ہے کہ ساتوین آٹھوین نوین کو رکھین اور سات دن
جبکہ پھر ہی طرف اہل اپنی کی یعنی فارغ ہوا افعال حج سے اگرچہ
مکی ہین ہو پھر طواف کیا حضرت نے خانہ کعبہ کا جبکہ آئے مکہ پر پہلے
طواف عمرہ کا کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلے سب چیزون سے یعنی افعال
جو طواف کے ہین اونمین سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا بعد
پھر جا ہی چلے طواف کرنے مین تین بار اور چار بار چلے اپنی چال
یعنی ایکبار جو گرد خانہ کعبہ کے پھرتے ہین اوسکو شوط کہتے ہین پس سات
شوط بطور مذکور کے اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہے پھر پڑھی
نماز نزدیک مقام ابراہیم کے دو رکعت اوسوقت کہ پورا کیا طواف
اپنا گرد خانہ کعبہ کے پھر سلام پھر یعنی صلوۃ الطواف پڑھی کہ وہ واجب
ہے ہماری نزدیک پھر پھرے یعنی خانہ کعبہ سے اور آئے صفا پر پھر
پھرے صفا مروی مین سات بار پھر نہ حلال ہوئی کسی چیز سے کہ باز
رہے تھی اوس سے یعنی احرام سے نہ نکلی یہان تک کہ تمام کیا حج اپنا

اور ذبح کی ہدی اپنی دن نحر کے یعنی دسویں ذیحجہ کو پس آپ حلال
ہوی ساتھہ حلق کے ہر چیز سوای جماع کے اور طلی یعنی مناسی مکی مین
آئی پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پھر حلال ہوی ہر چیز
سے کہ باز رہی تہی اوس سے یعنی اب جماع کرنا بہی حلال ہوگیا اور
لیا مانند اوس چیز کے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
شخص نے کہ لایا تہا ہدی صحابہ مین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم متمتع تہے اور صحیح تر یہ ہے کہ حضرت قارن تہے تاویل اسکی
یہ ہے کہ مراد تمتع سے تمتع لغوی ہے یعنی نفع اوٹہانا اور رود قران مین
موجود ہے کہ قارن منتفع ہوتا ہے عمری کرساتہہ حج کے عبد الحق و ملا علی قاری
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ عمرہ ہے کہ فائدہ اوٹہایا ہمنے ساتہہ اسکے پس جو شخص کہ نہو ہاس
اوسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہوجاوے سب طرحکا حلال ہونا اسلئے کہ تحقیق
عمرہ کرنا داخل ہوا یعنی جایز ہوا بیچ مہینون حج کے روز قیامت تک نقل
کی یہ مسلم نے

ف یہان تک ہے

تمتع سے مراد تمتع لغوی ہے یعنی فائدہ اوٹھانا اور باقی شرح اس حدیث
کی اوپر ذکر ہو چکی ہے ۔ ملا علی قاری

روایت ہی عطار سے کہ کہا سنا میں جابر بن عبداللہ کو بیچ کتنی آدمیون کے
کہ شریک تھے میری ساتھ سننے مین کہا جابر نے کہ احرام باندھا ہمنے یعنی صحابہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے ساتھ حج کے خالص تر یعنی بغیر آمیزش
عمرہ کی کہا عطار نے کہ کہا جابر نے پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت
صبح چوتھی تاریخ کی گذری تھی ذیحجہ کے پس حکم کیا ہمکو یہہ کہ حلال
ہو جاوین ہم کہا عطاء نے فرمایا حضرت نے کہ حلال ہوؤ اور پہنچو
عورتون کے پاس یعنی اونسے بھی صحبت کرو کہا عطار نے اور نہ واجب
کی حضرت نے صحبت کرنے اوپر تو لیکن حلال کر دین عورتین اوپر
یعنی حلال ہونے کا امر وجوب کے لئے تھا اور صحبت کرنیکا اباحت
کے لئے پس کہا ہمنے یعنی بطریق تعجب کے جبکہ نہ رہین درمیان
ہمارے اور درمیان عرفہ کے مگر پانچ راتین حکم کیا ہمکو یہہ کہ صحبت
کرین ہم اپنی بیویونسے پھر حاضر ہون میدان عرفہ مین اس حالت سے
کہ ٹپکاتے ہین عضو مخصوص ہماری منی کو یعنی قریب جماع کے ہونگے

اور اسکو عیب گنتے تھے جاہلیت مین بلکہ باعث نقصان کا جانتے
تھے حج مین کہا عطا نے کہ اشارہ کیا جابر نے ساتھ ہاتھ اپنے
کے گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف اشارہ کرنے اونکے کے ساتھ
ہاتھ اپنے کے کہ ہلاتے تھے اوسکو کہا جابر نے پس کھڑے ہوی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی خطبہ کہنے کو پس فرمایا
کہ تحقیق جانا تمنے کہ تحقیق مین بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہارے
خدا سے اور بہت سچا ہون مین تم مین اور بہت نیک ہون تم مین
اور اگر نہوتی ہدی میرے ساتھ البتہ حلال ہوجاتا مین جیسیکہ حلال
ہوی ہو تم اور اگر پہلے سے جانتا مین کام اپنی سے اوس چیز کو
کہ پیچھے جانا مین سے نہ لاتا مین ہدی کو یعنی اگر مین جانتا کہ تمپر
احرام سے نکلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتھ نہ لاتا اور مین بھی
احرام سے نکل آتا پس حلال ہوجاؤ پھر حلال ہوے ہم اور سنا
ہمنے اور اطاعت کی ہمنے کہا عطا نے کہ کہا جابر نے پس آئی
حضرت علی کام اپنے سے یعنی یمن کے قاضی وغیرہ جو ہوکر گئے
تھے وہانسے آئی پس فرمایا حضرت نے ساتھ کس چیز کے احرام

باندھا تھے کہا ساتھ اوس چیز کے کہ احرام باندھا ساتھ اوسکے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ پس ہدی ذبح کرنا یعنی دن نحر کے کہ قارن کو واجب ہے
اور ٹھیری رہو حالت احرام مین یعنی اب جیسکہ مینی کیا ہے کہا
جابر نے کہ لائے واسطے حضرت کے یا واسطے اپنی حضرت علی
ہدی پس کہا سراقہ بیٹی مالک بیٹی جعشم کے نی یا رسول اللہ
ایا واسطے اس سال کے ہے یا ہمیشہ یعنی جایز ہونا عمرہ کا حج کے
مہینون مین اسی سال ہے یا ہمیشہ فرمایا ہمیشہ کو نقل کی یہہ مسلم نے
ف ساتھ حج کی خالص یہہ بات جابر نے بحسب زعم اپنی کے
کہی اسلئے کہ حضرت عائشہ کی روایت مین اوپر گذر چکا ہے کہ
بعضون نے نری عمرہ کا احرام باندھا اور بعضون نے حج اور
عمرہ کا اور بعضون نے نرے حج کا یا مراد صحابہ سے اکثر صحابہ
یا بعض صحابہ ہین یا وہ صحابہ مراد ہین کہ ہدی ساتھ نہین لائے تھے
اور یہہ ظاہر تر ہے اور اشارہ کیا جابر نے یعنی تشبیہ دی ستر
کے ہلنی کو ساتھ ہاتھہ کے ہلنے کے کہ اسطرح ستر ہلتا جاوے

عادت عرب لکھی ہے کہ کلام کے کرنے مین اشارہ ساتھہ اعضاء
کے کرتے ہین عبد الحق

اور روایت ہے عایشہ سے یہہ کہ اونہون نے کہا آئی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جو ہی تاریخ کہ گذری تھی زینجہ سے یا پانچوین
پہر آئے میری پاس اس حالت مین کہ غصی تھے پس کہا میںنے
کسنے غصہ دلایا آپ کو یا رسول اللہ داخل کرے اوسکو اللہ آگ مین
فرمایا کیا نہین جانتی تو کہ تحقیق مین نے حکم کیا لوگونکو یعنے بعضونکو
ساتھہ ایک امر کے یعنی توڑنے حج کے ساتھہ عمری کے پہر وہ تردد
کرتے ہین اور اگر تحقیق مین پہلے سے جانتا کہ حم اپنی سے اوس
چیز کو کہ پیچھے جانی میںنے نہ لاتا مین ہدی اپنے ساتھہ یہان تک
کہ خریدتا مین اوسکو یعنی مکہ مین یا راہ مین پہر حلال ہوتا جیسے حلال
ہوے لوگ نقل کی یہہ مسلم نے ۔ از مظاہر الحق

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
	مختلف ہین تین قول اسمین کہ افراد و تمتع و قران مین افضل کیا ہے صحیح ترتین قولون مین یہہ ہے کہ افراد افضل ہے	اور زاعی زید بن علی اکثر علماء
نزدیک ابی یوسف اور ابن حی کے تمتع بمنزلہ قران کے ہے۔ قران افضل ہے	دوسرا قول یہہ ہے کہ تمتع افضل ہے	ناصر زیدیہ باقر صادق احمدین عیسی توری زفر یحیی زیدیہ مزنی ابو اسحاق مروزی ابن المنذر
	تیسرا قول یہہ ہے کہ قران افضل ہے	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
+	قولا متفق ساتھہ اول شافعی کے	مکروہ رکھا ہی قول رسی نے اوسکو کہا جاوے بعض اونکا افضل ہے بعض سے نزدیک ابی عبداللہ الداعی زیدیہ مین سے قران افضل ہے اوسکے لئے کہ حج کرچکا ہو اور افراد افضل ہے اوسکے لئے کہ حج نکیا ہو اوسنے جیسا کہ مذہب قاسم اور یحیی کا زیدیہ مین سے کہ افراد افضل ہے

امام شافعی

پس حاصل ہوگا خلاف شافعیہ کا ساتھ ابی حنیفہ کے تین جگہہ۔

ایک جگہہ اوسمین سے یہہ ہے کہ اصح نزدیک شافعی کے یہہ ہے کہ افراد افضل ہے اور نزدیک ابی حنیفہ کے قران افضل ہے۔

دوسری جگہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک شافعی کے مفرد تھے اور نزدیک ابی حنیفہ کے قارن۔

تیسری جگہہ یہہ ہے کہ دم جو قران سے واجب ہے نزدیک شافعی کے دم جبر و نقصان ہے نزدیک ابی حنیفہ کے دم شک ہے۔

تمتع اور قران جایز نہین بالاجماع بدون کراہت کے۔

بیگر علما نزدیک عمر اور عثمان و سلیمان بن یسار اور اسحاق
قران مکروہ ہے —

نزدیک امامیہ کے تمتع لازم ہے اور نہین کافی ہے اسکو ساتھ
تمکن کے غیر اوسکا اور صفت تمتع نزدیک امامیہ کے یہہ ہے کہ احرام
باندہے میقات سے عمرہ کا پہر طواف کرے اور سعی کرے اور
نکل آوے احرام سے اور پہر جب دن ہو ترویہ کا وقت زوال کے
کے احرام باندہے حج کا مسجد الحرام سے اور لازم ہے اوسپر دم
تمتع کا پس اگر معدوم ہو ہدی اور پاس ہو مول اوسکا چھوڑ دے
اوسکو اوسکے پاس جسپر اعتماد ہو اہل مکہ مین سے تاکہ ذبح کرے
اوسکی طرف سے درازی ذی حجہ تک پہر اگر نہ قدرت ہو اوسکی
تاخیر کرے اوسکی ایام تحر تک سال آیندہ کے اور جو نہ پاوے ہدی
اور مول اوسکا روزہ رکہے اس دن کے ایک دن پہلے یوم ترویہہ
سے اور دن ترویہہ کے اور دن عرفہ کے اور جسکو فوت ہو جاوے
یہہ روزہ رکہے تین دن تشریق کے اور باقی دس دن کے روز وطن سے
جب لوٹ جاوے اپنی گہر والون مین —

اور تنہا کرنا حج کا اور عمرہ کا سال حج مین بہتر ہے قران اور تمتع سے
نزدیک شافعیونکے اور کہا مالکیون نے مطلقا کہ افراد افضل ہے قران
اور تمتع سے اور نزدیک حنفیونکے قران بہتر ہے افراد اور تمتع سے
اور نزدیک حنبلیون کے تمتع افضل ہے قران اور افراد سے
از مناسک صغیر ابن جماعہ

تمتع

تمتع باعتبار لغت یا متاع سے ہے یا متعہ سے ہے اور وہ بمعنی نفع
لینے کی ہے یا نفع پہونچانیکی اور اصطلاح شرع مین تمتع یہہ ہے
کہ عمرہ کیا جاوے یا عمرہ کو اکثر شوط یعنی چار شوط کئے جاوین
حج کے مہینون مین سوا اگر قبل اشہر حج کے طواف کریگا تو تمتع
نہ ثابت ہوگا ۔

متمتع کی تعریف

متمتع وہ ہے جو لائے اعمال عمرہ کے اشہر حج مین یا طواف کرے
اکثر طواف عمرہ کا اشہر حج مین پہر احرام باندہے حج کا اور حج
کرے اوسی سال مین پہلے اس سے کہ عود کرے طرف اہل کی الا ام

یعنی عود کرنے صحیح کرا یسا ہی ہے قاضی خان مین برابر ہے کہ نکلے احرام
اول سے یا نہ نکلے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور نہین ہے شرط
تمتع سے وجود احرام عمرہ کا اشہر حج مین بلکہ شرط تمتع ادائی عمرہ یا ادائی
اکثر طواف عمرہ ہے اشہر حج مین پس اگر طواف کیا ہو تین شوط رمضان
مین پھر داخل ہو گیا ہو شوال پس طواف کیا ہو چار شوط باقی شوال
مین پھر حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا متمتع ایسا ہی ہے فتح القدیر مین
پس اگر طواف کیا ہو متمتع نے اکثر طواف عمرہ کو پہلے اشہر حج سے
اور حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا متمتع اور ہوگا مفرد ساتھہ عمرہ کے
اور مفرد ساتھہ حج کے اور نہ واجب ہوگی اوسپر ہدی ایسا ہی ہے
ظہیریہ مین اور نہین شرط ہے کہ جس سال مین احرام عمرہ کا باندھا ہو اوسی
سال مین حج کرے بلکہ شرط یہہ ہے کہ جس سال مین عمرہ کیا ہو اوسی
سال مین حج کرے یہان تک کہ اگر احرام باندھا ہو رمضان مین اور
اقامت کی ہو اپنی احرام پر شوال سال آیندہ تک پھر سال آیندہ مین
طواف عمرہ کا اشہر حج مین کیا ہو پھر حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا
متمتع ایسا ہی ہے بحر رائق مین عالمگیریہ —

الامام صحیح یعنی لوٹ جانا اپنے اہل مین بطور صحیح یہہ ہے کہ جاوی اپنی
اہل مین بعد حلق سکے حرم مین اور نہو کہ سوق ہدی کے ہو اسی لیئے
کہ عود طرف مکہ کے غیر مطلوب ہے اس سے رد المحتار
اور الامام غیر صحیح یہہ ہے کہ عود کرے طرف مکہ کی مطلوب ہو اسی خواہ
اسطرح کہ سوق ہدی کے ہو اسی لیئے کہ ہدی اوسکے مانع ہے
تحلل سے پہلے دن نحر کے یا اسطرح کہ چلا گیا ہو اپنی اہل مین پہلے
حلق سے حرم مین اسلیئے کہ لوٹ جانیکا طرف حرم کے استحقاق ہے
اسپر واسطے حلق کے حرم مین وجوباً نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے اور
استحباباً نزدیک ابی یوسف کے اور داخل ہے سفر واحد رد المحتار ملخصاً
حکماً مین یہہ کہ ہو کوفی پھر جب عمرہ کر چکا ہو چلا گیا ہو بصرہ مین یعنی اپنی
اہل مین نہ گیا دوسری جگہہ گیا ہو جیسا کہ رد المحتار اور طحطاوی سے
معلوم ہوتا ہے جانتو کہ جو مذکور ہین شرطین الامام صحیح کے وہ صرف
آفاقی مین ہین اور مکی مین یہہ شرط نہین ہے بلکہ الامام مکی کا صحیح ہے
مطلقاً بسبب عدم قصور ہونے اوسکے عود کے طرف حرم کے غیر استحقاق
کیا گیا اوسپر اسلیئے کہ وہ حرم مین ہے برابر ہے کہ حلال ہو جاتا ہو سوق

ہدی کے ہو یا نہ کی ہو اور اسلیئے نہین صحیح ہے تمتع مکی کا مطلقاً جیسا
کہ قریب ہے کہ آئیگا — رد المحتار

اور جبکہ عمرہ کیا ہو اشہر حج مین پھر حلال ہو گیا ہو عمرہ سے اور لوٹ گیا ہو
اپنی اہل کیطرف پھر حج کیا ہو اوسی سال مین نہ ہوگا متمتع اور جبکہ عمرہ کیا ہو
اشہر حج مین اور طواف کی تین پھیری کرکے حلال ہو گیا ہو اور لوٹ گیا ہو
طرف اپنی اہل کے پھر لوٹ آیا ہو طرف مکی کی اور ادا کیا ہو باقی چار
پھیرون طواف عمرہ کو اور حلال ہوا ہو بعد اوسکے اور حج کیا ہو اوسی
سال تو وہ متمتع ہے اور اگر ہو کہ طواف کیا ہو چار پھیری پر پھر حلال ہو کے
لوٹ گیا ہو اپنی اہل مین پھر لوٹ آیا ہو طرف مکہ کی اور ادا کیا ہو باقی
تین پھیرون طواف عمرہ کو اور حلال ہوا ہو اور حج کیا ہو اوسی سال مین
ہوگا متمتع ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور اگر عمرہ کیا ہو اشہر حج مین پھر
لوٹ گیا ہو طرف اپنی اہل کے پہلے حلال ہونیکے عمرہ سے اور آیا اہل مین
حالت احرام مین پھر لوٹ گیا ہو ساتھ اوسی احرام کے پھر تمام کیا ہو اپنی
عمرہ کو پھر حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا متمتع بالاجماع اور یہ اوس صورت
مین ہے جبکہ طواف عمرہ کے تین پھیری یا تین پھیرے سے کم کرکے چلا گیا ہو

طرف اپنی اہل کی اوس حال مین کہ محرم ہوا ور اگر کیا ہو طرف اہل کے
بعد کرنے اکثر طواف عمرہ کے یا کل طواف عمرہ کے پس نہ حلال ہوا ہو
اور کیا ہو اپنی اہل کے پاس اوس حال مین کہ محرم ہے پھر عود کیا ہو
طرف مکہ کی اور تمام کیا ہو باقی عمرہ کو اور حج کیا ہو اوسی سال مین ہوگا
متمتع قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف مین اور قول محمد مین نہوگا متمتع ایسا ہے
ہے ظہیریہ مین اور متمتع دو طریقہ پر ہوتا ہے ایک وہ متمتع کہ جسنے سوق
ہدی کی ہو اور دوسرا وہ متمتع کہ جسنے سوق ہدی نہین کی صفت اوس
متمتع کی جسنے سوق ہدی نہین کی ہے یہہ ہے کہ ابتدا کرے میقات
سے پس احرام باندہی عمرہ کا اور داخل ہو مکہ مین اور طواف کرے
عمرہ کا اور سعی کرے اور حلق کرے یا قصر کرے اور تحقیق حلال ہوگیا
عمرہ سے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین اور احرام میقات سے نہین ہے
شرط واسطے عمرہ کے اور نہ واسطے تمتع کے یہان تک کہ اگر احرام باندہا
عمرہ کا دویرہ یعنی گہرون اہل اپنے سے اور غیر دویرہ اہل سے جایز ہوگا
اور ہوگا متمتع اور ایسا ہی حلق بعد فراغ عمرہ کے نہین ہے واجب بلکہ
اوسکو خیار ہے اگر چاہے نکل آئی احرام سے اور اگر چاہی باقی رہے

محرم یہان تک کہ احرام باندہے حج کا ایسا ہی ہے تبیین مین اور قطع کرے تلبیہ کو جبکہ شروع کری طواف کو اور یہہ وقت استلام حجر کے ہوگا ایسا ہی ہے سراج وہاج مین -

پہر اقامت کری مکہ مین حلال ہوکے ایسا ہی ہے ہدایہ مین -

اور نہین ہے اقامت مکہ مین شرط بلکہ معنی اسکے یہہ ہین کہ جب ارادہ کرے اقامت کا حج کے لیئے اوس سال مین تو اقامت کرے حلال ہوکر وقت احرام حج تک اور اگر اقامت کرے مکہ مین احرام باندہے ہوی جایز ہے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین -

پہر جبکہ ہوون ترویہ کا احرام باندہے حج کا مسجد سے اور شرط یہہ ہے کہ احرام باندہے حرم سے ای پر مسجد پس نہین ہے لازم ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور مسجد افضل ہے اور مکہ افضل ہے اور مکہ افضل ہے غیر مکہ سے حرم مین سے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین اور یہہ وقت یعنی یوم ترویہ نہین ہے لازم واسطے احرام حج کے متمتع کے لیئے یہان تک کہ اگر احرام باندہا ہوون عرفہ کے جایز ہوگا ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین اور اگر احرام باندہا ہو پہلے یوم ترویہ سے تو جایز ہوگا اور یہہ افضل ہے

ایسا ہی ہے تبیین مین - اور ہرگاہ تعجیل کریگا پس وہ افضل ہے
ایسا ہی ہے جوہرہ منیر مین اور کرے متمتع جو کرتا ہے مفرد حج کرنیوالا
سوائے اسکے کہ نہ طواف کرے طواف تحیۃ اور رمل کرے طواف
زیارت مین اور سعی کرے بعد اوسکے اور اگر اس متمتع نے بعد احرام
حج کے طواف قدوم کیا ہو اور سعی کی ہو پہلے جانے سے مناکو
نہ رمل کرے طواف زیارت مین برابر ہے کہ رمل کیا ہو طواف
قدوم مین یا نہ رمل کیا ہو اور نہ سعی کرے بعد طواف زیارت کے
ایسا ہی ہے نہایہ اور فتح القدیر مین - عالمگیریہ -
اور واجب ہے دم متمتع پر واسطے شکر انعام خدا کے جو انعام کیا ہے
ساتھہ میسر کرنے جمع کے درمیان دو عبادتون کے ایسا ہی ہے
فتاوی قاضی خان مین اور نہ حلق کرے سر کا یہان تک کہ ذبح کرے
اور اگر ہو مفلس کہ نہ پایا ہو ثمن ہدی کے تو روزی رکھے تین دن کے
ایام حج مین اور سوائے اسکے نہین کہ جایز ہے اوسکو روزی رکھنا
تین دن کے بعد احرام عمرہ کے یوم عرفہ تک اور نہین جایز ہے پہلے
احرام عمرہ سے اور نہ بعد یوم عرفہ کے اور افضل روزہ رکھنا ان تین

دیکھا ہے اور عرفہ اور روز ترویہہ اور ایک روز پہلے روز ترویہہ سے
یہان تک کہ آخر تین روز دیکھا دن عرفہ سے کہ ایسا ہی ظہیریہ مین
اور یہین جایز ہے یہہ روزہ رکھنا اگر ساتھ تین شب کے مانند روز دن
تمام کفارہ کی اور اختیار ہے ان روزون کے رکھنے مین کہ پے در پے
رکھے یا فرق سے ایسا ہی ہے جو ہرہ نیرہ مین پھر جب کہ چکے یہہ
پہلوی ان حلق کا ان کرے یا قصر کری پھر روزی رکھے ساتون دن کے
بعد گذرے ایام تشریق کے نزدیک ہمارے ایسا ہی ہے ظہیریہ
مین اور اگر روزی رکھے ساتون دن کے مکہ مین بعد فارغ ہونے کے
حج سے جایز ہی نزدیک ہمارے ایسا ہی ہے قدوری مین کہا ابو حنیفہ
نے اور جسنے نذر روزی رکھی تین دن کی پس نہین ہین انسپر
روزی رکھنا ساتھ دن کے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور اگر حائض
ہو جاوی اوپر ہاری کے پہلے کامل ہونے تین دن کے یا بعد کامل ہونے
تین دن کے پہلے اس سے کہ حلق کرے یا حلال ہوا وہ جان لین کہ وہ
ایام ذبح مین سے باطل ہو گا روزہ اوسکا اور نہ حلال ہو گا اگر ساتھ ہاری
کے اور اگر پایا ہاری کو بعد اسکے کہ حلق کیا اور حلال ہوا اور پہلے اس سے

کہ روزی رکھے سات دن کے صحیح ہوگا روزہ اوسکا اور نہ لازم آئیگی
اوسپر ذبح ہدی کی اور اگر روزے رکھی تین دن کے اور نہ حلال
ہوا یہان تک کہ گذر گئے ایام ذبح کے پھر پایا ہدی کو پس روزی
اوسکے گذرنیوالی ہین اور نہین ہے کچھہ اوسپر ایسا ہی روایت کیا ہے
حسن نے ابی حنیفہ سے اور اگر نہ روزی رکھے ایام ثلثہ کے نہ کافی ہوگا
اوسکو روزہ رکھنا بعد اسکے اور نہ کافی ہوگا اوسکو مگر دم پس اگر نہ پایا ہو
ہدی کو اور حلال ہوا ہو پس لازم ہے اوسپر ایک دم واسطے تمتع کے
اور دوسرا دم واسطے احلال کے پہلے ذبح سے اور نہین دم ہے
اوسپر بسبب ترک صوم کے ایسا ہی ہے ظہیریہ مین اور جسکو عاجز
ہوا ہو اوسے یا مر گیا ہو یا وصیت کی ہو نہ کافی ہوگا اوسکو فدیہ
سوا اسکے نہین کہ لازم ہے اسکو دم دینا اس سے ایسا ہی ہے
تاتارخانیہ مین اور اگر روزے رکھی ہون باوجود ہدی کے دیکھا جائیگا
پس اگر باقی رہے ہدی دن نحر تک نہ کافی ہوگا روزے رکھنا
اوسکو اور اگر ہلاک ہوگئی ہو گی ہدی پہلے ذبح سے جایز ہوگا ایسا ہی
ہے تبیین مین عالمگیریہ ۔

پس جب ارادہ کری متمتع کہ سوق ہدی کرے احرام باندہے اور
سوق ہدی کرے ایسا ہی ہے قارن مین اور احرام کے ساتھہ
عدم سوق ہدی کے ایسا ہی ہے جوہرہ نیرہ مین اور کرے کہ سوق
ہدی کے ہو اور اوسکی نیت مین تمتع ہو پھر جب فارغ ہوا ہو عمرہ سے
دل مین آئی اوسکے کہ تمتع کری جایز ہے اوسکو یہہ اور کری ساتھہ
اپنی ہدی کے جو چاہی ایسا ہی ہے غایۃ السروجی شرح ہدایہ مین علیگیر
اور نہین ہے واسطے اہل مکہ کے تمتع اور نہ قران اور سوا اسکے کہ واسطے
اہل مکہ کے خاص افراد ہی ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور ایسی ہے اہل
مواقیت اور جو داخل مواقیت ہین طرف مکہ کی حکم مین اہل مکہ کے ہین ایسا ہی
ہے سراج وہاج مین جب نکلی مکی طرف کوفہ کی اور قران کری صحیح
ہوگا قران اوسکا اور اگر نکلی مکی طرف کوفہ کی اور احرام باندہی عمرہ کا
اور عمرہ کری پھر حج کری ہوگا متمتع اور اگر مکی نکلا طرف کوفہ کی اور احرام
باندہا عمرہ کا اور سوق ہدی کے ہوگا متمتع اور صحیح ہوگا الہام اوسکا
ساتھہ سوق ہدی کے بخلاف کوفی کے ایسا ہی ہے محیط مین اگر
احرام باندہا عمرہ کا پہلے اشہر حج سے پس ادا کیا عمرہ کو اور حلال ہوا

+ احرام سے تھہرا سوق ہدی کا

عمرہ سے اور اقامت کی مکہ مین پھر احرام باندھا عمرہ کا پھر حج کیا
اسی سال مین نہوگا متمتع پس اگر ہو جبکہ فارغ ہوا ہو عمرہ اولی سے
نکلا ہو پس متجاوز ہو گیا ہو میقات سے پہلے اشہر حج سے پھر احرام
باندھا ہو میقات سے عمرہ کا اشہر حج مین اور حج کیا اسی سال مین
پس یہہ متمتع ہے اور اگر ہو کہ متجاوز ہو گیا ہو میقات سے اشہر حج
مین نہوگا متمتع مگر جبکہ نکلا ہو طرف اپنی اہل کی پھر عمرہ کیا ہو پھر حج کیا
اسی سال مین نزدیک ابی حنیفہ کے اور نزدیک ابی یوسف اور محمد
کے وہ متمتع ہے متجاوز میقات سے پہلی اشہر حج سے ہوا ہو یا بعد
اوسکے ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین اور اگر عمرہ کیا ہو کوفی نے
اشہر حج مین اور اقامت کی ہو مکہ مین یا بصرہ مین اور حج کیا ہو اوسی
سال مین نہوگا متمتع ایسا ہی ہے متون مین اور اگر عمرہ کیا ہو اشہر
حج مین پھر فاسد کیا ہو اوسکو اور تمام کیا ہو عمرہ کو فساد پر اور حج کیا ہو
اوسی سال مین نہوگا متمتع اور اگر قضا کی ہو عمرہ فاسدہ کی اور حج کیا ہو
اوسی سال مین اگر قضا کی ہو عمرہ کی پہلے لوٹ جانے سے طرف
میقات کے نہوگا متمتع قول فقہا مین اور اگر قضا کی ہو عمرہ فاسدہ کے

بعد لوٹ جانیکی طرف میقات کے ہوگا متمتع اور اگر نہ قضا کی ہو عمرہ فاسدہ
کی یہان تک کہ لوٹ جاوی طرف اوس جگہہ کی کہ واسطے اہل اوس
جگہہ کے تمتع اور قران ہے پہر عمرہ کیا اور قضا کی عمرہ فاسدہ کی اور
حج کیا اوس سال کہا ابو حنیفہ نے نہوگا متمتع مگر یہہ کہ لوٹ جاوے
طرف اپنی اہل کی پہر ہو جاوی محرم ساتھہ عمرہ کے ایسا ہی ہے فتاوی
قاضی خان مین یہہ جب ہے کہ عمرہ کیا ہو اشہر حج مین اور فاسد کیا ہو
اوسکو اور اگر عمرہ کیا ہے پہلے اشہر حج سے اور فاسد کیا ہے اوسکو پہر
تمام کیا ہے اوسکو بر فساد اور نہ خارج ہوا میقات سے یہان تک کہ داخل
ہوی اشہر حج کے اور قضا کی عمرہ کے اشہر حج مین اور حج کیا اوسی سال
مین ہوگا متمتع بالاجماع اور اگر لوٹ گیا ہو طرف غیر اہل اپنی کی اور لاحق
ہوا ہو ساتھہ ایسے موضع کے کہ اوس موضع کے اہل کے لئے تمتع اور
قران ہے پہر لوٹ آیا ہو اور قضا کی ہو اپنی عمرہ کے اشہر حج مین اور
حج کیا ہو اوسی سال پس قول ابی حنیفہ مین اگر دیکھا ہلال شوال کا
خارج میقات کے اور لاحق ہوی اوسکو اشہر حج کی اور وہ اہل تمتع
سے ہے پہر عود کیا اور قضا کی اپنی عمرہ کی اشہر حج مین اور حج کیا

اوس سال مین ہو گا تمتع اور اگر دیکھا ہلال شوال کا داخل میقات مین
اور لاحق ہوی اوسکو شہر حج کے اور وہ نہین ہے اہل تمتع مین سے
اور متوجہ ہوی ہے طرف اوسکی نہی تمتع سے پس نہ مرتفع ہو گی اوس سے
نہی یہان تک کہ لاحق ہو جاوی ساتھہ اہل اپنی کے اور نزدیک ابی یوسف
اور محمد کے ہو گا تمتع دونون صورتون مین ایسا ہی شرح طحاوی مین اور جسنے
عمرہ کیا اشہر حج مین اور حج کیا اوسی سال مین پس جس چیز کو کہ اون
دونون مین سے فاسد کرے ساقط ہو گا دم تمتع کا ایسا ہی ہے ہدایہ
مین اور اگر تمتع کیا اور قربانی کی عید کی نہ کافی ہو گی قربانی عید کی دم تمتع
سے ایسا ہی ہے کنز مین عالمگیریہ — سے نہین ہے رکن عمرہ مین
علی الصحیح مانند حج کی ردالمحتار —

شرایط تمتع

ذکر کیا ہی لباب مین کہ شرایط تمتع کی گیارہ ہین پہلی شرط یہہ ہے کہ طواف کرے عمرہ کا
سارا یا اکثر اشہر حج مین — دوسری شرط یہہ ہے کہ مقدم کرے
احرام عمرہ کا حج پر — تیسری شرط یہہ ہے کہ طواف کرے عمرہ کا
سارا یا اکثر پہلے احرام حج سے چوتھی شرط نہ فاسد کرنا عمرہ کا ہے

پانچوین شرط نہ فاسد کرنا حج کا ہے چھٹی شرط نہ پھر جانا ہے طرف
اپنی اہل کی یہ الہام صحیح جیسا کہ آتا ہے بیان اسکا ساتوین یہہ کہ
ہو طواف عمرہ کا سارا یا اکثر اور حج ایک سفر مین پس اگر لوٹ جاوے
طرف اپنی اہل کی پہلے اتمام طواف کے پھر لوٹ آئی اور حج کرے
پس اگر ہوا اکثر طواف سفر اول مین ہوگا متمتع اور اگر ہوا اکثر طواف
سفر دوسرے مین ہوگا متمتع اور یہہ شرط خاص محمد کے قول پر ہے
جیسا کہ مشاہیر کتب مین ہے —

آٹھوین ادا طواف عمرہ اور حج دونونکے ایک ہی سال مین ہو پس اگر
طواف کیا ہو عمرہ کا اشہر حج اس سال مین اور حج کیا ہو دوسرے
برس ہوگا متمتع اگر نہ لوٹ گیا ہو طرف اپنی اہل کے اور باقی رہا ہو محرم
دوسرے برس تک — نوین عدم توطن مکہ مین پس اگر عمرہ کیا ہو
پھر عزم کیا ہو اور پر قیام مکہ کے ہمیشہ نہ ہوگا متمتع اور اگر عزم کیا ہو دو مہینہ کا
مثلاً اور حج کیا ہو ہوگا متمتع دسوین یہ کہ نہ داخل ہون اوپر اشہر
حج کے اوس حال مین کہ حلال ہو مکہ مین یا محرم ولیکن اکثر طواف کر چکا ہو
عمرہ کا پہلے اشہر حج سے مگر یہہ کہ پھر جاوی طرف اپنی اہل کے پس

احرام باندہی عمرہ کا ۔ گیارہوین یہہ کہ ہو اہل آفاقی سے اور اعتبار
واسطے توطن کے ہے پس اگر وطن کر لیا مکے سے مدینہ مین مثلاً پس وہ
آفاقی ہے اور بالعکس مکی ہے اور جو شخص کہ ہون اسکے لئے اہل مکہ
اور مدینہ دونون مین اور برابر ہوا قامت اوسکی دونون مین پس نہین ہے
متمتع اور اگر ہوا قامت اوسکی ایک اون دونون مین اکثر نہین تصریح
کی ہے اوسکی فقہانے کہا صاحب بحر نے اور سزاوار یہہ ہے
کہ ہو حکم واسطے کثیر کے اور اطلاق کیا ہے متمتع کو خزانہ اکمل مین
انتہی رد المحتار ۔ کہا فتح القدیر اور نہر الفائق مین ہے اور حیلہ
واسطے اوسکے کہ داخل ہو مکہ مین محرم ساتھہ عمرہ کے قبل اشہر حج کے
ارادہ رکھتا ہو متمتع کا یہہ کہ طواف نکرے بلکہ صبر کرے یہان تک کہ داخل
ہون اشہر حج کے پھر طواف کرے پس وہ جبکہ طواف کریگا واقع ہوگا
عمرہ سے پھر اگر احرام کیا ہو ساتھہ عمرہ دوسرے کے بعد داخل ہونے
اشہر حج کے اور حج کیا ہو اسی سال مین نہوگا متمتع قول کل مین اسلئے
کہ ہو گیا حکم مکی مین بدلیل اسکی کہ میقات اوسکا میقات اوکا ہی رد المحتار
رد المحتار مین حموی سے نقل کیا ہے کہ متمتع بعد فراغ طواف و سعی عمرہ کے

کرتا ہے جلق کرتے اور چاہی تقصیر کرے اور چاہی باقی رہے محرم ہو
کہا اسمین دلالت ہے اسپر کہ جس متمتع نے سوق ہدی نہ کی ہو نہین
لازم ہے اوسکو تحلل جیسا کہ ذکر کیا ہے اوسکو اسپر جابل وغیرہ نے
اور ظاہر ہوا یہ خلاف اسکے ہے اور تمام اسکا شرح لباب مین ہے

بیان متمتع

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
جبکہ سوق ہدی کی ہو تو نہین جایز ہے نکل آنا اوسکو بلکہ لازم ہے اوسکو کہ احرام باندہی حج کا تاکہ نکلی اون دونون سے	جب فارغ ہو متمتع عمرہ سی جایز ہوگا اوسکو نکل آنا برابر ہے کہ سوق ہدی کے یا نہ کی ہو مستحب ہے متمتع کو جب فارغ ہو اپنی عمرہ سے اور اوسکی ساتہہ ہدی ہو یہہ کہ احرام باندہے حج کا دن ترویہہ کے بعد زوال کے اوس حالتمین کہ متوجہ ہو طرف منی کی اور اگر نہو ساتہہ اوسکی ہدی پس رات مین چوتہی دن ذی حجہ کے اور مکی احرام باندہے جبکہ متوجہ ہو

امام احمد	امام مالک
متفق با امام ابو حنیفہ	
افضل یہ ہے کہ تاخیر کرے متمتع احرام کی تروید کے دن تک	مستحب ہے متمتع کو احرام باندھنا حج کا جب چاند دیکھے ذی حجہ کا
المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
اگر لایا اکثر افعال عمرہ کے رمضان مین ہوگا متمتع اگر لایا اکثر افعال عمرہ کے شوال مین ہوگا متمتع	جب احرام باندھا ہو عمرہ کا غیر اشہر حج مین اور لایا ہو افعال عمرہ کے اشہر حج مین پس قول مین ایک قول مین متمتع نہوگا اور نہ دم ہوگا اوسپر دوسرا قول یہہ ہے کہ ہوگا متمتع اور لازم ہوگا اوسپر دم۔ جب عمرہ کیا ہو غیر اشہر حج مین پھر حج کیا ہو حج کے مہینون مین نہ لازم ہوگا اوسپر دم۔ متمتع وہ ہے جو احرام باندھے عمرہ کا حج کے مہینون مین پھر احرام باندھے حج کا اوسی برس مین	قتادہ اسحاق جابر حکیم حسن ابن سیرین ثوری

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بقول اول شافعی	جسکہ داخل ہوا شوال مین اور نہین نکلا عمرہ سے ہوگا متمتع اگرچہ لایا ہو افعال عمرہ کے رمضان مین	نزدیک طاؤس کے اگر داخل ہوا حرم مین بیچ رمضان کے نہ ہوگا متمتع اور اگر داخل ہوا شوال مین ہوگا متمتع نزدیک طاؤس کے لازم آئیگا اوپر دم نزدیک حسن کے جسنے عمرہ کیا ہو بعد فجر کے پس وہ متمتع ہے۔

متمتع وہ ہے جو احرام باندہی حج کا پہر کہا طواف سے بسبب دشمن اور بیماری یہانتک کہ آجاوے حج پہر کرے اسکو عمرہ اور متمتع کہی ساتھ تک آنے کے سال آیندہ تک پہر حج کرے سال آیندہ مین اور ہدی لاوے

امام ابو حنیفہ		امام شافعی
جب لوٹ آیا اپنی گھر والون مین ساقط ہوا اوسی دم اور اگر نہ لوٹ آیا اپنی گھر والون مین نہ ساقط ہوگا اوسی دم ساقط ہوگا دم یہانتک کہ جاوے اپنے گھر والون مین درمیان اپنی حج اور عمرہ کے	طاؤس مجاہد	جب لوٹ آئی متمتع طرف میقات کی احرام حج کے لئے ساقط ہوگا دم کہ مدنی جب سفر کرے ایسا سفر کہ جسمین قصر کیجاتی ہے نماز نہ واجب ہوگا اوسپر دم

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
جب سفر کیا ہو درمیان اپنی اور اپنی عمر کے سفر صحیح ساقط ہوگا اوسی دم	جب لوٹ آئی طرف اپنی شہر کے یا اوسقدر مسافت جو ہے اوسکے شہر تک ساقط ہوگا اوسی دم	نزدیک سعید بن المسیب دو روایتین ہین ایک روایت مین قول اونکا مانند قول مالک کے ہے اور ابو حنیفہ کے دوسری روایت مین قول اونکا مانند قول شافعی کے ہے ۔

تعریف ہدی

ہدی لغت اور شرع مین اوسکو کہتے ہین جو حرم محترم مین چوپائے حلال جانور کا تحفہ گذرانا جاوے تاکہ اوسکے ذبح کرنے سے حرم مین حق تعالی کا قرب اور رضامندی حاصل ہو ہدی کا ادنی رتبہ بھیڑ بکری اور ہدی کی اعلی قسم پانچ برس کا اونٹ ہے اور اوسط قسم دو برس کے گای بیل ہے اور ادنی قسم ایک برس کی بھیڑ بکری دنبہ ہے اور واجب نہین ہدی کو عرفات مین لیجانا یا پتہ گردن مین ڈالکر یا کوہان کی کہال چیر کر مشہور کرنا بلکہ شکر کے خون مین اشعار مستحب ہے یعنی قران اور تمتع اور نفل کی ہدی مین اشعار بہتر ہے اور جنایات کی ہدی مین اخفا مناسب ہے جیسے قضا کی نماز کو چھپانا افضل ہے کذا فی المنح — اور جایز نہین ہدی مین مگر جو جانور کہ صحیح و سالم جایز ہے قربانیون مین چنانچہ اسکی تفصیل کتاب الاضحیہ مین آوی گی تو صحیح ہی شریک کرلینا ایک شخص کا چھ شخصونکو اوس اونٹ اور گای مین جو بہ نیت قربت کی خرید ہوئی ہو اگرچہ اجناس قربت کے مختلف ہون چنانچہ قران اور تمتع اور احصار اور جزای صید وغیرذلک لیکن قربت کا

متحد الجنس ہونا مستحب ہے کذا فی المنح ۔

اور جایز ہے بھیڑ بکری کا ذبح کرنا حج کی ہر شئی میں مگر طواف الزیارت کو جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں کرنے سے اور بعد وقوف عرفات قبل حلق کے وطی کرنے میں بھیڑ بکری کافی نہیں بلکہ اونٹ یا گای کا ذبح کرنا یہاں واجب ہے چنانچہ باب الجنایات میں مذکور ہو چکا ۔

اور جایز ہے کہانا ہدی کا بلکہ قربانی کی مانند مستحب ہے کہانا نفل کی ہدی کا جب کہ وہ حرم تک پہنچ جاوے اور تمتع اور قران کی ہدی کو کہانا جایز ہے فقط اور سوای نفل اور تمتع اور قران کے اور ہدی کو اگر کہاویگا تو بقدر کہانیکی قیمت دینا لازم ہوگا م اگر نفل کی ہدی کو قبل حرم کی پہنچنے کے ذبح کیا تو اوسکا کہانا جایز نہیں کہ وہ صدقہ ہے ہدی نہیں تو اوسکا کہانا بھی جایز نہیں کذا فی المنح ۔

اور فقط تمتع اور قران کے ہدی کے ذبح کرنیکے واسطے یوم النحر متعین ہے لفظ یوم کا یہاں بمعنی مطلق وقت ہے تو جمیع اوقات نحر کو شامل ہوگا اور وہ تین دن ہیں یعنی دسویں گیارہویں بارہویں تو تمتع اور قران کے ہدی کو ذبح کرنا قبل یوم النحر کے بالاجماع جایز نہیں بلکہ بعد بارہویں کے البتہ

کافی ہے لیکن ترک واجب ہوا کہ ایام نحر سے تاخیر ہوئی لہذا اوسپر دوسرا خون واجب ہے امام کے
نزدیک صاحبین کے نزدیک رسوای تمتع اور قران کے جنایات اور نذر اور احصار اور
نفل کے ہدی کا ذبح کرنا ایام نحر میں مخصوص نہیں کذا فی الطحطاوی ۔
اور سب قسم کی ہدی کے ذبح کرنیکے واسطے حرم متعین ہے منا کی کچھ خصوصیت نہیں بقول صحیح اور تصدق
ہدی کے گوشت کا حرم کے محتاجوں کے واسطے مخصوص نہیں بنا بر وجوب کے لیکن حرم کا محتاج افضل ہے غیر
اور ہدی کی جھول اور نکیل کو خیرات کردی اسواسطے کہ صحاح ستہ میں علی مرتضی سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حکم کیا اونٹوں کے گوشت اور جھولوں اور کہالوں کے تصدق کرنیکا
محتاجوں پر اور فرمایا کہ قصاب کی مزدوری اسمیں نہ دیجاوے کذا فی الفتح اور قصاب کی مزدوری ہدی کے
گوشت غیر سے نہ دیجاوی سوا اگر دیگا تو ضمان دینا لازم آویگا لیکن اگر بطور صدقہ دی بطور اجرت
تو جایز ہے اور سوار ہو ہدی پر بلا ضرورت مم صحیحین میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فرمایا کہ سوار ہو ہدی پر تو مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ اس شخص کو
حاجت ہوگی سواری اسواسطے کہ صحیح مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ سوار ہو ہدی پر بموافق دستور کے موافق جسوقت کہ تجکو حاجت ہو تو معلوم ہوا کہ بلا ضرورت چڑھنا
جایز نہیں کذا فی الفتح القدیر پھر اگر مضطر ہو سواری کیطرف تو ضمان دی جسقدر نقصان ہو ہدی
میں سوار ہونے اور اسباب لادنے سے اور ضمان کو فقیروں پر خیرات کری کذا فی البشر سلالیہ سوا اگر

حکمان ہین سے مالدار کو کہا تا دیگا تو جتنا مالدار کو دیا اوسکی قیمت کا ضمان دینا لازم ہوگا
کذا فی المبسوط - اور ہدی کا دودہ نہ دوہے اور اوسکے تہن کو ٹہنڈی پانی کا جہنا
ماری تاکہ دودہ کا ٹپکنا بند ہوجاوے بشرطیکہ ذبح کرنیکا مکان قریب ہو اور اگر دور ہو تو دودہ کو
دوہی تاکہ جانور کو تہنون کے تناوسے تکلیف نہو اور اوس دودہ کو خیرات کردی اور قایم کری
دوسری ہدی عوض اوس ہدی واجب کے جو ہلاک ہوگئی یا اوسمین ایسا عیب ہوگیا جو قربانی
کا مانع ہے یعنی لنگڑی ہوگئی یا اندہی اور جب بدلا دیا تو عیبدار کو چاہی سو کری چاہے
بیچی چاہے ذبح کرکے کہا جاوے اور اگر نفل کی ہدی مین عیب ہوگیا ہو یا قریب ہلاک ہو تو اوسکو
نحر کری اور اوسکا پٹہ اوسکے خون مین رنگین کری اور اوسکے کوہان کی ایک جانب پر
رکہدی اس فعل سے غرض یہہ ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہہ ہدی محتاجون کے واسطے
ہے اور اسمین سے غنی کو نہ دی کہانے کے واسطے اسلئے کہ وہ ہنوز حرم کو
نہین پہنچی کہ مالدارونکو اوسکا کہانا جایز ہوتا -

صحیح مسلم اور مسند احمد مین قبیصہ سے مروی ہے کہ رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم میرے
ساتہہ ہدی کو بہیجا کرتے تہے اور فرماتی کہ اگر ہدی ہلاک ہونے لگے تو اوسکو نحر کرنا اور نفل
کو اوسکے خون مین ڈبونا اور اوسکی ایک جانب کو رکہدینا اور تو اوسمین سے نہ کہانا
اور نہ کوئی تیرا ساتہی کہاوے کذا فی العینی شرح الکنز از غایۃ الاوطار

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	
ہدی اطلاق کیا جاتا ہے انہیں	زیدیہ	متفق با امام ابوحنیفہ
جنس کے جانوروں پر اونٹ اور	داخل لغت	
گائے اور بکری پر		
المعانی البدیعیہ		

	دیگر علماء
	نزدیک ابن عمر کے اطلاق ہدی کا بکری پر نہیں آتا ہے المعانی البدیعہ

مسایل ہدی

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
	مستحب ہے کہ ہو بخر ہدی کا موضع محل میں پس اگر	
	عمرہ کرنیوالا تو نزدیک مروا اور اگر ہو حج کرنیوالا	
	تو منی ہے اور اگر ہو بخر کری مکہ کی راہوں میں	
	کافی ہے عمرہ کرنیوالی اور حج کرنیوالی کے لئے	
وقت واجب ہونے ہدی متمتع کا جب ہے کہ فارغ ہو	متفق با امام ابو حنیفہ	
عمرہ سے اور احرام باندھے حج کا۔		
پہلے دن بخر کے جائز نہیں ہے۔	افضل یہ ہے کہ ذبح نہ کیجائے ہدی متمتع کی	
	مگر دن بخر کے پھر اگر ذبح کیا بعد احرام کے ساتھ	
	حج کی یا پہلی دن بخر کے جایز ہے۔	
جایز ہے اوسکو تین روز کی رکھنا بعد احرام	متمتع جب احرام باندھے حج کا اور نہ پائی ہدی	ابن عمر
کے اور پہلی نکل آنیکے عمرہ سے	تو جایز ہے اوسکو کہ تین روز کی رکھی اور نہیں	عایشہ
المعانی البدیعہ	جایز ہے تین روز کی رکھنا پہلی حج احرام سے	اکثر علماء
	المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی	نہین کافی ہے عمرہ کرنیوالی کے لئے حج مگر نزدیک رات کی نہین کافی ہے حج کرنیوالی کے لئے مگر منی مین نہین واجب ہوتی ہے ہدی یہان تک کہ رمی کرے جمرۃ العقبہ کے پس اعتبار کیا مالک نے کمال حج کا اور عطا نے اختیار کیا لانا معظم حج کا	نزدیک عطا کے نہین واجب ہوتی ہے ہدی یہان تک کہ وقوف کرے عرفہ کا
متفق با امام ابوحنیفہ		
دو روایت ہین ایک روایت مین قول اونکا مثل قول ابوحنیفہ کے ہے دوسری روایت مین ہانند قول عطا کی ہے المعانی البدیعہ		نزدیک عطا کے جایز نہین تین روز کا رکھنا بعد نکل جانیکی عمرہ سے المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
ساقط ہو جائیگی روزی اور شہر جاملی ہدی اوسکے ذمہ ہین المعانی البدیعہ	جب فوت ہو جائین تین روزی پہلے دن عرسے رہا تہہ ہونگی ساتہہ ہدی کے اور تین روزے رکہی ایام منی ہین قول قدیم پر اور تین روزے رکہی بعد ایام منی کے قول جدید پر۔	
	جب فوت ہو جائین تین روزی پہلی دن عرسے پس کیا جایز ہے اوسکو روزی رکہنا ایام منی ہین اسمین دو قول ہین	
	قول قدیم یہہ ہے کہ جایز ہے اوسکو روزے رکہنا ایام منی ہین	ابن عمر عائشہ عروہ بن الزبیر ایک روایت مین وزاعی زہری اسحاق۔
نہین جایز ہے اوسکو روزی رکہنا ایام منی مین المعانی البدیعہ	قول جدید نہین جایز ہے اوسکو روزی رکہنا ایام منی مین بہی المعانی البدیعہ	علی ابن ابیطالب حسن عطا زید بن علی
مراجعت کری طرف ہدی کے پس اگر ہو تونگر نکالدیگی ہدی اوسکو اور جو نہو تونگر نجایت رہیگی ہدی اوسکی ذمہ مین یہان تک کہ تونگر ہو المعانی البدیعہ	جب فوت ہو جائین تین روزی مین نکے کہ رکہنا ہے اونکو تمتع حج مین قضا کرے اونکی المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک
متفق با امام شافعی قول قدیم مین	متفق با امام شافعی قول قدیم مین
ایک روایت مین دو روایتون مین سے	ایک روایت مین دو روایتون مین سے

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
جب پایا ہو ہدی کو اتنار	ثوری	ایک روایت مین دو روایتون مین سے	
صوم مین لازم ہے اوسپر	حماد	جب معدوم ہو ہدی اور شروع کیا	
انتقال طرف ہدی کی	عطا	رکھنا تین روزون کا پھر قادر ہوا	
المعانی البدیعہ	ابن ابی نجیح	ہدی پر تب ہے اور سکو تکمیل آ صوم سے	
		اور انتقال طرف ہدی کی اور نہین	
		واجب ہے پھر اوسپر۔	
		سات روزی رکھنی مین کب کہی	
		اوسکو تین قول ہین —	
		صحیح ترین قولون مین سے یہ ہے کہ کہی	عطا مجاہد
		اوسکو جب لوٹ آی اپنی اہل وطن مین	طاؤس و ایک قول مین ثوری ابو حنیفہ
رکھی اوسکو جب فارغ ہو افعال حج سے		دوسرا قول رکھی اوسکو جب فارغ ہو افعال حج سے	اکثر علماء
المعانی البدیعہ		تیسرا قول کہ رکھی اوسکو جب شروع کرے چلنا	اسحاق عطا
		جب شروع کرے روزی کہنا حج سے فارغ	مجاہد
		ہو کر راہ مین پس کیا افضل ہی اخیر	ایک روایت مین
		اوسکی وطن تک اسمین دو قول ہین	
		ایک قول مین تاخیر اوسکے وطن تک	
		افضل ہے	
		دوسری قول مین کہ لینا افضل ہے تا خیر سے	
		المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک
ایک روایت مین دو روایتون مین سے متفق باامام شافعی	ایک روایت مین دو روایتون مین سے متفق باامام شافعی
ایک روایت مین متفق باامام شافعی	
متفق ساتھہ دوسری قول شافعی کے	
ایک روایت مین متفق ساتھہ تیسری قول شافعی کے	متفق ساتھہ تیسری قول شافعی کے
	متفق درباب تاخیر ساتھہ پہلے قول شافعی کے

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
سوق ہدی حلال نہیں ہوتا جب تک فارغ نہو اپنی حج کے اعمال سے المعانی البدیعہ	نام مزید بین ہے زید ابن علی	جمع کل کا ہے بعد فارغ ہونیکے عمرہ سے برابر ہے سوق ہدی کی ہو یا نہ کی ہو المعانی البدیعہ	ہادی مدین ہے

بکری غصب کی ذبح کرنا

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد
کافی ہو جائیگی المعانی البدیعہ	جب غصب کی ایک بکری پھر ذبح کیا اور سکہ کیا اپنی تمتع یا قرانسی نہ کافی ہوگی وہ اگرچہ پالی مالک بکری بھی المعانی البدیعہ	متفق با مام شافعی۔

قران

قران لغت عرب مین دو چیز ملانے کو کہتے ہین اور اصطلاح شرع مین قران یہہ ہے کہ محرم لبیک پکار کر کہے بلفظ حج اور عمرہ ساتھی حقیقی معیت ہو اسطرح کہ دونون کی احرام کا زمانہ ایک ہی ہو یعنی یون کہی لبیک بحجۃ وعمرۃ یا حکمی معیت ہو اسطرح کہ اول عمرہ کا احرام کرے بعد اوسکے حج کا احرام کرے عمرہ کی چار شوط طواف کرنی سے پہلی یا اوسکی بالکل کسی کہ عمرہ کا احرام حج کے احرام پر داخل کرے طواف القدوم کرنی سے پہلے اگرچہ اوسنے برا کیا کہ حج کا احرام عمرہ پر مقدم کیا یا بعد طواف القدوم کی احرام عمرہ کا حج پر داخل کیا اگرچہ اسصورت مین دم ذبح کرنا اوسپر لازم ہوگا بسبب مخالفت سنت کے اور اگر عمرہ کے چار شوط کے بعد حج کا احرام کرے گا تو تمتع ہو جاویگا قران باقی رہیگا کذا فی شرح منیۃ المصلی حج اور عمرہ کا معًا احرام کرے میقات سے اسواسطے کہ قارن نہین ہوتا مگر آفاقی نہ مکی یا قبل میقات سے حج کے مہینون مین دونون کا احرام باندہے یا حج کی مہینون سے پہلی احرام کرے اگرچہ احرام قبل اشہر کے مکروہ ہے اور قران کرنیوالا نماز کے بعد یہہ دعا کرے اللھم انی اریدالحج والعمرۃ فیسرھما لی وتقبل ھما منی۔ اور مستحب ہے عمرہ کا اول کہنا ذکر مین بسبب مقدم ہونے عمرہ کے فعل مین یعنی قران مین اول عمرہ ادا کرتے ہین پھر حج تو اسیطرح مناسب ہے کہ ذکر مین بھی عمرہ کو حج پر مقدم کرین صاحب کنز اور صاحب مجمع نے بنظر استحباب عمرہ کو حج پر مقدم ذکر کیا اور اکثر متون مین حج

تقدیم ہے ۔ از غایت الاوطار اور قران عبارت ہے جمع کرنا حج اور عمرہ کا ساتھ
شرطون اپنی کی اور باتفاق ائمہ اربعہ واجب ہے متمتع اور قارن پر قربانی کرنا ساتھ دسویں ذلحج کی
ذکر کیا ہمنی مناسک کبیر مین اور وہ قربانی نزدیک شافعی کی عبارت ہے شاۃ سی یا اونٹ یا گائے
سے گرا اونٹ اور گائی مین ساتھ تک شریک ہو سکتی ہین اور کیفیت اس قربانی کی وہی جو ذکر کیا ہے
ہے اور ذبح کری اوسکو حرم مین اور تصدق کری گوشت اوسکا مساکین حرم پر اور اگر استطاعت
نہ رکھی قربانیکی لازم ہی اوسپر تین روزہ ایام حج مین اور سات روزہ اوسوقت جو اپنی طرف
اہل اپنی کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے دم قربانی عبارت ہے بدنہ اور بکری اور گائی
سے گرا واجب نہین ہے تصدق کرنا گوشت اوسکا اور مستحب ہے کہ کہاوے ایک ثلث اور تصدق کرے
دوسرا ثلث اور ہدیہ کری تیسرا ثلث اور اگر نہو سکی اوسی قربانی روزہ کہی تین ایام حج
مین اور سات روزہ کہی جسوقت فارغ ہووے حج سے اور نزدیک مالکیون کے دم قربانی کی وہ
کیفیت ہی جو گذر چکی مگر ذبح کری اوسکو منی مین اگر اوسنی قربانی تمتع کی منی مین بیچ
ایام نحر کے متعین ہوتا ہے قربانی کرنیوالا مکہ مین یا وہ گہر جو حوالی مکہ کے ہین اور بانٹی گوشت
اوسکا مسکینون پر وہ بھی اوس سے کہاوی اور اگر نہو سکی اوسی قربانی روزہ کہی بدستور سابق اور
نزدیک حنبلیون کے دم قربانی ساتھ صفت مذکور کے ہونا چاہئے اور قربانی کری اوسکو ایام
نحر مین اور بعد ایام نحر کے ذبح کری از روی قضا اور منا سک صغیر ابن جماعہ

قارن کیونکر ہوتا ہے

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
واجب ہے قارن پر دم اور وہ		متفق با امام ابو حنیفہ	
بکری ہے			
نہیں ہوتا ہی قران مگر ساتھ	ابو طالب	نہیں واجب ہوتا ہی سوق بدنہ	ناصر زیدیہ
سوق بدنہ کے	محمد	قارن پر	مؤید
المعانی البدیعہ		المعانی البدیعہ	

امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام ابو حنیفہ	نزدیک شعبی کے اوسپر بدنہ ہے نزدیک طاؤس اور داود کے نہیں ہے دم ابسپر المعانی البدیعہ

تعریف بدنہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی		دیگر علماء
روایت ہی ابو یوسف اور	بدنہ جب طلاق کیا جاتا ہے	زہری	نزدیک بعض علماء کے
محمد سی کہ بدنہ واقعہ ہوتا ہے	کتب فقہ اور حدیث مین	جمہور مفسرین سید ابو طالب	واقعہ ہوتا ہی بدنہ
اونٹ اور گای دونون پر	مراد اوسکی اونٹ ہوتا ہے	یحیی	اونٹ اور گای اور
اور نہین فاصل ہے درمیان	نر ہو یا مادہ		بکری پر
دونون کے مگر سنت	اہل لغت المعانی البدیعہ		للمعانی البدیعہ
المعانی البدیعہ	جابر عطا ناصر زیدیہ		

مفرد بالحج

مفرد بالحج اوسکو کہتے ہین جو خالص حج کے لیئے احرام باندہی عمرہ کی شرکت احرام مین نکرے احرام لغت عرب مین دخول فے الحرمت کو کہتے ہین یعنی بی حرمتی نکرنا اور شرع مین احرام عبارت ہے حرمات مخصوصہ کے دخول سے بشرط نیت مع الذکر یا سوق ہدی کذافی فتح القدیر وبہر الفائق - از غایۃ الاطار

تنبیہ

روایت ہی عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی خزیمہ سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ تہی حضرت جب فارغ ہوتے اپنی لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالی سے خوشنودی اوسکی اور جنت اور طلب معافی کرتی اوسے سا تہہ رحمت اوسکی کے آگ سے نقل کی یہہ شافعی نے

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
	مستحب ہے بلند کرنا آواز کا ساتھ لبیک	
	کہنے کے سب جگہ۔	
	اور مسجد خیف میں بیچ منیٰ کے۔	
	مسجد مکہ میں اور مسجد ابراہیم میں بیچ عرفات	
	اور اور ساجدیں میں مساجد جماعت سے قول	
	میں شافعی کے	
	قول قدیم یہ ہے کہ لبیک نہ کہی	
	قول جدید میں لبیک کہی اور یہی صحیح ہے	
	مخالف میں قول شافعی کے لبیک کہنی میں	
	بیچ طواف کے	
	میں قول پر۔	
	قول اول یہ ہے کہ لبیک نہ کہے	
	دوسرا قول ترک لبیک کہنی کا اعادہ سے	
	پھر اگر لبیک کہی نہ لازم ہوگا کچھ اوپر	
	تیسرا قول لبیک کہی لیکن پست آواز سے	تیسرا قول
	المعانی ابو یہ	

امام احمد	امام مالک
مستحب نہیں ہے ظاہر کرنا تلبیہ کا مشہور ہیں	بلند نہ کرے آواز ساتھ اہلال کے مساجد جماعت میں
المعانی البدیعہ	تاکہ سنی آپ اور پاس والا مگر مسجد حرام اور مسجد منیٰ میں
	باقی متفق با امام شافعی
	المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک
زیادہ کرنا تلبیہ کا رسول خدا پر مستحب ہے المعانی البدیعہ	مستحب ہے کہ نہ زیادہ کیا جاوے تلبیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس اگر زیادہ کیا مکروہ ہوگا اور نہ مستحب ہوگا المعانی البدیعہ	
اگر لبیک کہی ایک بار پس نہیں لازم آتا ہے اوسپر کچھ لیکن برا کیا المعانی البدیعہ	اگر ترک کیا تلبیہ کو ساری حج میں پس برا کیا اور نہیں لازم آتا ہے اوسپر کچھ المعانی البدیعہ	اگر ترک تلبیہ کیا تو نزدیک قاسم اصحاب مالک کے لازم آتا ہے اوسپر دم المعانی البدیعہ
جایز ہے لبیک کہنا ساتھ جس زبان کے کہ چاہی جبکہ بانی حج ہوں وہ اسمین معنی لبیک کے جو زبان عربی میں ہون المعانی البدیعہ	لبیک کہی زبان عربی میں اگر اچھی طرح کہہ سکتا ہو عربی میں اور جو نہیں تو لازم ہے اوسکو کہ سیکھی عربی میں کہنا اوسکا اگر وقت وسعت کرتا ہو اور اگر وقت تنگ ہو تو اپنی زبان میں کہے المعانی البدیعہ	

امام شافعی	امام مالک
نہیں مکروہ ہے لبیک کہنا حلال کو یعنی اسکو کہ جو احرام سے نکل آیا ہو المعانی البدیعہ	مکروہ ہے یہ

تلبیہ اگرچہ ساتھہ فارسی کے ہوا ہی یا غیر فارسی کے نامتغیر کیا اور ہندی
کے جیسا کہ لباب مین ہے اور اشارہ کیا ہے اسطرف کہ عربی افضل ہے
جیسا کہ خانیہ مین ہے ۔ ردالمحتار

لباب مین اور اوسکی شرح مین ہے اور مستحب ہے کہ بلند کرے آواز کو ساتھہ
تلبیہ کے بہر پست کرے آواز کو اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہر دعا
کرے جو چاہے ۔ دعای ماثور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ
وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ اور یہی لباب مین ہے اور تکرار
تلبیہ کی سنت ہے مجلس اول مین اور ایسا ہی ہے اور مجلس مین
اور نزدیک تغیر حالات کے مستحب مؤکد ہے اور اکثار تلبیہ کا مطلقاً
مندوب ہے اور مستحب ہی تکرار تلبیہ کے جبکہ شروع کرے اوسمین
تین بار پی در پے اور نہ قطع کرے اوسکو ساتھہ کلام کے ردالمحتار
لفظ تلبیہ کا یہ ہے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ ایسا ہی ہے درمختار مین
ردالمحتار مین ہے کہ بعض نسخ درمختار مین بعد اللھم کی لبیک لبیک
دوبار ہے اور یہی موافق ہے اوسکے جو کنز اور ہدایہ اور جوہرہ

اور لباب وغیرہ مین ہے پس ہوگا اعادہ لبیک کا تیسری بار واسطے
مبالغہ تاکید کے کہا بعض محشیون نے اور تحقیق مستحسن کہا ہے
شافعیہ نے وقف کو لبیک تیسرے پر اور نہین پایا ہے اوسکو
اپنی ایمہ سے پس غور کر تو اسمین انتہی کہتا ہون مین مقتضی اوسکا
جو قہستانی مین ہے وقف ہے لبیک ثانیہ پر اسلئے کہ قہستانی نے
کلام کیا ہے اوپر قول اوسکے لبیک اللہم لبیک کے پھر کہا ہے
لبیک لاشریک لک استیناف ہے پس تحقیق مفاد اسکا یہہ ہے
کہ استیناف ساتھہ قول اوسکے لبیک ثالثہ کے ہے نہ ساتھہ قول
اوسکے لاشریک لک اور یہی مفاد اوسکا ہے جو شرح لباب مین سے
آخر ہوا حاصل عبارت رد المحتار کا ان الحمد مین ان ساتھہ کسرہ
ہمزہ کے ہے اور کبھی فتحہ بھی اوسکو دیا جاتا ہے در مختار
اور اول یعنی کسرہ افضل ہے کہا محیط مین اسلئے کہ آنحضرت نے
کیا ہے اسکو اور رد کیا ہے اسکو نہایہ مین کہ یہہ کرنا آنحضرت کا
معروف نہین ہے

ہان ملت بیان کی ہے اکثر علماء نے افضلیت کی اسطرح کہ انمین

استیناف ہے واسطے ثنا کی رد المحتار
اور حکایت کیا ہے شراح نے امام سے فتحہ کو اور محمد اور زفر سے کسرہ کو مگر مذکور کشاف مین یہہ ہے کہ اختیار امام کا کسرہ ہے اور شافعی کا فتحہ اور یہہ وہ ہے جسکا معطی ہے ظاہر کلام فقہا کا نہر الفایق رد المحتار
اور النعمۃ ساتھہ نصب تابی فوقانیہ کے مشہور ہے اور جایز ہے رفع اوسکا نہر الفایق اصوب نصب ہے رد المحتار اور ولملک ساتھہ نصب کاف کے ہے اور جایز کیا گیا ہے رفع اوسکا اور ہر تقدیر پر خبر محذوف ہے اور مستحسن ہے وقف اوسپر تاکہ نہ متوہم ہو کہ مالعباد اوسکا خبر اوسکی ہے شرح لباب — اور نقل کیا ہے بعضی علماء نے کہ وقف اوسپر مستحب ہے نزدیک ایمہ اربعہ کے رد المحتار اور مندوب ہے زیادت تلبیہ مذکورہ پر نہ زیادت اوسکی درمیان طواف مین در مختار اور نہین مستحب ہے زیادت غیر ماثور سے جیسا کہ غنیہ مین ہے برخلاف اوسکے جو نہر الفایق مین ہے ہان شرح لباب مین ہے کہ جو واقع ہوا ہے ماثور مستحب ہے اسطرح کہ کہے لبیک

وسعدیک والخیر کلہ بیدیک والرغبا الیک الہ الخلق لبیک بحجۃ حقا تعبدا ورقا لبیک ان العیش عیش الاخرۃ اور جو نہین روایت کیا گیا ہے پس جایز ہے یا حسن اور کہنی اسکو بعد تلبیہ مذکورہ کے نہ درمیان مین تلبیہ مذکورہ کے رد المحتار۔

اور نہ کم کرے تلبیہ مذکورہ سے پس کم کرنا مکروہ تحریمی ہے بسبب قول فقہا کے کہ تلبیہ ایکبار شرط ہے اور زیادہ ایکبار سے سنت اور ہوتا ہے مسی ساتھہ ترک زیادت کے اور ساتھہ ترک رفع صوت کے ساتھہ تلبیہ کے درمختار اور کم کرنے تلبیہ مذکورہ کو جو مکروہ کہا ہے تابع ہوا ہے اسمین نہر الفائق کا برخلاف بحر والیق کے اور نہین پوشیدہ ہے جو اسمین ہے کہ اگر ارادہ کیا ہے شرط سے خصوص صیغہ تلبیہ کا جو گذرا پس اسمین بھی ہے کہ اظہر مدت جیسا کہ فتح القدیر مین ہے یہہ ہے کہ ہوتا ہے محرم ساتھہ ہر ثنا اور تسبیح کے اور تحقیق گذر چکا اور اگر ارادہ کیا ساتھہ اوسکے مطلق ذکر پس مفید مدعا نہین ہے اور وہ کراہت نقصان کی اس صیغہ سے تحریمی ہے پس حق وہ ہے جو بحر مین ہے کہ خصوص تلبیہ سنت ہے پس جبکہ ترک کیا ہوا اوسکو اصلا مرتکب ہوگا کراہت تنزیہی کا پس جبکہ کم کیا ہے اوس سے

پس ایسا ہی بالاولے اور قول کافی نسفی کا کہ نہین جایز کلم کرنا اسمین
نظر ظاہر ہے اور قول اوسکا جسنے کہا کہ تلبیہ ایکبار شرط ہے مراد اوسکی
تلبیہ سے وہ ذکر ہے کہ قصد کیجاتی ہے ساتھہ اوسکے تعظیم بخصوص
تلبیہ زاد المختار اور ایک بار سے زاید کہنا سنت ہے ای تکرار اوسکی
جیسا کہ پہلے بیان کر چکے ہین ہم لباب سے اور ای زاید کرنا اوس
صیغہ تلبیہ پر جو گذرا پس تحقیق گذرا کہ مندوب ہے اور وہ معنی اوسکے ہین
جو کافی وغیرہ مین ہے کہ زیادت مستحب ہے اور ہوتا ہے مسمی ساتھہ
ترک رفع صوت کے ساتھہ تلبیہ کے مقتضا اسکا یہہ ہے کہ رفع صوت
ساتھہ تلبیہ کے سنت ہے اور ساتھہ اسکی تصریح کی ہے نہر الفائق مین محیط
سے اور وہ خلاف ہے جو پہلے بیان کر چکے ہین ہم اوسکو اور تصریح
کی ہے اوسکی بحر رایق اور فتح القدیر مین کہ رفع صوت ساتھہ تلبیہ کے
مستحب ہے لیکن ذکر کیا ہے بحر رایق مین اور جگہہ کہ اساءت کمتر ہے کراہت
سے پس نہین لازم آتا ہے قول شارح سے بہ ثبوت محیط کے کہ ہوتا ہے
اساءت کرنیوالا ساتھہ اوسکے ترک کی کہ ہو سنت موکدہ رد المختار۔
روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہ آواز بلند کرتے تہی تلبید کیے ہوئے کہتے حاضر ہون خدمت
تیری مین یا آلہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون خدمت
تیری مین نہین کوی شریک تیرا حاضر ہون تیری خدمت مین تحقیق
سب تعریف اور نعمت واسطے تیری اور بادشاہت نہین شریک
واسطے تیری نہ زیادتی کرتی تہی ان کلمات پر نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے —

ف

تلبید کی ہوی تلبید یہہ ہے کہ ڈالی محرم سر مین گوند یا خطمی یا اور
کچہہ تاکہ بال ملجاوین آپسمین اور نہ بیٹہے اوسمین غبار اور جوان سے
محفوظ رہین اور لفظ والملک کا عطف ہے الحمد پر اسلیے مستحب
وقف کرنا لفظ والملک پر شیخ عبد الحق
اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جامی بال
سر اپنی کے ساتہہ ایسی چیز سے کہ اوسسے سرد ہوجاتا ہے نقل کی
یہہ ابو داؤد نے وہ جو جامع مین ہے کہ اگر تلبید کیا سر کو پس اوپر
اوسکے دم ہے اور تلبید لینا کچہہ خطمی اور آس اور گوند کا پہڑ ڈالنا

اوسکا بالونکی جڑہین تاکہ چپک جائین اور وہ جو ذکر کیا ہے رشید الدین
بصری نے اپنی مناسک مین اپنا قول کہ حسن ہے تلبید
سر کے احرام سے پہلی بسبب تعظیہ کے مشکل ہے اسلئے کہ نہین
جایز ہے باقی رکہنا تعظیہ کا جو احرام سے پہلے ہو بخلاف خوشبو کے فتح القدیر
اور مستحب ہے بہت تلبیہ نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے
اور نزدیک مالکیون کے قطع کری تلبیہ قبل وقوف عرفات اور بعد زوال
جسوقت جاوے طرف مسجد ابراہیم کے اور مستحب ہے کہ بلند کری آواز کو
تلبیہ کے ساتہہ بلا افراط اور آہستہ پڑہے ماسوا تلبیہ کے اور یہہ ہے
مذہب شافعیہ کا اور سچے دل سے توبہ کری گناہون سے اور روئی اور
نادم ہووی قلب سے اور مروی ہے کہ فضل بن عیاض رح نے دیکہا
عرفات مین رونا لوگونکا کہا اوسنے اگر یہہ لوگ روتی اور مانگتی تہی کسی
شخص سے ایک دانگ ایا نہین دیتا تہا کہا لوگون نے نہین بلکہ دیتا تہا
پس کہا فضل نے قسم ہے خدا کی کہ بخشنا ان لوگون کا عند اللہ زیادہ
آسان ہے دینی ایک دانگ سے اوس شخص پر اور سزاوار ہے
اس نہین جو نہ مشغول ہووے کسی چیز مین سوا ذکر اللہ تعالی کے

مروی ہے کہ سالم بیٹا عبداللہ اور عبداللہ بیٹا خطاب سے نے دیکھا کہ
کوکھا سالم نے کہ ای مجبور حرص ایسے نہین مانگتا ہے غیر اللہ سے اور مروی
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بہترین دعاؤن دعا عرفہ کی ہے
اور بہتر چیزونکو جو ہمنے اور اور نبیون نے پڑہا ہے یہہ ہے کہ کہی نہین
کوئی معبود مگر اللہ واحد نہین ہے شریک اوسکا اور ملک اور حمد خاص ہے
اوسکو اور وہ ہر شی پر قادر ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلعم سے
کہ اکثر دعا میری اور اور انبیاء ونکی عرفات مین یہہ تہی لا الہ الا اللہ
وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شی قدیر اللہم اجعل فی قلبی
نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا اللہم اشرح لی صدری ویسر لی امری
واعوذبک من وساوس الصدور وشتات الامور وفتنۃ القبر اللہم انی
اعوذبک من شر ما یلج فی اللیل وشر ما یلج فی النہار ومن شر ما تہب
بہ الریاح ومن شر بوائق الدہر کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ واحد اور
نہین ہے مثل اور شریک اوسکی کوی ملک اور تعریف خاص اوسکی
واسطے ہے اور وہ ہر شی پر قادر ہے ای بار خدایا گردان دل اور
سمع اور بصر میری مین نور ای بار خدایا کھول سینہ میرا اور آسان کر

سر میرا اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے وسوسون سینونسے اور
پراگندہ ہونا دلیجونسے اور فتنہ قبرسے ای بار خدایا پناہ مانگتا ہون
تیرے ساتھہ اوس چیزونسے جو برا ہے اور دن مین بوقوع آتے ہین
اور شر اوس چیزونسے جو بوقوع آتے ہین ہوا کے سے اور رات
سے اور بعضے علماؤن نے مختار کیا یہہ دعا اللھم ربنا اتنا فی الدنیا
حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللھم ظلمت نفسی ظلما کثیرا
ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک
انت الغفور الرحیم اللھم اغفر لی مغفرۃ تصلح بہا شانی فی الدارین وارحمنی
رحمۃ اسعد بہا فی الدارین وتب علی توبۃ نصوحا لا انکث بعدہا ابدا وارزقنی
سبیل الاستقامۃ لا اذیغ عنہا ابدا اللھم القینی من زلل المعصیۃ الی
عز الطاعۃ واغنینی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن معصیتک وبفضلک
عمن سواک اللھم نور قلبی قبری واعذنی من شر کلہ واجمع لی الخیر کلہ اللھم
انی اسئلک الہدی والتقی والعفاف والغنی اللھم یسر لی الیسری وجنبنی العسری
وارزقنی طاعتک ما ابقیتنی اللھم متعنی بسمعی وبصری ابدا ما ابقیتنی واجعل ذلک الوارث
منی واجعل ثاری علی من ظلمنی وانصرنی علی من عادانی ولا تجعل الدنیا اکبر ہمی ولا مبلغ علمی ولا تسلط

علی بذنوبی منی لا یرحمنی یا ارحم الراحمین ای بارخدایا دے مجکو دنیا اور آخرت مین
نعمت اور بچا مجکو دوزخ کی آگ سے ای بارخدایا ظلم کیا مینی نفس پر بلکم کثیر اور نہین بخشنے
والا گناہون کا مگر تو اور بخشدے مجکو اور رحمت کر مجھپر خاص تو غفور الرحیم ہے ای بارخدایا
بخش تو مجکو تاکہ بہتر ہو جاؤن کیفیت میری دنیا اور آخرت مین اور بخشدے مجکو تاکہ
نیک ہووے بسبب اس بخشش کے کیفیت میری دارین مین اور لوٹا دے مجکو گناہ
سے اور چلا مجکو سیدھے راستے سے تاکہ نہ لوٹون اوسی ہمیشہ ای بارخدایا لوٹا دے
مجکو ذلت معصیت سے اور پہونچا دے مجکو عزت طاعت تک اور بے پرواہ کر مجکو بسبب
حلال اپنی کے حرام سے اور بسبب بندگی تیری کے نافرمانی سے اور بسبب مہربانی
اپنی کے ماسوای تیری سے اور روشن کر دل میرا اور قبر میری اور بچاؤ
مجکو کل برائیون سے اور مہیا کر میرے واسطے کل سامان خیر کے ای بارخدایا
مانگتا ہون تجھسے ہدایت اور تقوی اور پاکی اور بے پروای اے بارخدایا
دور کر سختی میری اور دور کر مجکو سختی سے اور نصیب کر مجکو طاعت اپنی کو
جب تک مجکو زندہ رکھے ای بارخدایا فائدہ دی مجکو سمع اور بصر سے جب تک
مجکو باقی رکھے اور مدد دی مجکو میرے دشمنون پر اور مت کر دنیا اصل
مقصود میرا اور نہ منتہی علم میری کا اور مت مسلط کر مجھپر بسبب گناہ

میری سکے وہ شخص جو مجھپر رحم نکرے یا ارحم الراحمین ارشاد ساک
صغیر ابن جماعہ

دخول مکہ

امام ابو حنیفہ جب داخل ہو مکہ مین بعد بے خوف ہونیکے اسباب کے
پہلے مسجد مین جاے باب السلام سے درمختار۔
مستحب ہے داخل ہونا مکہ کا دن مین ایسا ہی ہے خانیہ مین باب معلی سے
تاکہ ہو مستقبل باب خانہ کعبہ کا ای دخول مین تعظیما اور جب نکلے پس نکلے
باب صفی سے بحر رد المحتار
سنت ہے داخل ہونا مکہ مین معلی سے اور نکلنا صفی سے نہر الفائق
نہین ضرر کرتا ہے محرم کو رات مین داخل ہونا یا دن مین ہدایہ
رات اور دن برابر ہین حق دخول مین فتح القدیر
کہا لباب مین اور ہو محرم اپنی داخل ہونے مین بیچ مکہ کے لبیک کہنے والا
دعا مانگنے والا یہان تک کہ پہونچے باب السلام تک رد المحتار
مستحب ہے داخل ہونا مسجد مین باب بنی شیبہ سے کہ اوسی سے داخل
ہوے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح القدیر اور باب بنی شیبہ وہی

مسمی ہے ساتھہ باب السلام کے بہر الفایق اور مسنون ہے غسل واسطے
دخول مکہ کے اور یہہ غسل واسطے نظافت کی ہے پس مستحب ہے یہہ غسل
واسطے عورت حیض والی اور نفاس والی کے درمختار
امام شافعی نہین مکروہ ہے داخل ہونا مکہ مین انتہا
دیگر علما ر نزدیک نخعی اور اسحاق کے اولی یہہ ہے کہ داخل ہو مکہ
مین دن کو نزدیک عطا کے نہین جایز ہے داخل ہونا مکہ مین رات کو المعانی البدیعہ
اور مستحب ہے غسل اوس شخص کو جو داخل ہووے مکہ مین اگرچہ حایضہ
اور نفاسہ ہووے دران حالیکہ محرم ہووے اور یہہ مذہب حنفیون
اور شافعیون کا ہے اور کہا مالکیون نے کہ سوای حایض کے
اور وسکے لئے یہہ غسل مسنون ہے اور جایز ہے داخل ہونا مکہ مین
رات اور دن مین مگر داخل ہونا دنکا افضل ہے رات سے بالاتفاق
اور جایز ہے داخل ہونا مکہ مین پیادہ اور سوار اور ثابت کیا
شیخ محی الدین شافعی نے کہ پیادہ داخل ہونا مکہ مین افضل ہے
اور مستحب ہے دخول مکہ مین تنیہ اعلای مکہ سے باتفاق چارون
امامونکے مگر مالکی یہہ کہتے ہین کہ یہہ اوس شخص کے لئے مستحب ہے

جو مدینہ کے راستہ سے آتے ہین اور مروی ہے جعفر بنی محمد صادق
سے کہ اونہون نے روایت کیا باپ اپنی سے اور اونہون نے
جداوسکی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نزدیک دخول
مکہ کے اللہم ان البلد بلدک والبیت بیتک جئت اطلب رحمتک
والزم طاعتک متبعا لامرک راضیا بقدرک مسلما لامرک اسئلک
مسئلۃ المضطر الیک المشفق من عذابک ان تستقبلنی بعفوک
وان تتجاوز عنی برحمتک وان تدخلنی جنتک ای بار خدایا یہہ شہر
شہر تیرا ہی اور یہہ گھر گھر تیرا ہے آیا ہون مین واسطے طلب
کرنے رحمت تیری کے اور لازم پکڑی مینی طاعت تیری درانحالیکہ
تابعدار ہون امر تیری کو اور راضی ہون تقدیر تیری پر اور تسلیم کرتا ہون
حکم تیری کو اور سوال کرتا ہون تجھسے مثل سوال بیقرار کی تیری طرف
اور ڈرتا ہون تیری عذاب سے اور متوجہ ہو میری طرف ساتھہ بخشش
اپنی کے اور رحمت کر مجھہ پر تا کہ داخل ہون جنت تیری مین انتہا

صغیر ابن جماعہ

دعا روقت دیکھنے مکہ کے

اور جب مشاہدہ کرے خانہ کعبہ کا تکبیر کہے تین بار اور تہلیل کہے - درمختار
عبارت فتح القدیر مین ہے تکبیر اور تہلیل کہے تین بار اور عبارت ابن
مین ہے کہ تکبیر کہے تین بار اور تہلیل کہے تین بار رد المحتار
کہا بحر رائق مین اور نہین ذکر کیے گئے متون مین دعا نزدیک مشاہدہ خانہ کعبہ کے
اور یہہ غفلت ہے اوس سے جسے غفلت لائق نہین اسلئے کہ دعا نزدیک
مشاہدہ خانہ کعبہ کے مستجاب ہے اور مجرد رحمتہ اللہ تعالے نے نہین معین
کیا ہے اصل مین واسطے مشاہدہ حج کے کچھ دعاؤن مین سے اسلئے کہ توفیق
کبھاتی ہے رقت کو اور اگر تبرک کرے ساتھہ دعائی منقول کے دعا دیکھنے
پس حسن ہے ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور فتح القدیر مین ہے اور اہم دعاؤن
مین سے طلب جنت ہے بدون حساب کے اور درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسجگہہ
اہم اذکار مین سے ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے اوسکو حلبی نے تنبیہ اور
کہا لباب مین اور نہ اوٹھائے جائین دونو ہاتھہ نزدیک دیکھنے خانہ
کعبہ کے اور کہا گیا ہے کہ اوٹھائے جائین کہا ملا علی قاری نے
شرح لباب مین اسی نہ اوٹھائے جائین ہاتھہ اگر وقت دعا کے ہو

اور ٹہلنا اسلئے کہ اور ٹہلنا ہا تھ ہونکا نہیں ذکر کیا گیا ہے ہمارے اصحاب
یعنی حنفیہ کے مشاہیر کتب میں بلکہ کہا ہے سرخسی نے کہ نہیں ہے
اور سکا ہے اور تصریح کی ہے طحاوی نے اور ٹہلنا ہا تھ ہونکا وقت مشاہدہ
خانہ کعبہ کے مکروہ ہے نزد ہماری ایمہ ثلثہ یعنی ابو حنیفہ اور ابو یوسف
اور محمد کے رد المحتار

محرم وقت داخل ہونے مکہ کے یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا
عَبْدُکَ جِئْتُ لِاُؤَدِّیَ فَرْضَکَ وَاَطْلُبُ رَحْمَتَکَ وَاَلْتَمِسُ رِضَاکَ
مُتَّبِعًا لِاَمْرِکَ رَضِیًا بِقَضَائِکَ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّیْنَ اِلَیْکَ الْمُفْتَقِرِیْنَ
اِلٰی عَفْوِکَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِیَ الْیَوْمَ بِعَفْوِکَ وَتَحْفَظَنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَتَجَاوَزَ
عَنِّیْ بِمَغْفِرَتِکَ وَلِیَعُنِّیْ عَلٰی اَدَاءِ فَرَائِضِکَ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ
رَحْمَتِکَ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْھَا وَاَعِذْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ ۔ اور ایسا ہی ہے
پڑہے یہہ دعا داخل ہونے مسجد کے فتح القدیر ۔
اور مروی ہے عطا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتے جب
ملاقات کرتے خانہ کعبہ کی اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَیْتِ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ
ضِیْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اور دونوں ہاتھ اٹہاتے فتح القدیر

بیہقی نے روایت کیا ہے سعید بن المسیب سے کہا سعید
بن المسیب نے سنا میں عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کلمہ کہ نہیں
باقی رہا کوئی سننے والا اوسکا سوا میرے کہتے عمر جب دیکھتے
خانہ کعبہ کو اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا
بالسلام اور شافعی نے ابن جریج سے روایت کیا ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے خانہ کعبہ کو اوٹھاتے
دونوں ہاتھ اور کہتے اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَعْظِیْمًا وَتَکْرِیْمًا وَمَھَابَۃً
وَزِدْ مَنْ شَرَّفَہٗ وَکَرَّمَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗ اَوِ اعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفًا وَتَعْظِیْمًا
وَتَکْرِیْمًا وَبِرًّا اور ذکر کیا ہے واقدی نے مغازی میں
اسکو موصولاً بابتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں
ذکر کیا ہے اوسمیں ہاتھ اوٹھانے کو فتح القدیر
امام شافعی مستحب ہے ہاتھ اوٹھانا دعا میں وقت دیکھنے
خانہ کعبہ کے المعانی البدیعہ ۔
امام مالک نہیں اچھا جانتے اوسکو اور کہا جابر نے کہ نہیں
کرتے ہیں اسکو مگر یہود المعانی البدیعہ ۔

اور مستحب ہے نزدیک شافعیونکے کہ جسوقت دیکھے بیت اللہ
کو اوٹھاوے ہاتھہ اپنی کو جسطرح دعا کے واسطے اوٹھاتے
ہین اور نہ اشارہ کرے ساتھہ ہاتھون اپنی کے اور
نہ ساتھہ سبابہ کے طرف بیت اللہ کے جیسا کرتے
ہین بعض عوام اور یہہ بدعت ہے اور کہی یہہ دعا اللھم زد
ہذا البیت تشریفا وتعظیما وتکریما ومہابۃ وامنا وزد من شرفہ
وعظمہ وکرمہ ممن حجہ او اعتمرہ تشریفا وتکریما وتعظیما وبرا اللھم
انت السلام ومنک السلام فحینا ربنا بالسلام ای بار خدایا
زیادہ کر اس گہر کے لئے شرافت اور بزرگی اور عزت اور
امن اور زیادہ کر اوس شخص کو جو تکریم اور تعظیم کرے
اور حج اور عمرہ اس گہر کا ای بار خدایا تو سلامتی دینوالا ہے
اور تجھسے سلامتی ہے اور زندہ رکھہ ہمکو ساتھہ سلامتی
کے اور ایسا ہی ہے مذہب حنبلیونکا مگر اونہونے زیادہ
کیا تکبیر کو پہلے دعا سے اور مروی ہے کہ دعا مستجاب
ہوتی ہے وقت دیکھنے بیت اللہ کے اور کہا حنفیون نے

جسوقت دیکھے بیت اللہ کو تکبیر کرے اور تہلیل کرے تین دفعہ
اور نہ اوٹھاوے ہاتھونکو وقت دیکھنے بیت اللہ کے ازمناسک
صغیر ابن جماعہ

طواف قدوم

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
پہر بعد مشاہدہ خانہ کعبہ کے ابتدا کریگا ساتھہ طواف کے پس اگر ہو حلال پس یہہ طواف تحیۃ ہوگا اور اگر ہو محرم بالحج پس طواف قدوم ہے یہہ جبکہ داخل ہو پہلے یوم نحر سے پس اگر داخل ہو بیچ دن نحر کے بی پہر اکریگا طواف فرض کو طواف تحیۃ سے اور اگر محرم ہوگا ساتھہ عمرہ کے پس یہہ طواف طواف عمرہ کا ہوگا اور نہین طواف قدوم کا ہے واسطے عمرہ کے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین نہر الفائق اطلاق مفید اسکا ہے کہ نہین مکروہ ہے طواف اون اوقات مین کہ مکروہ ہے اونمین نماز جیسا کہ تصریح کی ہے اسکی فتح القدیر مین	طواف قدوم سنت ہے جب احرام باندہے حج کا مکہ سے طواف کرے قدوم کا وقت احرام کے المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علما
ایک روایت مین نہ طواف کرے جب تک نہ لوٹے عرفات اور منی سے المعانی البدیعہ	اگر ترک کیا طواف قدوم کو بسبب تعجیل کے تو کچھ لازم نہین آتا ہے اور اگر ترک کیا اوسکو باوجود وقت کے تو لازم آئیگا اوسپر دم بعضی اصحاب مالک اوسکو تعبیر کرتے ہین ساتھہ وجوب کے یعنی طواف قدوم کو واجب کہتے ہین نہ طواف کرے جب تک لوٹے نہ آئے عرفات اور منی سے المعانی البدیعہ	طواف قدوم نزدیک ابی ثور کے نسک ہے یعنی افعال حج مین سے ہے واجب ہوتا ہے اوسکے ترک سے دم المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
کہا فتح القدیر مین مگر یہہ کہ نہ پڑہے	دو رکعت طواف کی سنت ہے	متفق بقول امام شافعی	متفق بقول امام شافعی
رکعتین طواف کے اوقات مکروہہ مین بلکہ مکہ کے	ایک قول مین واجب ہے		
یہانتک کہ داخل ہو وقت کراہت کا نہین ہے	اور واجب کہا ہے شافعی نے ان دو رکعت کو		
کراہت نماز کی اوسین رد المحتار	دوسری قول مین مستحب ہے کہ پڑہے		
اور ابتدا اسکا طواف کے اوسوقت	جا دین تہ رکعت پیچہی مقام ابراہیم کے		
کری کہ نہ خوف ہو فوت نماز مکتوبہ	پہر اگر فوت ہو جائین مقام ابراہیم مین		
یا اوسکی جماعت یا وتر یا سنت راتبہ کا	پڑہی جاوین حرم مین پہر اگر فوت		
در مختار	ہو جائین حرم مین پس پڑہے جائین		
اور جبکہ خوف ہو فوت نماز مکتوبہ یا اوسکی	جسجگہ چاہے جب یہہ ہو لی گیا در رکعت		
جماعت یا وتر یا سنت راتبہ کا مقدم	طواف کی یہان تک کہ نکل آیا حرم سے		
کرنا چاہئے انکا طواف تحیہ وغیرہ پر	اور لوٹ گیا طرف اپنی شہر کے پڑہے		
ایسا ہی لباب اور اوسکی شرح مین ہے	اونکو جہان چاہے حل مین سے		
اسکی بعد طواف کرنیکے رد المحتار	یا حرم مین سے		
واجب ہے دو رکعت پڑہنا المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ		

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک
اور ختم کری طواف کو ساتھہ استلام حجر کے اور پہنت ہے پہر نماز پڑہے دو رکعت وقت صباح مین در مختار پڑہے اون رکعتون مین کافرون را خلاص واسطے اقتدا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہر اور مستحب ہے یہہ کہ دعا کری بعد اون رکعت کے ساتھہ دعا آدم علیہ السلام کے اور اگر پڑہے زاید دو رکعت سے جایز ہے اور نہ کافی ہوگی نماز فرض اور نہ نماز نذران دو رکعتون سے اور نہ جایز ہوگی پہر پیوے اون رکعت کو اقتدا ساتھہ مثل اپنی کے اسلئے کہ طواف اسکا غیر ہے		
طواف دوسری کا اور اگر طواف کری ساتھہ جنبی کے نماز پڑہے اوسکی طرف سے لباب	جایز ہے پڑہنا دو رکعت طواف کا مذہب صحیح لاینقل کے المعانی البدیعہ	جایز نہین ہے المعانی البدیعہ

پڑھے رکعت پہلی مین قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت مین
قل ہو اللہ احد بتر کا ساتھہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور اگر پڑھے غیر ان دو سورتونکی تو جایز ہے پھر دعا کرے واسطے
مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کے اور اگر ملا دے طواف
کو ساتھہ طواف دوسرے کے پہلے نماز سے مکروہ ہوگا تحریما
بسبب کراہت وصل اسابیع کے نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے
برخلاف ابی یوسف کے اوس صورت مین کہ فارغ ہو وتر
سے اور خلاف مقید ہے بغیر وقت کراہت کے پس اگر ہو نہ مکروہ
ہوگا اجماعا نہر اور مکروہ رکہا ہے بعض اصحاب ہماری نے طواف
کو بعد نماز صبح اور عصر کے اسواسطے کہ نہین جایز ہے نماز بعد
ان دونون کے اور مشہور عدم کراہت ہے اور تاخیر کرے
نماز کے مابعد طلوع اور غروب تک برجندی خطا وہی وقت
مباح مین قید ہے واسطے نماز کے فقط پس مکروہ ہے وقت
کراہت مین بخلاف طواف کے اور سنت موالاۃ ہے
درمیان اوسکے اور درمیان طواف کے پس مکروہ ہے

تا خیر اوسکی طواف سے مگر وقت مکروہ مین اور اگر طواف کیا بعد
عصر کے نماز پڑہے مغرب کی پہر دو رکعت طواف کی پہر سنت
مغرب کی اور اگر پڑہا ہے نماز کو وقت مکروہ مین کہا گیا ہے کہ
صحیح ہوگی نماز ساتھہ کراہت کے اور واجب ہوگا قطع اوسکا
پس اگر گذر جاتا ہے اوسمین پس واجب اعادہ اوسکا ہے
لباب اور اوسکے اطلاق مین نظیر ہے بسبب اوسکے کہ گذرا
اوقات صلوۃ مین کہ واجب اگرچہ واسطے غیر کے ہو مانند دو رکعت
طواف اور نذر کے نہ منعقد ہوگا تین وقتون مین اوقات معینہ
مین سے یعنی وقت طلوع اور استوای شمس اور غروب مین
بخلاف مابعد فجر اور مابعد نماز عصر پس تحقیق وہ منعقد ہو جاتا ہے
ان دو وقتون مین رد المحتار

اور یہہ دو رکعت بعد طواف کے واجب ہین علی الصحیح بعد ہر سات
پہیرون کے نزدیک مقام کے کہ وہ پتہر ہین ظاہری اوسمین
نشان دو قدمون ابراہیم خلیل اللہ کا یا غیر مقام مین مسجد سے
اور ایا متعین ہے مسجد اسمین دو قول ہین درمختار

اور کہا گیا ہے کہ یہہ دو رکعت سنت ہین قہستانی رد المحتار
بعد ہر سات پھیرون کے یعنی اوپر تراخی کے جب تک کہ نہ ارادہ
کیا ہو کہ طواف کرے سات پھیرون اور کا پس علی الفور ہے بحر
اور سراج وہاج مین ہے کہ مکروہ ہے نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے
جمع درمیان دو اسبوعون یا اکثر کے بدون نماز کے درمیان دو اسبوع کے
اگرچہ فارغ ہو چکا ہو وتر سے اور کہا ابو یوسف نے نہین مکروہ
ہے جبکہ فارغ ہو چکا ہو وتر سے مانند تین اسبوعون یا پانچ
یا سات کے اور خلاف غیر وقت کراہت مین ہے اور وقت کراہت
مین پس نہین مکروہ ہے اجماعًا اور تاخیر کری نماز کی وقت مباح
تک انتہی اور جب زایل ہو جاوی وقت کراہت کا یا مکروہ ہے
طواف پہلی دو رکعت سے نماز سے واسطے ہر اسبوع کے کہا
بحر مین نہین دیکہا ہے مین نے اسکو اور سزاوار ہے مکروہ ہونا
اسلئے کہ اسابیع اسوقت نہین ہو جائینگے مانند اسبوع واحد کی
انتہی اور اگر یاد کیا دو رکعت طواف کے بعد شروع کے دوسرے
طواف مین پس اگر ہو یاد کرنا پہلے تمام کرے ایک پھیری کے

ترک کرے اوسکو اور جو نہین تمام کرے طواف کو اور لازم ہونگی
اوسپر واسطے ہر اسبوع کے دو رکعت لباب اور اطلاق کیا اسبوع کو
پس شامل ہے طواف فرض اور واجب اور سنت اور نفل کو برخلاف
اوسکے جنے مقید کیا ہے وجوب نماز کو ساتھہ طواف واجب کے
کہا فتح القدیر مین یہہ تقیید کچھہ نہین ہے بسبب اطلاق ادلہ کے
انتہی اور ظاہر مراد ساتھہ اسبوع کے طواف ہے نہ عدد یہان
تک کہ اگر ترک کیا ہو اقل اشواط کو بسبب کسی عذر کے مثلاً واجب
ہونگے دو رکعت اوسپر اور لازم آئیگا اوسپر موجب ترک اقل الاشواط
کا اور قول اوسکا شرح لباب مین واجب ہے بعد ہر طواف کے
اگرچہ ادا کیا ہو اونکو ناقص پس محتمل ہے نقصان عدد کا اور
نقصان وصف کا مانند طواف کے ساتھہ حدث کے اور جنابت
کے اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد اوسکی ثانی ہے رد المحتار
نزدیک مقام کے عبارت لباب کے ہے کہ پیچھے مقام کے کہا
اور مراد ساتھہ اسکے وہ ہے جو صادق آتا ہے اوسپر یہہ عادۃً
اور عرفاً ساتھہ قرب کے اور روایت ہے ابن عمر سے کہ جب ارادہ

کری رکوع کرنے کا پیچھے مقام کے گردا نے درمیان اپنے اور درمیان
مقام کے ایک صف یا دو صف یا ایک مرد یا دو مرد روایت کیا ہے
اسکو عبد الرزاق نے انتہی رد المحتار

تھے ابراہیم کہڑے ہوتے اون پتھرون پر وقت اوترنے اور سوار
ہونیکے جسوقت کہ آتے طرف زیارت اسمعیل اور ہاجرہ کے اور
کہا گیا ہے کہ وہ ایک جگہہ ہے کہ تہا اوسمین پتھر جب کہ رکہا تہا ابرہیم
دونو قدمونکو اور بلایا تہا لوگونکو طرف حج کی اور کہا گیا ہے کہ وہ وہ ہے
کہ جسپر کہڑے ہوتے تھے واسطے رفع بنای خانہ کعبہ کے اور شرح
ملتقی مین ہے کہ طول اوسکا دس بالشت کا اور عرض اوسکا سات
بالشت کا تہا اور وہ جگہہ اوسکے اب ہے بحر و نہر مصاوی سے اور
کہا گیا ہے کہ وہ سارا حرم ہے طحطاوی -

پتھر مین ذکر کیا ہے اسکو بحر مین تفسیر قاضی سے لیکن تعبیر کیا ہے
ساتھہ حجر مفرد کے وہ وہ موضع ہے کہ تہی اوسمین جبکہ قیام کیا
ابراہیم علیہ السلام نے اوسپر اور بلایا لوگونکو طرف حج کی اور
تحریر کیا ہے بعض علمای اعلام نے کہ وہ حجر کہ مقام مین ہے بلندی

اوسکی زمین سے بقدر نصف ذراع اور چوتھائی اور آٹھوین حصہ کے
ہے اور اوپر کی جانب اوسکی مربع ہے ہر طرف سے نصف ذراع ہے
اور ربع ہے اور گہرائی خوص یعنی وہ سنی قابین کے ساتھہ قیراط
اور نصف سے ہے رد المحتار معتمد یہہ ہے کہ تعین مسجد کا بر طریق تفضلیت
ہے پس اگر پڑہا اون دو رکعت کو بعد لوٹنے کے طرف اپنی اہل کے کافی
ہوگا اوسکو اسلئے کہ وہ دو رکعت تراویح ہین اور یہہ قول امام اور
اصحاب امام کا ہے اور کہا ابو طاہر نے اگر چھوڑا پڑہے ان
دو رکعت کو مسجد مین واجب ہوگا اوسپر دم اور تقویت کی ہے
اوسکی صاحب نہر الفایق نے اور نہین وجہ ہے عدول کی
مذہب امام اور اصحاب امام سے طحطاوی ۔ اور متعین ہونے
مسجد مین جو لکہا کہ دو قول ہین نہین دیکہا مینے اوسکو کہ جسنے
حکایت کیا ہو دو قولونکو سوا اسکے کہ جسکا وہم دلایا ہے
عبارت نہر نے اور عبارت نہر مین نظر ہے اور مشہور عامہ کتب
مین ہے کہ نماز اوسکی مسجد مین افضل ہے غیر مسجد سے اور لباب
مین ہے کہ نہین خاص ہے یہہ نماز ساتھہ زمان اور نہ ساتھہ مکان کے

اور نہین فوت ہوتی ہے یہہ نماز پس اگر ترک کیا ہوا وسکو نہ جبیر
کی جائیگی ساتھہ دم کے اور اگر پڑھا ہوا وسکو خارج حرم سے اگرچہ
لیدر جوع کے ہو طرف وطن کی جایز ہے اور مکروہ ہوگا اور
مستحب ہے تاکید کے ساتھہ ادا اوسکا پیچھے مقام کے پہر
کعبہ مین پہر حجر مین نیچے میزاب کے پہر ہر اوسجگہہ کہ قریب ہو
حجر سے پہر باقی حجر مین پہر اوسمین کہ قریب ہو خانہ کعبہ کے پہر مسجد
مین پہر حرم مین پہر نہین فضیلت ہے بعد حرم کے بلکہ اسارت
ہے انتہی رد المحتار۔

یہ خوف ہو فوت وقت مکتوبہ کا سزاوار یہہ ہے کہ ہو مراد فوت
وقت مستحب مکتوبہ کا اسلئے کہ ساقط ہوتی ہے ساتھہ اوسکے ترتیب
اوپر ایک دو قولون مصححین کی پس بالاولی ہے جو بیان ہے
اور زیادہ کیا ہے شرح لباب مین فوت نماز جنازہ کو اور زیادہ کیا ہے
بحر اور نہر مین اوسکو جبکہ داخل ہوا وسوقت مین کہ منع کئے جاتے
ہون لوگ طواف سے یا ہوا وسپر فایتہ مکتوبہ انتہی اور ذکر کیا ہے اخیر کو
لباب مین وقصد کیا ہے اوسکو شارح لباب کے ساتھہ صاحب ترتیب کے

کہتا ہون ہین اور ظاہر مراد فائتہ کے وہ فائتہ ہے کہ فوت کیا ہے اوسکو
عمدًا اور واجب ہے قضا اوسکی فورًا اور جو نہین پس تقدیم طواف
کی اوسپر نہین مضر ہے مگر جبکہ خوف ہو فوت مکتوبہ وقتیہ کا جبکہ
مقدم کرے اوسپر طواف کو اور قضا فائتہ کو اور اسوقت ہین پس ذکر
مکتوبہ وقتیہ کا بی پروا کر یکا ذکر فائتہ سے رد المحتار
اور طواف کری خانہ کعبہ کا طواف قدوم اور سنت ہے طواف
قدوم واسطے آفاقی کے اسلئے کہ وہی آفاقی قادم ہے درمختار
طواف قدوم کو طواف تحیتہ اور طواف لقاء اور طواف اول عہد بخانہ کعبہ اور
طواف احداث عہد بخانہ کعبہ اور طواف الوارد الورود بھی کہتے ہین شرح لباب
ہین ہے کہ واقع ہو جاتا ہے یہہ طواف واسطے قدوم کے مفرد بالحج سے
اگرچہ نہ نیت کی ہو اوسنے قدوم کے لئے ہونی کی یا نیت کی ہو غیر قدوم
کے لئے اسلئے کہ واقع ہوا ہے محل قدوم ہین کہا لباب ہین پھر اگر
ہو محرم مفرد ساتھہ حج کے واقع ہوگا یہہ طواف اوسکا واسطے قدوم
کے اور اگر ہوگا مفرد ساتھہ عمرہ کے یا متمتع یا قارن واقع ہوگا طواف
عمرہ سے نیت کی ہو اوسکے لئے یا واسطے اوسکے غیر کے اور قارن پر ہے

یہہ کہ طواف کرے اور طواف واسطے قدوم کے انتہی یعنی استحباباً بعد فراغ اپنی کے سعی عمرہ سے قاری اور لباب مین ہے کہ اول وقت طواف قدوم کا وقت دخول مکہ کے ہے اور آخر اوسکا وقوف عرفہ سے ہے پس جب وقوف عرفہ کیا پس تحقیق فوت ہوگیا وقت اوسکا اور اگر نہ وقوف کیا پس طلوع فجر نحر تک ردالمحتار

اور مسنون ہے طواف قدوم واسطے آفاقی کے نہ واسطے غیر آفاقی کے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین پس مسنون نہین ہے واسطے مکی کے اور نہ واسطے اہل مواقیت کے اور جو داخل مواقیت ہین مکہ تک سراج و شرح لباب ۔

مگر تحقیق مکی جب نکلے واسطے آفاق کے پھر لوٹے حالت احرام مین ساتھہ حج کے پس لازم ہے اوسپر طواف قدوم لباب

پس یہہ خلاف اوسکے ہے جو قہستانی مین ہے کہ مسنون ہے واسطے اہل میقات اور داخل میقات کے ردالمحتار

اور شروع کرے طواف کرنیوالا اپنی داہنی طرف سے اوسجگہہ سے کہ متصل دروازہ کعبہ کے ہے درمختار ۔

اور یہہ واجب ہے اصح مین جیسا کہ گذرا ردالمحتار
پس ہوجائیگا کعبہ بائین طرف اسلئے کہ طواف کرنیوالا مانند مقتدی
کی ہے خانہ کعبہ کا اور ایک مقتدی کھڑا ہوتا ہے داہنی طرف
امام کی اور عکس اوسکا کرے اسطرح کہ شروع کرے طواف کو
بائین طرف سے اور گرد اسنے خانہ کعبہ کو داہنی طرف سے اعادہ
کرے جب تک مکہ مین ہے اور ایسا ہی اعادہ کرے طواف کا
جب تک کہ مکہ مین ہے اگر طواف مین استقبال کرے خانہ کعبہ کا
ساتھہ اپنی چہرہ کے یا استدبار کرے خانہ کعبہ کا اور طواف کرے
درحالیکہ عرض مین جانیوالا ہو جیسا کہ شرح لباب وغیرہ مین ہے پس
اگر لوٹ جاے طرف اپنی شہر کی پہلے اعادہ کرنے سے درمختار ردالمحتار
اور ایسا ہی ہے اگر شروع کیا طواف کو غیر حجر سے جیسا کہ گذرا یعنی
اعادہ کرے اوسکا اور جو نہین پس اوپر اوسکے دم ہے اور یہہ
اوپر قول کے ہے ساتھہ وجوب اوسکے جیسا کہ اشارہ کیا ہے
طرف اوسکی ساتھہ قول اوسکے جیسا کہ گذرا یعنی واجبات مین
درمختار ردالمحتار

کہا ہے علمارنے اور مرور کرے ساتھہ ساری اپنی بدن کے اوپر
ساری حجر کے در مختار
کہا بحر رائق مین ہے اور ہرگاہیکہ ہے ابتدا حجر سے واجب ہوگی
ابتدا طواف مین اوس جہت سے کہ اوسمین رکن یمانی ہے قریب
حجر اسود سے متصل اور ساتھہ اسیکی تصریح کی ہے فتح القدیر مین
اوس حال مین کہ کہنے والا ہے اپنی تعلیل مین اور تابعداری کی ہے
اوسکی ملا علی قاری نے شرح لباب مین واسطے خروج کے اوس
شخص کے خلاف ہے جو شرط کرتا ہے مرور کو حجر پر ساتھہ ساری
بدنکے اور کرمانی مین ہے کہ یہہ اکمل اور افضل ہے پھر کہا قاری
نے اور جو نہین پس اگر استقبال کرے حجر کا اور نیت کرے
طواف کی کافی ہوگا نزدیک ہمارے اصل مقصود مین کہ وہ
ابتدا ہے حجر سے برابر ہے کہ کہین ہم کہ وہ سنت ہے یا واجب یا فرض
یا شرط انتہی ۔ اور شرنبلالیہ مین ہے بعد اوسکے کہ گذرا
بحر رائق سے اور یہہ جبوقت کہ نہو اپنی قیام مین سمت پر حجر کے
اسطرح کہ کہڑا ہو جانب ملتزم کے اور مایل ہو ساتھہ اپنی بعض

جسد کے تاکہ بوسہ دے حجر کو امی پر جو کہڑا ہو مقابل ساتھہ اپنے جسد کے
حجر کا پس داخل ہوگا اوسمین کچھہ رکن یمانی سے اسلئے کہ حجر اور رکن
اوسکا نہین پہونچتا ہے عرض جسد سائت حجر کو اور ساتھہ اسکے
حاصل ہوگی ابتدا حجر سے انتہی کہتا ہو نہین نہ حاصل ہوگا ساتھہ اوسکے
مرور ساتھہ سارے بدن کے اوپر ساری حجر کے
لیکن جانتا ہے تو نے کہ یہہ غیر لازم ہے نزدیک ہمارے اور
شاید کہ شارح نے اشارہ کیا ہے اسکے ضعف کیطرف ساتھہ لفظ
قالو کے بسبب اسکے کہ جانا تونی اوسکو رد المحتار —
اور طواف کری حطیم کے پیچھے سے موجبا اسلئے کہ حطیم مین سے ہے گر
خانہ کعبہ مین سے ہے پس اگر طواف کریگا فرجہ سے نہ جایز ہوگا مانند
استقبال وسطی حطیم کی احتیاطا اور اسی حطیم مین قبر اسمعیل اور ہاجرہ
کی ہے درمختار —
اور نام رکہا جاتا ہے حطیم حظیرہ اسمعیل اور وہ ایک جگہ ہے نیچے
میزاب یعنی پرنالی کے اور پر اوسکے حاجز ہے یعنی حایل ہے مانند نصف
دایرہ کے درمیان اوسکے اور درمیان خانہ کعبہ کے ایک فرجہ ہے نام

کہا گیا حطیم اسلئے کہ توڑا گیا ہے خانہ کعبہ سے اور نام رکھا گیا ہے
حجر اسلئے کہ منع کیا گیا ہے یعنی الگ کیا گیا ہے خانہ کعبہ سے رد المحتار
کہا فتح القدیر میں اور نہیں ہے حجر یعنی حطیم سارا خانہ کعبہ میں سے
بلکہ چھ گز حطیم میں سے فقط خانہ کعبہ میں سے ہے بسبب حدیث
عائشہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ چھ
گز یعنی حطیم سے خانہ کعبہ میں سے ہے اور جو زائد ہے چھ گز سے
وہ نہیں ہے خانہ کعبہ میں سے روایت کیا ہے اس حدیث کو مسلم نے رد المحتار
اور مراد عدم جواز سے عدم حل ہے نہ عدم صحت ایسا ہی
ظاہر ہے رد المحتار سے کہا قاری نے شرح لقایہ میں اور
اگر طواف کیا فرجہ سے نہ کافی ہوگا اوسکو تحقیق کہا میں اور
لابد ہوگا اعادہ سب طواف کا اور اگر اعادہ کریگا تنہا حطیم سے
اسطرح کہ شروع کرے اپنی داہنی طرف سے خارج حجر یعنی حطیم کی
یہاں تک کہ منتہی ہو آخر حطیم تک پھر داخل ہو حطیم میں فرجہ سے
اور نکلی دوسری جانب حطیم سے یا نہ داخل ہو حجر یعنی حطیم میں اور
یہ افضل ہے اسطرح کہ بولے اور ابتدا کرے اول حجر سے اسطرح

کری سات بار اور پورا کری صفت طواف کی رمل وغیرہ سے
اور اگر نہ اعادہ کریگا طواف کو صحیح ہوگا طواف اوسکا اور واجب ہوگا
اوسپر دم ردالمحتار
مانند استقبال کیا ہوگا حطیم کا مصلی نے نہ صحیح ہوگی نماز اوسکی
اسلئے کہ فرضیت استقبال کعبہ کی ثابت ہے ساتھ نص قطعی کے اور
ہوا حطیم کا کعبہ مین سے ثابت ہوا ہے ساتھ احاد کے پس ہوگیا کہ گویا
حطیم کعبہ ہین سے من وجہ دون وجہ ہے پس ہوگی احتیاط واجب طواف
مین ورا ر حطیم سے اور عدم صحت استقبال حطیم مین ہے ردالمحتار
اور حطیم مین قبر اسمعیل اور ہاجرہ کے ہے بنسبت کیا ہے اسکو حجر مین طرف
غایۃ البیان کے اور ذکر کیا ہے بعض نے کہ ابن جوزی لایا ہے کہ
قبر اسمعیل بیچ ما بین میزاب باب حجر غربی تک ہے تنبیہ
نہین ذکر کیا در مختار مین۔ شاذروان کو اور وہ اوپر المسنم ہے یعنی
گول خارج چوڑای دیوار حجانہ کعبہ سے قدر دو ملمش گز کے کہا گیا ہے
کہ شاذروان خانہ کعبہ مین سے ہے باقی رہگیا ہے اوسی جگہ بنا کیا ہے
اوسکو قریش نے مانند حطیم کی اور شاذروان نہین ہے خانہ کعبہ مین سے

نزدیک ہمارے یعنی حنفیہ کے لیکن سزاوار یہہ ہے طواف خانہ کعبہ کا وراے
شاذروان سے واسطے نکلنے کے خلاف سے جیسا کہ فتح القدیر اور لباب
وغیرہما مین ہے ردالمحتار

اور طواف کرے سات پھیرے فقط پھر اگر طواف کیا ہو آٹھوان ہاتھ
اسکے کہ جانتا ہو کہ یہہ آٹھوان ہے پس صحیح یہہ ہے لازم ہوگا اوسکو
اتمام اسبوع کا واسطے شروع کے یعنی اسلئے کہ شروع کیا ہے اوسمین
بالتزام بخلاف اوسکے کہ ظن کیا ہو اسکا کہ یہہ ساتوان ہے بسبب
اسکے کہ شروع اسمین واسطے اسقاط واجب کے ہے اور وہ تمام کرنا
سات پھیرونکا ہے نہ بالتزام کے ساتھہ پھیرے مستانف کی بخلاف
حج کے جیسا کہ شروع کیا ہوگا اوسمین بقصد اسقاط لازم ہوگا اوسپر
اتمام اوسکا برخلاف باقی عبادات کے بحر — اور حاصل یہہ ہے
کہ طواف مانند اور عبادات کے ہے جیسے نماز اور روزہ اگر شروع
کیا ہو اوسمین بطریق اسقاط کے اسطرح کہ اوسپر ہے پھر ظاہر ہوا
خلاف اوسکا نہین لازم ہے اوسکو اتمام اوسکا مگر حج کہ لازم ہوتا ہے
اتمام اوسکا مطلقا جیسا کہ گذرا اول فصل مین تنبیہ

اگر شک کیا پھیرونکی عدد مین بیچ طواف رکن کے اعادہ کرے اوسکا اور نہ بناکری غالب ظن پر بخلاف نماز کے اور کہا گیا ہے جبکہ ہو کہ بہت ہوتا ہو شک تحری کری اور اگر خبر دی اوسکو عدل ساتھہ کسی عدد کی مستحب ہے کہ اخذ کرے ساتھہ اوسکی قول کے اور اگر خبر دین اوسکو دو عدل واجب ہوگا عمل ساتھہ قول دو عدل کے لباب —

کہا شارح لباب نے اور مفہوم اسکا یہہ ہے کہ اگر شک کیا ہو پھیرون غیر رکن مین اعادہ کری اوسکا بلکہ بنا کری اوپر غلبہ ظن اپنی کی اسلئے کہ غیر فرض اوپر تو سہو کے ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ واجب حکم رکن مین ہے اسلئے کہ فرض عملی ہے انتہی رد المحتار

جگر سے جگر تک ایک پھیرا ہے خانیہ اور یہہ بیان ہے واسطے واجب کے نہ واسطے فرض کے طواف مین بسبب اسکے کہ گذرا کہ اقل اشواط سبعہ کا سوای اکثر کے واجب ہے جبر کیا جاتا ہے ساتھہ دم کے پس رکن اکثر اشواط ہے بحر — لیکن ظاہر یہہ ہے کہ یہہ فرض مین ہے اور واجب پس تحقیق تصریح کی ہے فقہا نے اسطرح کہ اگر ترک کیا اکثر پھیرون طواف صدر کو لازم آئیگا اوسپر دم اور اقل مین واسطے ہر پھیری کے

صدقہ ہے اور اسی پر طواف قدوم پس نہین تصریح کی ہے فقہانے
ساتھہ اوسکے جو لازم آتا ہے اگر ترک کیا ہو اوسکو بعد شروع کے
اور بحث کی ہے شیخ نے منسک کبیر مین کہ مانند صدر کی ہے
اور نزاع کیا ہے اسمین بیچ شرح لباب کے اسطرح کہ صدر واجب ہے
باصالہ پس نہین قیاس کیا جائیگا اوسپر جو واجب ہوتا ہے ساتھہ شروع کے
پس ظاہر یہہ ہے کہ نہ لازم آئی اوسکے ترک سے کچھہ سوای توبہ کے
مانند نماز نفل کی انتہی ملخصا اور کبھی کہا جاتا ہے کہ وجوب اوسکا ساتھہ
شروع کی بمعنی واجب ہونے اکمال اور تعظیم اوسکے کے ہے ساتھہ
اہمال اوسکی کے اور لازم آئیگا اوس سے وجوب لانے اوسکے واجبات کا
مانند نماز نافلہ کے یہان تک کہ اگر ترک کیا ہو نماز نافلہ سے کسی واجب کو
واجب ہوگا اعادہ نماز نافلہ کا اور لانا اوسکا کہ جبر کری یعنی پورا کرے
اوسکو جو ترک کیا ہے نماز نافلہ مین سے مانند نماز واجب کے شروع
مین اور یہان ایسا ہی ہے اگر ترک کیا ہو اقل طواف کو واجب ہوگا
اوسمین صدقہ اور اگر ترک کیا ہو اکثر طواف کو واجب ہوگا اوسمین دم
اسلئے کہ دم جایز ہے واسطے ترک واجب کے طواف مین مانند سجود سہو کے

ترک واجب مین نہ ہیچ نماز نافلہ کے رد المحتار

پس اگر طواف کیا ہو آٹھوین بار جان کے یعنی اسطرح کہ آٹھوین بار ہے لیکن کیا ہو اوسکو بنا بر وہم یا وسوسہ کے نہ بر قصد دخول او طواف کے اسلئے کہ اسوقت مین لازم آئیگا اوسپر اتمام اتفاقاً شرح لباب۔ کہتا ہو نہین لیکن تعلیل مفید اسکے ہے کہ خلاف اوسصورت مین کہ قصد کیا ہو دخول کا او طواف مین سے ہے رد المحتار

اور جانتو تحقیق مکان طواف داخل مسجد ہے اگرچہ وراء زمزم کے ہو نہ خارج مسجد کے بسبب ہونے طائف کے خارج مسجد مین طواف کرنیوالا ساتھہ مسجد کے نہ ساتھہ خانہ کعبہ کے درمختار

اگرچہ ہو وراء زمزم کے یا مقام کے یا ستونونکے اوپر سطح کے اگرچہ مرتفع ہو خانہ کعبہ پر لباب رد المحتار

نہ ساتھہ خانہ کعبہ کے اسلئے کہ دیوارین مسجد کے حایل ہوتی ہین درمیان طواف کرنیوالی اور درمیان خانہ کعبہ کے بحر محیط سے اور مفہوم اسکا یہہ ہے کہ اگر ہون دیوارین گری ہوئین صحیح ہوگا طواف خارج مسجد سے اور تحقیق کہا ہے فتح القدیر مین کہ یہہ مفہوم غیر معتبر ہے لیکن تعلیل

مبسوط سے ردالمحتار۔
اور اگر نکلا ہو طواف سے یا سعی سے طرف نماز جنازہ کی یا مکتوبہ
یا تجدید وضو کے پھر لوٹے بنا کری درمختار
بنا کری اسے اوپر جسقدر کے کہ طواف کیا ہوا و رنہین لازم ہے
از سر نو کرنا فتح القدیر کہتا ہو نہین ظاہر فتح القدیر یہہ ہے کہ اگر
از سر نو کری نہین ہے کچھہ اوسپر پس نہ لازم ہوگا اوسکو اتمام
اول کا اسلئے کہ یہہ از سر نو کرنا واسطے اکمال کے ہے ساتھہ موالاۃ
کے درمیان اشواط کے پھر دیکھا چاہئے لباب مین جو دلالت کرتا ہے
اسپر جہان کہین کہ کہا فصل مستحاب طواف مین اور مستحاب
طواف مین سے ہے استیناف یعنی از سر نو کرنا طواف کا اگر قطع کیا ہو
اوسکو یا کیا ہوا اوسکو بروجہ مکروہ اور کہا شارح لباب نے اگر قطع
کیا ہو طواف کو ای اگرچہ ساتھہ عذر کے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ
مقید ہے ساتھہ اوسصورت کے کہ ہو پہلے لانے اکثر طواف کے انتہی
باقی رہی صورت حاضر ہونے جنازہ یا فرض کے درمیان پھیرے
مین یا تمام کرے اوسکو یا نہین نہین دیکھا ہے ہمنے اوسکو کہ تصریح

کی ہو اسکی نزدیک ہماری اور سزاوار ہے عدم اتمام جبکہ خوف
کرے فوت رکعت کا ساتھ امام کے اور جبکہ لوٹے واسطے بنا کی
ایا بنا کرے محل انصراف سے یا ابتدا کرے پہیری کے حجر سے
اور ظاہر اول ہے برقیاس اوسکے کہ آیا ہوا ہو اسکو حدث نماز مین
پہر دیکھا ہمنے بعض کو کہ نقل کیا ہے اوسکو اونہون نے صحیح بخاری
سے کہ اوسمین مروی ہے عطا بن رباح تابعی سے اور یہی ظاہر
قول فتح القدیر کا ہے کہ بنا کری اوپر اوسقدر کے کہ طواف کیا ہو
واللہ اعلم تنبیہ — جب نکلے طواف سے واسطے غیر حاجت کے
مکروہ ہے اور نہین باطل ہوتا ہے طواف نکلنے سے بدون حاجت
کے پس تحقیق کیا ہے لباب مین —
اور نہین مقدار ہے واسطے طواف کے اور شمار کی گئی ہے مکروہات
طواف سے تفریق طواف کے یعنی فصل درمیان اشواط طواف کے
تفریق کثیر کو اور ایسا ہی کہا ہے سمی مین بلکہ ذکر کیا ہے منسک کبیر
مین اگر تفریق کرے سعی کی بہت تفریق کرکہ ہو سعی ہر دن سے ایک
پہیرا یا کمتر ایک پہیرے سے نہ باطل ہوگی سعی اوسکی اور

مستحب ہوگا استیناف ردالمحتار۔
اور جایز ہے بیچ طواف اور سعی کے اکل اور بیع اور فتوی
دینا اور قرارۃ لیکن ذکر افضل ہے قرارت سے اور منسک نووی
مین ہے کہ ذکر ماثور افضل ہے اور غیر ماثور مین قرارت افضل ہے اور مختار
مصحح یہ لباب مین کراہت بیع کی ہے طواف اور سعی دونون مین
اور کراہت اکل کی ہے طواف مین نہ سعی مین اور مانند بیع کی
شرار ہے اور شمار کیا ہے شرب طواف اور سعی مین مباحات سے ردالمحتار
اور جایز ہے طواف اور سعی دونون مین اکل اور بیع اور ظاہر
اسکا یہہ ہے کہ حکم متحد ہے ساری اوسمین جو ذکر کیا ہے اوسکو
اور جو بحر مین ہے وہ یہہ ہے اور مکروہ ہے پڑہنا شعر کا طواف
مین اور بات بدون حاجت کے اور بیع اور اسی پر قرارت قرآن طواف
مین بس مباح ہے اور نہ بلند کری ساتہہ قرارت کی آواز کو اور ظاہر
اطلاق کراہت کا کراہت تحریمی ہے اور ذکر کیا ہے کرمانی نے مانند
اوسکی جو بحر مین ہے اور کہا کراہت مراد کلام سے فضول کلام ہے
نہ وہ جسکی حاجت ہو اور نہین ڈر ہے اسمین کہ پی پانی اگر حاجت ہو

اوسکی اور نہ لبیک کہی طواف مین طحطاوی — لیکن ذکر افضل ہے
اوسی ای قرارت سے طواف مین اور یہہ وہ ہے جسکو نقل کیا ہے
فتح القدیر مین تجنیس سے اور کہا اور بیچ کافی کے ہے واسطے حاکم کے
کہ اوسمین جمع ہے کلام محمد کا مکروہ ہے رفع صوت ساتھہ قرارت
کے طواف مین اور نہین وڑہے ساتھہ قرارت کے چپکے اور منتقی
مین ہے ابی حنیفہ سے کہ نہین سزاوار ہے واسطے مرد کے قرارت
طواف مین اور نہین وڑہے ساتھہ ذکر اللہ تعالے کے اور نہین

امام ابو حنیفہ	شافعی
نفرت کرتا ہے جسکو ذکر کیا ہے تحنیس مین	ایک روایت مین قرارت قرآن طواف مین
اوسی جسکو کہ ذکر کیا ہے حاکم نے اسلئے کہ	افضل ہے ذکر غیر ماثور سے اور ذکر
لاباس اکثر مین اسلئے خلاف اولی کے ہے انتہی	ماثور افضل ہے قرارت قرآن سے
یعنی اور غیر اکثر مین سے قول منتقی کا ہے	دوسری روایت مین
اور نہین ڈر ہے ساتھہ ذکر اللہ کے پھر کہا	نہین واجب ہے قرارت قرآن طواف مین
فتح القدیر مین اور حاصل یہہ ہے کہ طریقہ	المعانی البدیعہ
نبی صلعم کا وہ افضل ہے اور نہین ثابت ہے	
آنحضرت صلعم سے طواف مین قرارت	
بلکہ ثابت آنحضرت سے ذکر ہے اور	
وہی متوارث سلف سے اور	
مجمع علیہ ہے پس ہوگا ذکر اولی والمختار	
حاصل ان نقول سے جو ذکر کیین ہمنے	

امام احمد	دیگر علماء
ایک روایت مین متفق باامام شافعی ایک روایت مین دو روایتون مین سے مکروہ ہے قرارت قرآن طواف مین المعانی البدیعہ	نزدیک مجاہد کے واجب ہے المعانی البدیعہ

ابھی یہہ ہے کہ قرارت خلاف اولی ہے اور ذکر افضل ہے
قرارت سے ماثور ہو یا نہ ماثور ہو جیسا کہ وہ مقتضی اطلاق کا ہے
مگر یہہ کہ مراد ہو ذکر سے ذکر کامل اور ذکر کامل ماثور ہے پس
موافق ہوگا اوسکی جسکو نقل کیا ہے شارح نے نووی سے
اور استحسان کیا ہے اوسکا شرح لباب مین لیکن ہونا قرارت کا
افضل غیر ماثور سے نفرت کرتا ہے اوس سے قول متقی کا کہ
نہین سزاوار ہے قرارت کرنا طواف مین اسلئے کہ قول مشعر
ہے ساتھہ منع کے قرارت سے تنزیہا اور ظاہر عدم منع ہے
ذکر غیر ماثور سے دلالت کرتا ہے اسپر جو پہلے بیان کیا ہمنے ہدایہ
سے کہ محمد رحمتہ اللہ علیہ نے نہین معین کیا ہے اصل مین واسطے
شاہد حج کے کچھہ دعاؤ مین سے اسلئے کہ معین کرنا پہنچاتا ہے
رقت کو اور اگر تبرک کرے ساتھہ منقول کے دعاؤنمین سے پس
حسن ہے انتہی —

اور یہہ مفید اسکا ہے کہ مراد ساتھہ ذکر کے اسجگہہ مطلق ذکر ہے
جیسا کہ وہ مقتضی فقہا کے اطلاق کا ہے برخلاف اوسکے

جسکی تفصیل کی نووی نے تنبیہ

وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے درمیان رکنین کے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ الخ اور نہین منافی ہے یہہ اوسکی جو گذرا اسلئے کہ ظاہر یہہ ہے کہ مراد منع ہے قرارت اوسکے سے جسمین ذکر نہین ہے یا کہا ہے ربنا اٰتنا کو برقصد ذکر یا واسطے بیان جواز کے رد المحتار

اور ذکر افضل ہے طواف مین اور تحقیق کہا ہے آنحضرت صلعم نے جو طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے اوسمین مگر ساتھہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ کے مٹای جاتی ہین اوس سے دس برای اور لکہی جاتے ہین اوسکے لئے دس نیکی روایت کیا ہے اسکو ابن ماجہ نے نہر الفایق۔

مستحب ہے داخل ہونا مسجد مین دروازہ بنی شیبہ سے نزدیک چارون امامونکے اور داخل کرے پیر داہنی اپنے کو پہلے بالاتفاق اور کہے وقت داخل ہونے مسجد کے اللھم افتح لی ابواب رحمتک

اسی بار خدایا کہو لو میرے واسطے درواز ی رحمت اپنی کے اور
جسوقت داخل ہووے مسجد مین نیت کرے طواف خانہ کعبہ کی
کیونکہ یہہ طواف ہے تحیۃ مسجد الحرام کا در انحالیکہ ہووے حاجز
اور ملبیہ کرنیوالا اور طواف کرنیوالا اور جسوقت پہونچے حجر اسود
کو تو نزدیک شافعیون کے مقابل کرے حجر اسود کو جمیع بدن اپنی کے
اور نزدیک حنبلیون کے کہڑا ہووے داہنین حجر اسود کے ورا ن
حالیکہ متوجہ طرف بیت اللہ کے ہووی یا کہڑا ہووے دران حالیکہ
بیت اللہ اوسکی بائین پر واقع ہو قبل محاذات حجر اسود کے اور نزدیک
چارون امامونکے ارادہ کرے ساتھہ طواف اول کے طواف قدوم
بشرطیکہ تنہا محرم بالحج ہووے اور داخل ہووے مکہ مین قبل
ٹہرنے عرفات کے اور اگر ہووے محرم بالعمرہ فقط داخل ہووے
مکہ مین قبل وقوف عرفات کے تو نزدیک شافعیون اور مالکیون اور حنبلیون
کے ارادہ کرے طواف سے طواف قدوم اور نزدیک حنفیونکے
نیت کرے اول طواف سے طواف عمرہ اگر اوسنے نیت کی طواف
قدوم کی تو نیت اوسکی لغو ہے پہر شروع کرے طواف کو اور گردانے

بیت اللہ کو لیا اپنی سے اور چلے سیدھا دران حالیکہ خارج کرتے ہوا لاہوتے
جمیع بدن اپنی کو شانہ روان سے اور حجر اسود اور زمزم اوسکے یمین سے
واقع ہووے یہان تک کہ پہونچے حجر اسود تک اور جسوقت اوسنے
اس طریقہ پر سات دفعہ طواف کیا اور پہونچا حجر اسود تک اور
محاذی کیا بعضے بدن اپنے کو اخیر طواف مین حجر اسود کے اور
حاصل ہو طہارت کامل بدن اور کپڑے اور مکان طواف کا اور
مستور کیا عورت اپنی کو صحیح ہوتا ہے طواف اوسکا نزدیک
چارون امامونکے۔ از مناسک صغیر ابن جماعہ

طواف صحیح

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
طہارت اور ستر عورت شرط صحت طواف مین ہے اختلاف ہے اصحاب ابی حنیفہ کا اسمین کہ آیا طہارت اور ستر عورت واجب ہے یا نہین —	ایک روایت مین دو روایتون مین سے طہارت حدث اور نجاست اور ستر عورت شرط ہے صحت طواف مین جب حدث واقعہ ہوا اثنا طواف مین پس دھو کر نے اور بنا کرے طواف کی ساتھہ قرب فصل کے اور ساتھہ طول فصل کے دو قول ہین قول قدیم مین باطل ہوتا ہے طواف از سر نو کرے طواف کو اور قول جدید شافعی مین نہ باطل ہوگا طواف اوسکا اور بنا کرے
المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق بامام شافعی ایک روایت	متفق بامام شافعی	اور نزدیک ابی شجاع کی طہارت
مین دوسری روایت مین اگر اقامت	ایک روایت مین	اور ستر عورت سنت ہے نہ واجب
کرے مکہ مین یا اعادہ کرے	المعانی البدیعہ	اور کہا غیر ابو شجاع نے کہ واجب
اور اگر لوٹ جاوے اپنی شہر کیطرف		ہے اور اتفاق اسپر کہ جبر اوسکا
تو کافی ہوگیا اور جبر اوسکا		ساتھہ دم کے ہے
ساتھہ دم کے ہوگیا		نزدیک زیدیہ کی جب طواف
المعانی البدیعہ		زیارت کرے حالت جنابت
		یا حدث مین جبر اوسکا ساتھہ
		دم کے ہے اور وہ ایک
		بکری ہے
		المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
جب لاسی اکثر طواف کو یا چار پھیرون کو پس اگر ہو مکہ مین لازم ہوگا اوسکو اعادہ طواف کا اور اگر نکل آیا ہو مکہ سے جبر اوسکا ساتھہ دم کے ہے۔ المعانی البدیعہ	نہ پورا ہوگا طواف جبتک نہ کرے سات طواف پھر اگر ترک کیا ایک طواف یعنی ایک پھیری کو سات پھیرون مین سے نہ اعتبار ہوگا اوسکا یہان تک کہ لاوے اوسکو کہ ترک کیا ہے اور نہ قایم ہوگا مقام اوسکے دم برابر ہے کہ مکہ مین یا خارج مکہ مین۔ جب شک ہو عدد طواف مین بنا کرے اپنی یقین پر اور وہ کمتر عدد ہے اور تقلید کرے اپنی غیر کے المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی	
		اور نزدیک عطا اور فضل بن عیاض کے واسطے اوسکے یہہ ہے کہ تقلید کری اوسکی جسکو شک ہو

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	
جمع درمیان اسابیع طواف مین مکروہ ہے	حسن بصری عروہ	نہین مکروہ ہے جمع درمیان اسابیع طواف مین اور رکوع کری واسطے ہر واحد کے اونہین سے	مسور عائشہ
مکروہ ہے ملصق اسابیع طواف مین		متفق با امام ابو حنیفہ	
المعانی البدیعہ		المعانی البدیعہ	
ترتیب شرط نہین ہے صحت طواف مین پس اگر طواف کیا اور نقص کیا صحیح ہوا پھر اگر وہ مکہ مین اعادہ کرے اور اگر نکل گیا اپنے شہر کیطرف کافی ہوگیا اور لازم آئیگا اوسپر دم		ترتیب شرط نہین ہے صحت طواف مین اور وہ یہ ہے کہ گردانا جاوے بیت اللہ بائین طرف اور طواف کیا جاوے واپسی طرف	
المعانی البدیعہ		المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام ابو حنیفہ	متفق با امام ابو حنیفہ	
ایک روایت مین مکروہ نہین ہے دوسری روایت مین مکروہ ہے بشرطیکہ قطع کرے اوپر وتر کے یعنی طاق پر المعانی البدیعہ		
متفق با امام شافعی -	متفق با امام شافعی	نزدیک اودکے تحقیق یہہ ہے جسوقت نقص کیا کافی نہین ہے دم اوپر اوسکے المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
جبکہ طواف کیا ہو گرد خانہ کعبہ ہی ہو	طواف معتد بہ یہہ ہے کہ طواف کرے بیت
حال کا اور شرک کیا ہو حجر کو کافی ہو جائیگا	عتیق کا اور وہ بنایا گیا ہے چھ ہاسات
اور لازم آئیگا اوسپر دم	گز حجر سے پھر اگر طواف کیا گرد اوسکے جو بنا ہے
المعانی البدیعہ	خانہ کعبہ سے نہ شمار ہوگا اوسکے طواف کا
	اور ایسی ہی ہے جبکہ طواف کیا ہو شاذروان
	خانہ کعبہ پر نہ شمار ہوگا اوسکا
	المعانی البدیعہ
واجب نہیں ہے	واجب ہے توجہ طرف بیت اللہ وقت ادا کے
المعانی البدیعہ	طواف کے
	المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی	متفق با امام شافعی	نزدیک حسن کے اعادہ کرے طواف کا پھر اگر نکل آیا ہو احرام سے اعراق کرے دم کا المغنی البدایہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
	ایک روایت مین قرارت قران طواف مین افضل ہے ذکر غیر ماثور سے اور ذکر ماثور افضل ہے قرارت قران سے
	دوسری روایت مین
	نہین واجب ہے قرارت قران طواف مین
	المعانی البدیعہ
اگر طواف کیا سوار ہوکے بسبب عذر کے کچھ نہین لازم آتا ہے اوسپر	ایک روایت مین مستحب ہے طواف پاؤن چل کے پھر اگر طواف کیا سوار ہوکے بدون عذر کے جایز ہے اور کچھ نہین لازم آتا ہے بسبب اسکے
اور اگر طواف کیا سوار ہوکے بدون عذر کے تو دم لازم آتا ہے اوسپر	بانع کو اپنی طواف مین اور رنیت کی دونون سے
طواف حامل اور محمول دونون کیطرف سے واقع ہو جائیگا	سوا اسمین دو قول ہین ایک قول مین واقع ہوگا طواف حامل یعنی سوار کرنے والی سے اور دوسرے
المعانی البدیعہ	قول مین واقع ہوگا محمول یعنی سوار سے
	المعانی البدیعہ

امام احمد		دیگر علماء
ایک روایت مین متفق بامام شافعی ایک روایت مین دو روایتون سے مکروہ ہے قرارت قران طواف مین المعانی البدیعیہ	حسن تعزیہ	نزدیک مجاہد کے واجب ہے المعانی البدیعیہ
متفق بامام شافعی نہ کافی ہوگا طواف حائض اور محمول ان مین روایت مین ایک روایت مین کافی ہوجائیگا محمول اکیطرف سے ساتھ عذر کے اور دم لازم آئیگا۔ دوسری روایت مین دم لازم نہ آئیگا اوپر المعانی البدیعیہ		

شافعیون کے نزدیک طہارت ہے حدث اور نجاست سے جو بدن
اور کپڑون مین ہووے اور پاک ہووے مکان جو پیرا رکھتے ہین اوپر
وقت طواف کے اور واجب ہے ستر عورت اور محاذی کرنا شانے
بدن کل حجر اسود کے شروع طواف مین اور واجب ہے سات
طواف کا جو ہر ایک من الحجر الی الحجر ہووے
اور واجب ہے وقوع طواف مسجد مین اور گرداگرد بیت اللہ کو
طواف کرنیوالا ایسا رہے اپنی سے در انحالیکہ خارج کرنیوالا ہووے
جمیع بدن اپنی کو بیت اللہ اور شاذروان سے اور اگر طواف کیا اوسنے
در انحالیکہ چھوتی تہی دیوار کعبہ کو اگرچہ ہووے یہہ فعل بعضے قدمون
مین نہین ہے صحیح طواف اوسکا کیونکہ اوسنے طواف کیا در انحالیکہ
بعضے اوس طواف کا شاذروان مین ہے اور شاذروان بیت اللہ
سے ہے اور لائق ہے کہ پرہیز کرے ہر شخص وقت استلام حجر اسود
اور رکن یمانی کے اس سے یعنی طواف شاذروان سے کیونکہ اگر
چلے شاذروان مین وقت استلام اور تقبیل کے بسبب اوسکے ہووے
کچھہ تھوڑا قدم نہین ہے صحیح طواف اوسکا پس واجب ہے کہ معذور

کری قدموں پنی کو حالت استلام اور تقبیل کے پھر سیدھا ہو کر کھڑا ہووے
اپنی مکان میں جسوقت فارغ ہووے استلام اور تقبیل سے اور
اگر چلے حالت استلام اور تقبیل کے شاذروان میں پس لازم ہے طرف
مکان اول کے پھر وہانسے چلے تاکہ کامل ہووے طواف اوسکا
خارج بیت سے اور بہتر ہے کہ ہوشیار رہی طواف کرنیوالا تاکہ
بچی ان باتون سے کیونکہ اکثر لوگ نزدیک شافعیونکے لوٹتا ہے
بلا حج کے ان باتونکے سبب سے اور واجب ہے نیت طواف اگر ہو طواف
غیر حج اور عمرہ میں یہہ وہ واجبات طواف ہے چونہیں ہے صحیح
نزدیک شافعیون کے طواف بغیر اسکے اور مذہب حنفیونکا ایسا ہے
جیسے شافعیونکا یعنی نہیں ہے صحیح طواف بغیر ان واجبات کے
مگر حنبلی یہ نہیں کہتے ہیں کہ طہارت نجاست سے ساقط ہوتی ہے
عجز اور جہل اور نسیان سے اور کہتے ہیں حنبلی کہ اگر ہو سکے
طواف کرنیوالا دیوار خانہ کعبہ کو ہاتھ سے وقت مواذات شاذروان
میں صحیح ہے طواف اوسکا کیونکہ اکثر اوسکا خارج ہے بیت اللہ سے
اور کہتے ہیں کہ موالات درمیان طوافون کے واجب ہے اور

نہین ضرر دیتا ہے چھوڑنا طواف کا نماز اور جنازہ کے واسطے اور
نہین ضرر دیتا ہے چھوڑنا طواف کا تھوڑی دیر بسبب غیران امور کے
مگر نزدیک احمد کے از سر نو شروع کرے طواف کو حجر سے اگر اوسنے
چھوڑا طواف کو ناتمام اور کہا اونہون نے نہین ہے صحیح طواف
بغیر نیت کے خواہ وہ طواف حج مین ہووے یا عمرہ مین یا سوا
ان دونون کے اور ماسوا ان مذکورات سے سنن اور مستحبات
ہین اور اوسکے ترک کرنے سے فوت ہوتی ہے فضیلت اور نہین
لازم ہے اوسپر کوئی چیز اور نزدیک حنفیون کے طواف کے لئے
رکن ہین کہ نہین صحیح طواف بغیر اوسکے اور واجبات ہے کہ بدلہ اوسکا
قربانی ہے اگر ترک کرے اون واجبات کو پس رکن طواف چار شیوط
ہین اور واجبات طواف جو بدلہ اوسکا دم ہے شروع کرنا مشی ہے
یعنی بیت سے اور ستر عورت اور طہارت حدثین سے ہے اور واجب
پاکے اوس مقدار طبعی کی ہے جو پوشیدہ کرے عورت کو اور زیادہ
چار شوطون سے بھی واجب ہے اور ماسوای اسکے سنن اور مستحبات
اور اداب ہین اور نہین واجب ہوتی ہے اونکے چھوڑنے سے کوئی چیز

اور نزدیک مالکیونکے وہ واجبات جو نہین صحیح طواف بغیر اونکے ابتدا
کرنا حجر اسود سے ہے اور نہین ہے شرط محاذی ہونا حجر اسود کا اور
گردانے بیت اللہ کو داہنی اپنی سے اور کامل کرے سات طواف
کو حجر سے حجر تک در انحالیکہ خارج کری جمیع بدن اپنی کو بیت اللہ
اور حجر اور شاذروان سے اور واجب ہے طہارت حدثین سے
اور نجاست سے اور یہی واجب ہے ستر عورت اور مشہور
مالکیونکا یہہ ہے کہ دور کرنا نجاست کا واجب ہے بشرط قدرت اور
یاد کے اور ساقط ہے وقت نسیان اور عجز کے کہتے ہین اگر پڑہے
نماز عورت حرہ در انحالیکہ کہلا ہووے سر یا اطراف یا سینہ
اوسکا صحیح ہے نماز اوسکی مگر اعادہ کرے اوس نماز کا اگر وقت باقی
ہووے اور ایسا ہی حال ہے طوائف کا جیسے نماز کا اور کہا
اونہون نے کہ نہین ہے صحیح طواف خارج مسجد سے اور اگر
طواف کیا اوسنے وراء زمزم سے یا چھتون مسجد مین اتبوہ
کے سبب سے نہین کوئی خوف اور اگر اوسنے طواف کیا گرمی
یا سردی کے سبب سے ان مقامات مذکورہ مین اعادہ کرے

طواف کا اور اگر لوٹ گیا طرف شہر اپنی کی اسمین دو قول ہین
ایک قول مین بدلہ دیوے طواف کے ہدی اور دوسرے
قول مین اعادہ کرے طواف کو اور واجب ہے پے در پے
کرنا طوافونکا اور اگر اوسنے چھوڑ دیا طواف کو نماز فرض کیوجہ
سے پورا کری باقیماندہ طوافونکو قبل نفاون سے یہانتک واجبات
ہتے اور ماسوا رسب سنن اور مستحبات ہین اور نہین لازم
ہوتی ہے کوئی شے اونکے ترک کرنے سے جسوقت فارغ
ہووے طواف سے آوے مقام ابراہیم علیہ السلام مین
پڑہے دو رکعت نماز اور ارادہ کرے اون دونون رکعتون
سے دو رکعت طواف اور یہہ دونون رکعت سنت موکدہ ہین
نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے + یہہ دو رکعت واجب ہین مگر
نہین لازم ہوتی ہے بسبب ترک کرنے اون دونون رکعتون
کے قربانی اور نزدیک مالکیونکے واجب ہے اور بدلہ دیا جاتا ہے
اونکے ترک کرنے سے قربانی اور مستحب ہے
جو پڑہے رکعت اول مین بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون

+ اور نزدیک حنفیہ کے

اور دوسرے بعد قل ہو اللہ احد کو چنانچہ مذہب شافعیوں اور حنفیوں اور حنبلیوں کا ہے اور مروی ہے کہ دعا مستجاب ہے خلف مقام ابراہیم علیہ السلام کے از مناسک صغیر ابن جماعہ

طواف صبی

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد		امام مالک
+	جایز ہے پر بنا دور کعت کلمے صبی لایعقل کے المعانی البدیعہ			جایز نہیں ہے المعانی البدیعہ
	جب طواف کرے ساتھ طہارت کے اور نیت کرے طواف کی اپنی جانب سے اور ولی کے جانب سے پس طواف واقعہ ہوگا حاصل کا ز مجنوں کا المعانی البدیعہ	واقع ہوگا حاصل اور مجنوں سے المعانی البدیعہ	قوی اصحاق	

طواف مریض

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
+	جائز ہے کہ طواف کیا جاوے ساتھ مریض کے اور کافی ہو جاوے مریض کیطرف سے المعانی البدیعہ	نزدیک عطا کی ایک روایت میں دو روایتوں سے اجرت پر ٹھہرایا جاوے دوسرا شخص کہ وہ طواف کرے مریض کی طرف سے المعانی البدیعہ

طواف قارن

امام ابو حنیفہ		امام شافعی
قارن کرنیوالی پر واجب ہے دو طواف اور دو سعی کا المعانی البدیعہ اور شرح مذہب ابو حنیفہ کے یہ ہے کہ جب داخل ہو مکہ مین طواف کرلی سعی کرے عمرہ کے لئے اور نہ حلق کری یہان تک کہ طواف کرلی و سعی کری دن نحر کے پھر حلق کری اور نکل آوی دونون سے ایک حالت مین پھر اگر نہ طواف کیا ہو اور نہ سعی کی ہو عمرہ کے لئے یہان تک کہ وقوف کیا ہو عرفہ مین جاتا رہا عمرہ اوسکا اور صحیح ہوا حج اوسکا اور لازم آویگی اوسپر قضا عمرہ کی اور واجب ہوگا اوسپر دم المعانی البدیعہ	نخعی شعبی عبداللہ بن مسعود عبدالرحمن بن اسود اصحاب ابی حنیفہ ثوری ابن حی حسن بن صالح ابن مسعود علی	قارن کرنیوالا درمیان حج اور عمرہ کے اقتصار کرے طواف واحد پر اور سعی کرے اور مستحب ہے اوسکے لئے دو طواف اور دو سعی المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک
متفق با امام شافعی متفق با امام ابوحنیفہ ایک روایت میں در باب وجوب طواف اور دو سعی کے المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی المعانی البدیعہ

اضطباع طواف مین

اور محرم پہلے شروع طواف سے اپنی چادر کو داہنی بغل کے
نیچی سے نکال کے کنارہ اوسکا بائین مونڈہے پر ڈالے اور یہہ
ڈالنا پہلے شروع طواف سے سنت ہے درمختار
اور اسطرح چادر ڈالنا نام رکھا جاتا ہے اضطباع اور جو صاحب
درمختار نے اول احرام مین کہا اوڑہے چادر کو پیٹہ پر اوسنت ہے
کہ داخل کری چادر کو نیچے داہنے مونڈہے کے اور ڈالے اوسکو
اپنی بائین مونڈہے پر وہ مخالف ہے واسطے قول بحر کے اور اوڑہے
چادر کو پیٹہ اور دونون مونڈہون اور سینہ پر اور جو اسجگہ درمختار مین ہے
اوسکو نسبت کیا ہے قہستانی نے طرف نہایہ کی اور نسبت کیا ہے اوسکو
شرح لباب مین طرف برجندی کے خزانہ سے پھر کہا شرح لباب مین
اور یہہ توہم ہے اسکو کہ اضطباع مستحب ہے اول احوال احرام مین اور
اسی پر عوام ہین اور نہین ہے ایسا اسلئے کہ محل اضطباع مسنون تہا
پہلی طواف کی انتہای طواف تک نہ غیر طواف مین کہا بعض محشین نے

اور شرح مرشدی مین جو مناسک کنز پر ہے یہہ ہے کہ یہی اصح ہے
اور یہی سنت ہے اور نقل کیا ہے اسکو منسک کبیر سندی مین غایۃ
اور مناسک طرابلسی اور فتح القدیر سے اور کہا ہے کہ اکثر کتب مذہب کے
ناطق ہین ساتھہ اسکے کہ اضطباع سنت ہے طواف مین نہ پہلی
طواف سے احرام مین اور اسی پر دلالت کرتے ہین احادیث
اور ساتھہ اسکے قایل ہوے ہین شافعی انتہی اور ایسا ہی نقل کیا ہے
قہستانی نے عمارۃ المناسک سے صاحب ہدایہ سے کہ عدم اوسکا یعنی
عدم اضطباع کا وقت احرام کے پہلی طواف سے اولی ہے رد المحتار
کہا فتح القدیر مین اور لایق ہے یہہ کہ اضطباع کرے پہلے شروع سے طواف
مین تہوڑا سا رد المحتار اور شرح لباب مین ہے اور جان تو کہ اضطباع
سنت ہے ساری پھیرون طواف مین جیسا کہ تصریح کی ہے اوسکی
ابن الضیا نے پس جبکہ فارغ ہو طواف سے ترک کرے اضطباع کو یہان
تک کہ جسوقت کہ دو رکعت طواف کے پڑہے حالت اضطباع مین
مکروہ نہوگا بسبب کہولنے مونڈہ کے اور آتا ہے کلام اسپر کہ نہین اضطباع
ہے سعی مین انتہی رد المحتار اضطباع سنت ہے ہر طواف مین

کرا وسکے بعد سعی ہے مانند طواف قدوم اور طواف عمرہ کے
اور مانند طواف زیارت کے اگر تاخیر کرے سعی مین اور
نہوا وڑہنے والا باقی رہا جسنے کہ پہنا ہو سلا کپڑا بسبب عذر کے
ایا سنون ہے اوسکی تشبیہ ساتھہ مضطبع کے نہین تعرض کیا ہے
اوسے ہمارے اصحاب نے یعنی حنفیہ نے اور کہا ہے بعض شافعیہ
نے مستحب ہے اضطباع اوسکے حق مین اسے اوپر وجہ کمال کے
پس نہین منافی ہے اوسکے جو ذکر کیا ہے اوسکو بعض نے کہ کبھی
کہا جاتا ہے مشروع ہے اوسکے لئے اگرچہ ہو ہونڈیا چھپا ساتھہ
سلے کپڑے کے بسبب عذر کے کہنا ہو نہین اظہر کرنا اوسکا ہے
شرح لباب المناسک ردالمحتار۔

اور مستحب ہے نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے اضطباع
اوس طواف مین کہ اوسمین رمل ہووے اور اضطباع عبارت
ہے اوسے کہ گردانے مرد آدمی چادر اپنی کو نیچے کندہے داہنے
کے اور ڈالے دونون طرف چادر کے اوپر کندہے بائین کے
اور نزدیک حنفیون کے اضطباع مستحب ہے یا سنت ہے اور

نزدیک شافعیونکے ہمیشہ کرے اضطباع آخر سعی تک اور
نزدیک حنفیون اور حنبلیونکے خاص بیچ طواف کے ہے
اور نہ شروع کرے اضطباع کو نہ طواف نہ غیر طواف مین
از مناسک صغیر ابن جماعہ —

گانٹھ لگانا متعلق احتطباع

امام شافعی		امام مالک	دیگر علماء
بے گانٹھ لگائے محرم اپنی چادر	ابن عمر	اگر ایسا کیا اور تطاول کیا	نزدیک سعید بن المسیب کے اور
المعانی البدیعہ		پس دوسپر لازم ہے	حکیم کے رخصت ہے اسکی
		فدیہ دینا	المعانی البدیعہ
		المعانی البدیعہ	

رمل

امام ابو حنیفہ	امام شافعی		امام احمد	دیگر علما
رمل کرنی یعنی چلنی سات شوط کے	سنت رمل کی رمل	عمر	نہین ہے رمل	اسحاق نزدیک طاؤس اور
ساتھہ قریب ڈالنی قدمونکی اور	کرنا حجر سے حجر تک ہے	ابن عمر	اہل مکہ کے لی	مجاہد اور عطا اور
ساتھہ ملانے دونون مونڈھون کے پہلے	سنت ہی اہل مکی کے	ابن عباس	المعانی البدیعہ	حسن اور سعید بن جبیر
تین پھیرون مین فقط حجر سے حجر تک	لئی رمل طواف مین	ابن الزبیر		اور قاسم بن محمد
ہر پھیری مین اور رمل پہلی تین پھیرون	جب مقدم کرے سعی کو			اور سالم ابن عبد اللہ
مین سنت ہے درمختار	رمل کرے طواف			مشی کرے درمیان
یعنی رمل کرے ہر طواف مین کہ بعد	افاضت ہین			دو رکن یمانی کے
سعی ہے اور جو طواف کہ نہو بعد	المعانی البدیعہ			اور رمل نکرے
اوسکی سعی پس نہین ہے رمل اوسمین				المعانی البدیعہ
مانند اضطباع کے				
بدایع				
کہا نہر الفائق مین و ہیچ غایتہ ہے				
کہ اگر ہو قارن اوس حال مین				
کہ رمل کی ہو طواف عمرہ مین				

نہ رمل کرے طواف قدوم مین اور محیط مین ہے اگر طواف کیا ہو اسنے
تحیۃ کے اوسحال مین کہ محدث ہوا اور سعی کی ہو بعد اوسکے ہوگا
اوسپر کہ رمل کرے طواف زیارت مین اور سعی کرے بعد اوسکے
بسبب خاص ہونے سعی اول کے بعد طواف ناقص کے اور
اگر نہ اعادہ کرے سعی کا پس نہین ہے کچھ اوسپر۔ رد المحتار
صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد اور نسای مین روایت ہے ابن عمر سے
کہا ابن عمر نے کہ رمل کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حجر سے حجر تک تین پھیرون مین اور مشی کے چار پھیرون مین فتح القدیر
اور کہا ابن عباس نے کہ نہین مسنون ہے رمل اور ساتھ اسکے
لیا ہے بعض مشایخ نے جیسا کہ مناسک کرمانی مین ہے نہر الفائق
رد المحتار۔ حجر سے حجر تک نہ رکن یمانی تک جیسا کہ کہا گیا ہے
رد المحتار۔ پس اگر ترک کیا ہو رمل کو یا بھول گیا ہو اوسکو
اگر تین پھیرے نہ رمل کرے باقی مین اور اگر مزاحم ہون اوسکے
لوگ ٹھہرا رہے یہان تک کہ باقی فرجہ پس رمل کرے بخلاف
استلام کے اسلئے کہ واسطے استلام کے بدل ہے درمختار

کہا فتح القدیر مین اگر مشی کی ایک پھیری مین پھر یا دکرے نہ رمل
کرے مگر دو پھیرون مین اور اگر نہ یاد کرے تیسون پھیرون مین
نہ رمل کرے بعد اوسکے انتہی - یعنی اسواسطے کہ ترک رمل
چار پھیرو نمین سنت ہے پس اگر رمل کیا چار پھیرو نمین ہوگا تارک
واسطے دو سنتون کے اور ترک ایک سنت کا دو سنتو نمین سہل
تر ہے بہ نسبت ترک دو سنتون کے بحر - اور اگر رمل کیا ہو تو
پھیرو نمین نہ لازم آئیگا اوسپر کچھ خلل بوا جیہ - اور سزاوار ہے
پھر کہ مکروہ ہو تنزیہا بسبب مخالفت سنت کی بحر رد المحتار -
ٹھہرا ہے اور شرح طحاوی مین ہے کہ مشی کرے یہان تک
کہ پائے رمل کو اور ظاہر تر ہے اسلئے کہ وقوف اوسکا مخالف
ہے واسطے سنت کے قاری علی النقایہ اور شرح ملا علی قاری
مین ہے لباب پر اسلئے کہ مسالاۃ درمیان پھیرون اور اجزای
طواف کے سنت ہے اتفاق کیا گیا ہے اوسپر بلکہ کہا گیا ہے
کہ واجب ہے پس نہ ترک کرے اوسکو بسبب سنت مختلف فیہا کے انتہی
کہتا ہو نمین سزاوار تفصیل ہے جمعًا بین القولین اسطرح کہ اگر ہو زحمت

سے شروع کے ٹھہرا ہے اسلئے کہ مبادرت طرف طواف کے مستحب
ہے پس ترک کرے اوسکو واسطے سنت رمل کے کہ موکد ہے
اور اگر حاصل ہو زحمت درمیان مین پس نہ ٹھہرے تاکہ نہ فوت ہو
موالات درد المحتار ۔ بدل استلام کا اشارہ ہے طرف حجر کی
اور رمل کے لئے بدل نہین ہے درد المحتار ۔ عورت نہ رمل
کرے اور نہ اضطباع اور نہ سعی کرے درمیان میلین کے درمختار
اسلئے کہ مشروعیت رمل کے واسطے اظہار جلادت کے ہے اور وہ
واسطے مردونکے ہے اور اسلئے کہ رمل مخل ہے ستر مین اور
ایسا ہی ہے سعی امی پھر چلنا درمیان میلین کے سعی کی جگہ مین
اور اضطباع اسلئے نہ کرے کہ وہ سنت رمل کی ہے درد المحتار
قول درمختار کہ سعی کرے بعد طواف قدوم کے اگر چاہے مقید ہے اسکا
کہ اضطباع کرے اور رمل کرے طواف قدوم مین اگر متقدم
کیا ہو سعی کو جیسا کہ تصریح کی ہے اسکے لباب مین کہا ملا علی قاری
شارح لباب نے اور یہ وہ ہے جسپر جمہور ہین کہ ہر طواف
کہ بعد اوسکے سعی ہے رمل اوسمین سنت ہے اور بتحقیق نص کے

کرمانی نے جہان کہا ہے باب قران مین طواف کرے طواف قدوم
کا اور رمل کرے اوسمین بھی اسلئے کہ طواف قدوم طواف ہے کہ بعد
اوسکے سعی ہے اور ایسا ہی ہے خزانۃ الکمل مین اور سوا اسکے نہین
کہ رمل کرے طواف عمرہ مین اور طواف مین مفرد ہو یا قارن اور
جو نقل کیا ہے اوسکو زیلعی نے غایۃ سروجی سے کہ جبکہ ہو قارن
نہ رمل کرے طواف قدوم مین اگر ہو کہ رمل کیا ہو طواف عمرہ مین پس خلاف اوسکے
ہے جسپر اکثر ہین رد المحتار۔ اور سنت ہے رمل بیچ طواف عمرہ یا قدوم کے اور
رمل نزدیک غیر حنفیہ کے جلدی چلنا ہے باوجود قریب قارہ ہونے کے اور دوڑنا مکروہ ہے اور
رمل نزدیک حنفیہ کے یہہ ہے کہ ہلاوے کندہون اپنونکو اور نزدیک شافعی کے بہتر
یہہ ہے کہ کہے رمل کے وقت اللھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا وسعیا مشکورا
ای بارخدایا گردان اسس حج کو حج مبرور اور گناہ کو مغفور اور سعی کو
مشکور اور کہا شافعی نے کہے چارون طواف اخیر مین
اللھم اغفر وارحم واعف عما تعلم وانت الاعز الاکرم اللھم ربنا آتنا
فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ای بارخدایا
بخشدی اور رحم کر اور عفو کر اوس گناہ کو جو جانتا ہے تو اور تو

غالب و کریم ہے اسی رب ہمارے دے ہمکو دنیا اور آخرت
مین نعمت اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سے اور اس دعا کو بہتر جانا
صاحب تلخیص حنبلی نے تین طواف اول اور چار آخر مین اور کہا
ابن قدامہ صاحب مقنع نے یہہ کہ کہی یہہ دعا کل طوافون مین مگر دعای
اخیر اسلیئے کہ دعای اخیر مستحب ہے دونون کنون مین اور نہین
ثابت کوئی دعا ران دعاؤن سے نبی صلعم سے مگر رہنا اتنا الخ درمیان
رکن یمانی اور حجر اسود کے اور مذہب شافعی یہہ ہے کہ پڑہنا قران کا
طواف مین بہتر ہے اوس دعا سے جو نہین ہے ماثور نبی صلعم سے
اور پڑہنا دعا ماثور کا طواف مین بہتر ہے قران کے پڑہنے سے
اور کہا ابو حنیفہ اور خضری نے کہ ذکر اللہ تعالی کا طواف مین
بہتر ہے پڑہنے قران سے اور کہا شمس الایمہ صاحب مبسوط نے
کہ مکروہ ہے پڑہنا قران شریف کا بلند آواز کے ساتھہ طواف مین
کیونکہ لوگ مشغول طواف مین ہوتے ہین بہت کم سنتے ہین کلام اللہ
کو اور نہ سننا کلام اللہ کا خطا ہے وقت جہر کلام اللہ کے اور
کہا مالک نے نہین پڑہنا کلام اللہ کا طواف مین سنت اور مکروہ

جانا مالک نے طواف مین کلام اللہ کا پڑہنا اور صحیح نزدیک
حنبلیون کے یہہ ہے کہ نہین ہے خوف پڑہنے کلام اللہ سے
اور ثابت ہے نبی علیہ السلام سے جو طواف کیا جناب نے
اونٹ پر سوار ہوکر اور جسوقت آتے تہے رکن کو اشارہ کرتے تہے
طرف رکن کے کسی شی کے ساتہہ اور تکبیر کرتے تہے اور کہتے
تہے درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے ربنا اتنا الخ اور اکثر
دعا جناب کی طواف مین یہہ ہوتی تہی اور صحیحین مین وارد ہے
کہ اکثر اوقات دعا جناب کی یہہ ہوتی تہی بغیر تقیید طواف کے
اور کہا شافعی نے کہ بہتر ہے پڑہے کل مین اور مستحب جانا حنبلیون
نے درمیان رکنون کے یہہ دعا پڑہنا ربنا اتنا الخ اور ثابت ہوا
نبی علیہ السلام سے کہ فرماتے تہے طواف مین اللھم قنعنی بما رزقتنی
وبارک فیہ واخلف کل غائبۃ لی بخیر امی بار خدایا قناعت دے مجہکو
اوس چیز پر جو تو نے دی اور برکت کر میری واسطے رزق مین
اور ہو خلیفہ کر جو چیز پیچہے میرے ہے ساتہہ بہتری کے اور
حکایت کیا صاحب ہدایہ اور دیگر حنفیون نے کہ وہ ذکر کرے ایک دعا

خاص مشاہد حج مین کیونکہ معین کرنا دعا کا سلب کرتا ہے نرمی دل کو
اور کہا حنفیون نے ترک ساتھ اوس چیز کے جو منقول نہی علیہ السلام
سے ہے بہتر ہے اور کہا شمس الایمہ سرخسی نے دعا مانگی انسان
اوسچیز کے ساتھ جو اسکو معلوم ہو سے اور منکر ہو سے الک
معین کرنے دعا سے طواف اور مشاہد حج مین اور مطلق دعا
سنت ہے طواف مین نزدیک مالکیون کے اور مستحب ہے
طواف کرنیوالون کو طواف کرنا قریب بیت اللہ کے باتفاق ائمہ اربعہ
اور مروی ہے کہ دعا مستجاب ہوتی ہے طواف مین پس چاہیے
مانگے اپنی نفس اور اپنی دوستونکے لئے جو چیز کہ بہتر ہے اور
مرد اور عورت طواف مین یکسان ہین مگر عورت نہ رمل اور
نہ اضطباع کرے بالاتفاق اور نہین ہے مستحب عورت کو تقبیل
اور استلام مگر نزدیک خالی ہونے جگہ طواف کے لوگون سے
باتفاق ائمہ اربعہ کے اور نہین حضرت عایشہ رضہ طواف کرتی تھین
علیحدہ مردون سے اور نہ ملتی تھین مردون سے اور چاہیے کہ بچے
عورت کہلنے عورت سے اور نہ بچی عورت حرہ کہلنی قدمون سے

بسبب احتیاط کے کیونکہ مذہب شافعیون اور حنبلیونکا یہہ ہے کہ نہیں ہے صحیح طواف عورت کا اگر کہلے ہوون قدم اوسکے مگر حنفیون اور مالکیونکا ۔ از مناسک صغرا بن جماعہ

حجر اسود

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک
پہر استقبال کری حجر کا تکبیر کہتے ہوی تہلیل کہتے ہوی دونو ہاتہہ اوٹہا کے مانند نماز کی اور سلام کری اوسکا ساتہہ دونو ہاتہون کے اور تقبیل کری اوسکے بدون آواز کے اور ایا سجدہ کری اوسپر کہا گیا ہے ہان بلا ایذا کے اسلیئے کہ استلام سنت ہے اور ترک ایذا کا واجب ہے پس اگر قادر ہو رکہے دونون ہاتہونکو پہر تقبیل کری دونون ہاتہونکی یا رکہی یکی ہاتہہ کو اور تقبیل کرے اوسکی اور جو نہ ممکن ہو پہر یعنی رکہنا دونون ہاتہہ یا ایک ہاتہہ کا مس حجر کو ساتہہ کسی چیز کے اوسکو ہاتہہ مین لیکر اوسکا ہو پہر تقبیل کرے +	جب نہ ممکن ہو تقبیل حجر اسود کی چہوی حجر اسود کو ساتہہ کسی چیز کے پہر بوسہ دی اوسکو المعانی البدیعہ	مونہہ سے لگای اوسکو بدون بوسہ دینی کے المعانی البدیعہ

اوس چیز کی اور اگر عاجز ہو استلام اور امامین دونون سے استقبال
کرے اسطرح کہ اشارہ کرے ساتھہ باطن کفین کے گویا کہ رکھنے والا دونون
کف کا حجر پر اور تکبیر کہی اور تہلیل کہے اور حمد کرے اللہ تعالی کی اور
درود بھیجے نبی صلعم پر پھر بعد اشارہ کے تقبیل کرے کفین کی اور حجر اسود
کے سوای باقی مکانونمین رفع الیدین کے وقت اندر تہلیلونکا جانب
آسمان کی کرے بطور دعا کے نزدیک حجر تین کے وہان کعبہ معظمہ
کی طرف کرے ۔ درمختار

اسقول مین کہ پھر استقبال کرے حجر کا اشارہ ہے اسطرف کہ نیت
کرے طواف کی پہلے استقبال کی بسبب اوسکی کہ قریب ہے کہ ذکر
کریگا اسباتکو کہ مسرور کرے ساتھہ ساری اپنے بدن کے اوپر
ساری حجر کے اور اسی سے کہا ہے لباب مین پھر استقبال
کرے خانہ کعبہ کا بجانب حجر اسود کے اوس موضع سے کہ متصل ہے
رکن یمانی کے اسطرح کہ ہو سارا حجر جانب یمین مین محرم کے اور ہو
داہنا مونڈہا اوسکا نزدیک طرف حجر کے پس نیت کرے طواف
کی اور یہہ کیفیت مستحب ہے اور نیت فرض سے پھر نیت کرے

اوس حال مین کہ مرد کرنے والا ہو داہنی طرف یہان تک
کہ محاذی ہو حجر کے پس وقوف کرے بمقابلہ اوسکے اور استقبال
کرے اوسکا اور بسم اللہ کہے اور تکبیر کہے اور حمد کرے اور
درود پڑہے اور دعا مانگی انتہی کہا اوسکی شارح نے اسے کہے
بسم اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اللھم
ایماناً بک وفاءً بعہدک واتباعاً لسنۃ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم رد المحتار
دونون ہاتھہ اوٹھاکے یعنی نزدیک تکبیر کے نہ نزدیک نیت کے
اسلئے کہ اوٹھانا ہاتھہ کا نزدیک نیت کے باعث ہے لباب
اور کہا ملا علی قاری شارح لباب نے دوسری جگہہ بعد ایک کلام کے
اور حاصل یہہ ہے کہ رفع بدین غیر حالت استقبال مین مکروہ ہے
اور ای پر ابتدا غیر رفع الیدین سے پس وہ حرام ہے یا مکروہ تحریمی
یا تنزیہی بناکرنے کے اوپر اقوال کے نزدیک ہمارے کہ ابتدا کرے
ساتھہ حجر کے فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ہے اور سوا اسکے
نہین کہ مستحب ابتدا ی ساتھہ نیت کے پہلی حجر سے واسطے خروج کے
اختلاف ہے رد المحتار

مانند نماز کی اسی محاذی دونون کانون تک اوپر ہی بیان کیا ہے
کتاب الصلوۃ مین کہ استلام مین اور نزدیک جمر تین کے ہاتھ ہی جائین
ہاتھہ محاذی دونون مونڈھون تک اور گردانا جاوے باطن دونون ہاتھون کا
طرف حجر اور کعبہ کے انتہی اور نسبت کیا ہے اسکو قہستانی نے
طرف شرح طحاوی کے اور تصحیح کی ہے اسکی ہدایہ وغیرہ مین اور
چلا ہے نقایہ وغیرہ مین اول پر اور تصحیح کی ہے اسکی غایۃ البیان
وغیرہ مین پس تحقیق مختلف ہوی ہے تصحیح رد المحتار
اور استلام کرے حجر کا بعد ارسال یدین کے جیسا کہ نہر مین ہے
تحفہ سے کہا لباب مین صفت استلام کی یہہ ہے کہ رکھے دونون
ہاتھہ کو حجر پر اور رکھے موتھہ کو درمیان دونون ہاتھہ کے اور
بوسہ دیوے اوسکو رد المحتار

	امام شافعی		امام مالک
او ر یا سجدہ کرے اوسپر	مستحب ہے سجدہ کرنا	عمر	سجدہ کرنا حجر اسود پر
اور کہا کیا ہے ہان جزم	حجر اسود پر	ابن عباس	بدعت ہے
کیا ہے اسکا لباب مین	المعانی البدیعہ	طاؤس	المعانی البدیعہ
اور کہا ہے کہ سجدہ کرنا			
اوسپر مستحب ہے اور			
کمر کرے سجود کو ساتھہ			
تقبیل کے تین بار کہا			
شارح لباب نے اور			
یہہ موافق ہے اوسکی			
جو نقل کیا ہے اوسکو			
شیخ رشید الدین نے			
شرح کنز مین اور ایسا ہی			
کہا ہے سجود کو ہمارے			
اصحاب سے سراجیہ مین جماعہ نے			

لیکن کہا ہے قوام الدین کاکی نے کہ اول یہہ ہے نہ سجدہ کرے
نزدیک ہمارے بسبب عدم روایت کے مشاہیر مین انتہی۔
اور ظاہر شرح لباب ترجیح اوسکی ہے جو کہا ہے کاکی نے مواج
مین اور یہی ظاہر ہے فتح القدیر کا اور اسی لئے اعتراض کیا ہے
نہر الفائق مین قول بحر رائق پر کہ جو کاکی نے کہا ہے وہ ضعیف ہے
اسطرح کہ صاحب ذاراوری ہے یعنی کاکی اہل مذہب ماہرین سے
ہے اور وہ اوری ہے ساتھہ مذہب کے غیر اوسکی سے پس نہین
سزاوار ہے تضعیف اوسکی جو نقل کیا ہے کاکی نے اوسکو
کہتا ہون مین لیکن استنکاف کیا ہے کاکی نے طرف عدم ذکر اوسکے
کے مشاہیر مین اور نہین یہہ نفی کرتا ہے اوسکی ذکر غیر مشاہیر مین
اور تحقیق سند پکڑی ہے بحر نے اوپر ساتھہ اسکے کہ کیا ہے
اسکو آنحضرت صلعم نے اور فاروق نے بعد آنحضرت کے بعد جیسا کہ
روایت کیا ہے اسکو حاکم نے اور تصحیح کی ہے اسکی اور استدراک
کیا ہے ساتھہ اسکے ملا علی قاری نے شرح نقایہ مین اور ایسا
چیز کہ گذرا کاکی سے اور تائید کی ہے ساتھہ اسکے اوسکی جو نقل

کیا ہے ابن جماعہ نے ہمارے اصحاب سے پہر دیکھا ہے غایۃ
سروجی مین کہ مکروہ رکھا ہے تنہا مالک نے سجود کو حجر پر اور کہا ہے
مالک نے کہ یہہ بدعت ہے اور جمہور اہل علم اوسکے استحباب کے
ہین اور حدیث حجت ہے اوسپر انتہی یعنی مالک پر اور ساتھہ
اسکی جہان پاتا ہے جو بحر اور لباب مین ہے استحباب اسلئے کہ
نہین مختص ہے کہ سروجی سے اہل دار مین سے ہے پس سروجی
نوری ہے اور اخذ ساتھہ اوسکے جو کیا ہے سروجی نے موافق
جمہور اور حدیث کی اولی اور احری ہے رد المحتار۔
اور ترک ایذا واجب ہے ای پس نہ ترک کیا جاے واجب
واسطے فعل سنت کے اور ای پر نظر طرف عورت کے بسبب خیال
کے پس نہین ہے اسمین ترک واجب بسبب فعل سنت کے اسلئے
کہ نظر اذن دیا گیا ہے اوسمن واسطے ضرورت کے رد المحتار
پس اگر نہ قادر ہو یعنی اوپر تقبیل کے مگر ساتھہ ایذا کے یا نہ قادر ہو
بالکل کہے دونون ہاتھونکو حجر پر پہر تقبیل کرے دونون ہاتھونکی
یا رکہی ایسا ہاتھہ کو اور اولی یہہ ہے کہ ہو وہ ایک ہاتھہ واسطے

کہ داہنا ہاتھہ استعمال کیا گیا ہے اوسمین جسمین شرعت ہے اور نسبت
اسکی کہ نقل کیا گیا ہے بحر عمیق مین کہ حجر داہنا ہاتھہ اللہ کا ہے مصافحہ
کرتا ہے ساتھہ اوسکے اپنی بندون سے اور مصافحہ کرنا ساتھہ داہنے
کے ہے رد المحتار — اور جب گذری ساتون پھیرون مین حجر پر
استلام کری کہ سنت ہے درمیان ہر دو پھیرون کے جیسا کہ
غایۃ البیان مین ہے اور ذکر کیا ہے محیط اور سراجیہ اور ذخیرہ مین کہ
ابتدا اور انتہا مین سنت ہے اور بیچ اوسکے جو درمیان اسکے ہے
اور نجراد توفیق دی ہے شرح لباب مین اسطرح کہ استلام طرفین
مین مسنون تر ہے اوسسے جو درمیان مین اوسکے ہے کہا شرح لباب
مین اور ایسا ہی مسنون ہے استلام درمیان طواف اور سعی کے
انتہی — اور ہدایہ مین ہے اگر نہ استطاعت رکھی استلام کی
استقبال کرے اور تکبیر کہے اور تہلیل اوپر اوسکے کہ ذکر کیا ہمنے
کہا فتح القدیر مین اور نہین ذکر کیا مصنف نے رفع الیدین کو ہر تکبیر
مین استقبال کری حجر کا ہر مرتبہ شوط مین اور اعتقاد میرا یہہ ہے
کہ عدم رفع وہی صواب ہے اور نہین یکہا ہے پیغمبر صلعم سے

خلاف اسکا ردالمختار —

اور مستحب جانا شافعیون نے بوسہ دینا حجر اسود کو اور چھونا اوسکا ساتھ
ہاتھہ داہنہ کے پھر بوسہ دینا اوسکو لبون کے ساتھہ بلا آواز اور
سجدہ کری اوسپر اگر ممکن ہو بغیر ایذا کے اور مستحب ہے
بوسہ دینا اور پیشانی لگانا وقت محاذات حجر اسود کے ہر طواف
مین اور اگر رک گیا وہ شخص بسبب اینده کے سجدہ سے فقط بوسہ دیوی
اور اگر رک گیا وہ شخص بوسہ دینے سے بہی تو چھوئی ہاتھہ یا عصا
کے ساتھہ پھر بوسہ دیوی ہاتھہ یا عصا کو اور اگر ممکن نہووے
یہہ بہی اشارہ کرے ساتھہ ہاتھہ کے یا کسی اور شے کے ساتھہ جو
ہاتھہ مین ہے طرف حجر اسود کی اور یہہ مذہب شافعیون کا ہے
اور نزدیک حنفیون کے سنت ہے استقبال حجر اسود کا اول
طواف مین اور اوٹھاوے دونون ہاتھون کو کندہون تک اور
پیچھے چھوڑی دونون ہاتھونکو اور بوسہ دیوے حجر اسود کو اور
رکہے ہتیلی کو حجر اسود پر اور بوسہ دیوے اور سجدہ کرے
حجر اسود پر اگر ہو سکے اوسے بغیر نقصان کسی کے اور اگر نہو سکے

اوسی کہے دونون ہاتھونکو حجر اسود پر اور بوسہ دیوے دونون
ہاتھونکو اور اگر یہہ بہی نہین ہوسکی تو کھڑا رہے حجر اسود پر اور اگر
یہہ بہی نہو سکے اوٹھا دے دونون ہاتھونکو کندھون تک اور متوجہ
کرے ہتیلیون کو طرف حجر اسود کی چنانچہ رکہنے والا ہتیلیون کا حجر اسود پر
اور پشت اپنی دونون ہاتھونکی اپنے مونہہ کیطرف کرے اور بوسہ
دیوی دونون ہاتھونکو اور بوسہ دینا مسنون ہے اول اور آخر طواف
مین اور درمیان مین مستحب ہے اور مذہب مالکیون کا یہہ ہے کہ بوسہ
دینا حجر اسود کا مونہہ کے ساتہہ اول ہر طواف مین سنت ہے اور
اگر ابنوہ کثیر ہووی چہووی حجر اسود کو ہاتہہ کے ساتہہ اور رکہے ہاتہہ
کو مونہہ پر اور نہ دیوی بوسہ ہاتہہ کو اگر نہ پہنچے حجر اسود تک جس وقت
محاذی ہووے یا اوسے گذر جاوے تکبیر کہے اور نہ اشارہ کرے
ساتہہ ہاتہون کے اور انکار کیا مالک نے رکہنے رخسارون اور
پیشانی کو حجر اسود پر۔ اور مستحب جانتی ہین شافعی اور حنبلی یہہ کہ کہے
وقت ابتداے طواف اور استلام حجر کے یہہ یہی کہ بسم اللہ واللہ اکبر
اللھم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک ووفاء بعہدک واتباعا لسنۃ نبیک محمد

صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتا ہون ساتھہ اسم اللہ کے اور اللہ بڑا ہے
ای بار خدایا ایمان لایا مین تجھپر اور سچی جانی مین نے کتاب تیری
اور پورا کیا عہد تیرا اور پیروی کی مینی سنت نبی تیرے کی کہ نام
مسطہر اوسکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور مستحب جانتے ہین شافعی
اور حنبلی پڑہنا اس دعا کا ہر طواف مین نوبت محاذات اور استلام
حجر اسود کے اور کہا شافعی نے کہ ذکر اللہ تعالے کا اور درود نبی پر بہتر ہے
اور کہی لا الہ الا اللہ اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ حجر اسود اترا ہے
جنت سے اور وہ زیادہ سفید تہا دودہ سے اور سیاہ کیا اوسکو گناہون
بنی آدم نے اور کہتے ہین صاحب کتاب کہ دیکہا ہمنے ۸۰۳ھ مین
حجر اسود پر نقطہ سفید اور پہر حج کیا ہمنے بعد اس سنہ سے تحقیق وہ
سفیدی کم ہوگئی تہی اور نہین دیکہا ہمنے اوس سفیدی کو بیچ ۸۳۶ھ
کے مگر بہت وقت کے ساتھہ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ رکن اور مقام یاقوت جنت سے ہے اگر نہ لگتا ان دونون کو گناہ
بنی آدم البتہ روشن کرتے تیرہ وہ دونون مابین مشرق اور مغرب کو
اور نہین چہوتا ہے ان دونونکو کوئی بیمار مگر شفا پاتا ہے اور فرمایا

رسول اللہ صلعم نے اوٹھاویگا اللہ تعالے حجر کو قیامت مین انکھون والا
اور دیکھنے والا اور بولنی والا اور گواہی دیویگا جسنے چھوا صدق
دل سے اوسکو اور مستحب ہے بہت عمرہ کرنا نزدیک شافعیون
اور حنفیون اور ایک جماعت حنبلیون کے خصوصًا رمضان شریف
مین کیونکہ عمرہ رمضان مین مانند حج ہے چنانچہ فرمایا رسول اللہ
صلعم نے کہ عمرہ رمضان مین مانند حج ہے میرے ساتھ اور
مکروہ جانتے ہین مالکی عمرہ کرنا زیادہ ایک دفعہ سے ایک سال مین
از سنا سک صغیر ابن جماعہ

رکن یمانی و شامی و عراقی

اور استلام کرے رکن یمانی کا یعنی ہر پھیرے مین اور مراد ساتھہ
استلام کے اسجگہہ ملنا اوسکا ہے ساتھہ دونون ہاتھہ کے
یا ساتھہ داہنے ہاتھہ کے نہ ساتھہ بائین ہاتھہ کے بدون تقبیل کے
اور سجود کی اوسپر اور نہین نیابت ہے استلام رکن یمانی کے
ساتھہ اشارہ کے وقت عاجز ہونے کے اوسکے ملنے سے بسبب
زحمت کے شرح لباب ردالمختار —

اور استلام رکن یمانی کا مندوب ہے لیکن بلا تقبیل کے اور کہا محمد نے
کہ یہ استلام سنت ہے اور تقبیل کرے رکن یمانی کی اور دلایل موید
قول محمد ہین اور مکروہ ہے استلام غیر ان دونون کا در مختار
شرح لباب مین ہے کہ ظاہر روایت اول ہے یعنی مندوب ہونا
اوسکا بدون تقبیل کے ہے جیسا کہ کافی اور ہدایہ وغیرہما مین ہے
اور کرمانی مین ہے اور یہی صحیح ہے اور منیہ مین ہے کہ جو محمد سے
ہے وہ ضعیف ہے یقیناً اور ہدایہ مین ہے کہ نہین خلاف ہے
اسمین کہ تقبیل اوسکی نہین ہے سنت اور سراجیہ مین ہے اور
نہ تقبیل کرے اوسکی اصح الاقاویل ہین ردالمحتار۔
اور مکروہ ہے استلام غیر ان دونون کا اور وہ رکن عراقی اور
شامی ہے اسلئے کہ رکن عراقی اور رکن شامی نہین ہین دونون
رکن حقیقۃً بلکہ وسط خانہ کعبہ سے ہین اسلئے کہ بعض حطیم خانہ کعبہ
مین سے ہے ہدایہ اور کراہت تقبیل کی تنزیہی ہے جیسا کہ بحر رایق
مین ہے ردالمحتار۔ اور دلایل موید اسکی مین پس روایت
کیا ہے ابن عباس سے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقبیل کرتے

رکن یمانی کی اور ایسا ہی روایت کیا ہے بخاری نے تاریخ میں
اور روایت کیا ہے مسلم اور ابو داؤد نے ابن عمر سے تقبیل حجر اور
رکن یمانی کے بسبب یہ کہنے اوسکے کے نبی صلعم کو بوسہ دیتے حجر اور
رکن کو خطاوی — اور مکروہ ہے استلام غیر حجر اور رکن
یمانی کا یعنی رکن عراقی اور شامی کا اسلئے کہ واسطے اوس رکن کے
کہ جسمیں حجر ہے وہ فضیلت ہیں ہونا حجر کا اوسمیں اور ہونا اوسکا
قواعد خلیل پر اور واسطے رکن یمانی کے صرف دوسری فضیلت ہے
یعنی ہونا اوسکا قواعد خلیل پر اور رکنین اخرین یعنی عراقی اور
شامی پس نہیں ہیں قواعد خلیل پر اسلئے کہ یہ دونوں بنای
حجاج ہیں سے ہیں اور استثنا کیجای چوکھٹ کعبہ کی پس طلب
کیا جاوے استلام اوسکا جیسا کہ شبلی میں ہے مجمع سے خطاوی
نہ استلام کری اوسکا یعنی رکن یمانی کا یعنی نہ چھوئی اور نہ چومی
اوسکو اور نہ چومی اپنے ہاتھ کو المعانی البدلیہ
امام شافعی چھونا رکن یمانی کا ہاتھ سے اور چومنا ہاتھ کا نہ رکن یمانی کا
مستحب ہے — المعانی البدلیہ

نہین مستحب ہے تقبیل رکن عراقی اور شامی کے اور نہ استلام
یعنی چھونا اوسکا المعانی البدیعہ —
امام احمد متفق بامام شافعی چومی رکن یمانی کو اور نہ چومی اوسکو
جیسے رکن یمانی کو چھوا ہے المعانی البدیعہ —
امام مالک صرف چھونا اوسکا نہ کہنا ہاتھہ کا موتھہ پر اور نہ چومنا
ہاتھہ کا المعانی البدیعہ —
دیگر علما نزدیک امامیہ کے سنت یعنی چھونا اور بوسہ دینا اوسکا
دونون ہین —
نزدیک جابر اور ابن عباس اور ابن الزبیر اور انس بن مالک اور
حسن کے یہہ ہے کہ استلام کرین ان دونون رکنونکا المعانی البدیعہ
اور مذہب شافعیون کا یہہ ہے کہ مستحب ہے بوسہ دینا رکن یمانی کا پس
چھوئی اوسکو ساتھہ ہاتھہ دابنے کے ظاہر روایت مین پھر بوسہ دیوے
ہاتھہ دائین کو ہر طواف مین اور نہ بوسہ دیوے رکن یمانی کو اور نزدیک
حنفیون کے بہتر ہے بوسہ دینا رکن یمانی کو اور نزدیک مالکیون کے
سنت ہر طواف مین یہہ ہے کہ چھوی رکن یمانی کو ہاتھہ سے اور

رکھی ہاتھ کو موندھے پر اور نہ دیوے سے بوسہ اور نزدیک حنبلیون کے
مستحب ہے چھونا رکن یمانی کا ہاتھ سے اور نہ بوسہ دیوی رکن یمانی
کو بلکہ بوسہ دیتے ہاتھ مین بھی حنبلیو نکا اختلاف ہے اور
باتفاق ایمہ اربعہ نہ چھوئی اور نہ بوسہ دیوے دونون رکنونکو واسطے
پیروی نبی صلعم کے ازمنا سک صغیر ابن جماعہ

زمزم و ملتزم

پھر التزام کری ملتزم کا اور پیئی پانی زمزم کا در مختار
التزام کری یعنی کھڑا ہو جسٹ کے ملتزم کو الحاح کرتا اور ملتزم
دیوار خانہ کعبہ کے بیچ درمیان حجر اسود اور دروازہ کے طحطاوی
اور فتح القدیر مین ہے اور مستحب ہے آنا زمزم کا بعد دو رکعت کے
پھر آئی ملتزم مین پہلے نکلنے کے طرف صفا کے اور کہا گیا ہے
کہ آئی ملتزم مین پھر آئی زمزم مین پھر عود کری طرف حجر کی
ذکر کیا ہے اسکو سرو جی نے انتہی — اور ثانی وہ اصل ہے
اور افضل اور اسی پر عمل ہے شرح لباب کا اور جسکو ذکر کیا ہے
شارح نے یعنی صاحب در مختار ہمنے مخالف واسطے دونون

قولونکی ظاہر ہے لیکن مراد نہین مقتضی ہے ترتیب کو پس حمل کیا جائیگا
وہ جو ذکر کیا ہے شارح نے قول اول پر اور تحقیق ذکر کیا ہے
شرح لباب مین بیچ طواف صدر کے کہ یہی وہ مشہور ہے روایات
مین اور وہی اصح ہے جیسا کہ تصریح کی ہے اوسکی کرمانی اور
زیلعی نے انتہی اور کہا شرح لباب مین اسجگہہ اور نہین ذکر کیا گیا ہے
بہت کتابون مین آنا زمزم اور ملتزم کا مابین نماز طواف اور توجہہ
کیطرف صفا کی اور شاید کہ نہ ذکر کرنا اوسکا بسبب ہونے
اوسکی کے ہے رد المحتار

اور مستحب ہے دعای ملتزم مین اور ملتزم مابین حجر اسود اور
دروازہ کعبہ کے ہے اور یہہ ملتزم مشہور ہے ساتھہ اجابت دعا کے

اور مستحب ہے واسطے اوس شخص کے کہ وہ مسجد حرم مین بیٹھا
ہووے اور یہہ کہ متوجہ اور قریب ہووے کعبہ شریف کے اور
نظر کری طرف کعبہ کی از روئے اعتقاد اور ثواب کے کیونکہ
نظر طرف کعبہ کی عبادت ہے اور مروی ہے کہ اللہ تعالی نازل
کرتا ہے بیت اللہ پر ہر رات اور دن ایکسو بیس رحمت ساتھہ

واسطے نماز پڑھنے والونکے
اور بیس واسطے نظر کرنیوالونکے ہے از مناسک
صغیر ابن جماعہ

مستحب ہے بہت پینا اور پیٹ بھرنا پانی زمزم سے اور ثابت ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہہ پانی مبارک ہے اور شفا ہے
بیمار یونکو اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پانی
زمزم کا مفید ہے جس چیز کے واسطے پیا جاوے اگر پیوی تو
اوسکو شفا کیواسطے دیویگا اللہ تجکو اگر پیوی تو استعاذہ کیواسطے
پناہ دیوے تجھکو اللہ اگر پیوی تو اوسکو واسطے رفع پیاس کے
رفع کریگا اللہ پیاس کو اور مروی ہے کہ پانی زمین سے اوٹھہ
جاویگا پہلے قیامت سے مگر زمزم باقی رہیگا اور درست ہے غسل
اور وضو پانی زمزم سے اور حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا
تہین پانی زمزم کو اور فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مکروہ جانتے تہے استنجا پانی زمزم سے ۔
اور مستحب ہے زیادتی صدقہ اور صوم اور پڑہنا کلام اللہ کا اور

باقی طاعت بیت اللہ مین اور کہا ہے ایک جماعت نے متقدمین
سے کہ بوسہ نہین دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام
ابراہیم کو اور نہ احجار کو اور کہا علماء سلف نے اگر بوسہ نہ دیتے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو ہرگز ہم بوسہ
نہ دیتے تھی ان دونون کو اور ابن عمر رضہ خارج ہوتے تھے مسجد سے
تاکہ بوسہ دیتے تھے رکن یمانی کو طواف اور غیر طواف مین از سنا ک
صغیر ابن جماعہ

متعلق زمزم

امام شافعی نہین مختص ہے رخصت واسطے اہل سقایت کے ساتھہ
اہل بیت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے المعانی البدیعہ
امام مالک مختص ہے المعانی البدیعہ
بعض شافعیہ مین سے متفق با امام مالک

مسایل داخلی کوٹھہ کعبہ و افضلیت نماز و طواف

بحر رائق مین ہے کہ جب داخل ہو حاجی مکہ مین دس دن ذی حجہ مین
اور نیت کرے اقامت نصف شہر کے نہ صحیح ہوگی نیت اوسکی اسلئے

کرلا بد ہوگا اوسکو جانا طرف عرفات کے پس نہ متحقق ہوگا اتحاد
موضع کا کہ بشرط صحت نیت اقامت ہے طحطاوی -
رد المحتار مین جایز ہے محرم کو کہ فسخ کری نیت حج کو بعد اسکے
کہ احرام باندہ چکا ہو حج کا اور قطع کری افعال حج کو اور گردانے
اپنی احرام اور افعال کو واسطے عمرہ کے لباب -
اور اسی پر امر آنحضرت صلعم کا ساتھہ اسکے اپنی یارونکو مگر وہ کہ سوق
ہدی کی ہوا وسنے پس مخصوص ہے ساتھہ اصحاب آنحضرت صلعم کے
یا منسوخ ہے نہر اور تحقیق کہو لکی بیان کیا ہے اسمقام کو محقق ابن
ہمام نے رد المحتار -
اور نہ جایز ہونا فسخ کرنا بر خلاف ہے خانیہ اور ظاہر یہہ اور عامہ
اہل حدیث کے اونکی قول مین ہے کہ فسخ کرے محرم حج کو جبکہ
طواف کری قارن کا طرف عمرہ کے اور ظاہر کلام اونکے کا یہہ ہے
کہ یہہ واجب ہے اور کہا بعض حنابلہ نے کہ ہم گواہ کرتے ہین اللہ کو
اسکا کہ اگر احرام باندہتے ہم حج کا پس دیکہتے ہم فرض اوسکا اسکے
فسخ مین طرف عمرہ کے واسطے خلاصی کے عقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے فتح القدیر ---

اور عامہ فقہای مجتہدین منع فسخ پر ہین فتح القدیر - اور طواف کرنا ہے خانہ کعبہ کا نفلا جسقدر چاہے بدون رمل اور سعی کے اسلئے کہ رمل اور ایسا ہی اضطباع تابع ہین اوس طواف کے بعد اوسکے سعی ہے اور سعی واجبات حج اور عمرہ سے ہے فقط اور یہہ طواف تطوع ہے پس نہین ہے اسکے بعد کہا شرنبلالیہ مین کافی سے کہ نفل ساتھہ سعی کے غیر مشروع ہے - درمختار

سزاوار ہے تقیدا وسکی یعنی مقید ہونے نماز نافلہ کے افضل طواف تطوع سے حج کی مین ساتھہ زمانہ موسم کے واسطے توسعہ کے غربا اور جو نہین پس طواف افضل ہے نماز سے مطلقا یعنی مکی اور آفاقی دونون کے لئے غیر موسم مین اور تحقیق اقرار کیا ہے اسکا اس بحث پر نہر مین کہتا ہو نہین لیکن مخالف اسکے ہے جو دلوالوالجیہ مین ہے اور نص کی ہے اوپر کہ نماز مکہ مین افضل ہے واسطے اہل مکہ کے طواف سے اور واسطے غربا اور مسافرین کے طواف افضل ہے اسلئے کہ نماز فی نفسہا افضل ہے طواف سے اسلئے کہ نبی صلعم نے تشبیہ

دی ہے طواف خانہ کعبہ کو ساتھہ نماز کے لیکن غربا اگر مشغول ہونگے
ساتھہ نماز کے فوت ہو جائیگا اونسے طواف بغیر امکان تدارک کے
پس ہوگا مشغول ہونا ساتھہ اوسکے کہ نہین ممکن ہے تدارک اوسکا
اولی پر تنبیہ۔ شرح مرشدی مین کنز پر ہے کہ قول اونکا کہ نماز
افضل ہے طواف سے نہین ہے مراد اونکی یہہ کہ پرنہا دو رکعت کا
افضل ہے ادا ہی اسبوع سے اسلئے کہ اسبوع مشتمل ہے اوپر
دو رکعت کے ساتھہ زیادت سے بلکہ مراد اونکے ساتھہ اسکی یہہ ہے
کہ وہ زمانہ کہ جسمین ادا کیا جاتا ہے ایا افضل اوسمین یہہ ہے کہ صرف
کرے اوسکو واسطے طواف سے یا مشغول ہوا وسمین ساتھہ نماز کے
انتہی اور نظیر اوسکا وہ ہے جو جواب دیا ہے ساتھہ اوسکے علامہ قاضی
بن ظہیرہ مکی نے جہان کہ پوچھی گئے اس سے کہ ایا افضل طواف ہے
یا عمرہ کہ ارجح تفضیل طواف کی ہے عمرہ پر جبکہ مشغول ہو ساتھہ اسکے
مقدار زمانہ عمرہ کا مگر جبکہ کہا جاوے کہ عمرہ نہ واقع ہوگا مگر فرض کنایہ پس ہوگا حکم اوسکا حکم
فصل
(داخلی کعبہ کا)
سکوت کیا مصنف نے داخل ہونے سے خانہ کعبہ مین کہ یہہ مستحب ہے جبکہ

نہ مشتمل ہو اوپر اپنے یا اپنی غیر کے ایذا پر اور داخل ہونا کعبہ مین ساتھہ
زحمت کے کمتر ہوتا ہے نہر — کہتا ہون مین اور ایسا ہی ہے جبکہ
نہ مشتمل ہو دفع رشوت پر وہ رشوت کہ لیتے ہین اوسکو دربان جیسا کہ
اشارہ کیا ہے اسکی طرف ملا علی قاری نے رد المحتار —
اور شرح لباب مین ہے اور حرام ہے لینا اجرت کا اوسنے جو داخل ہوتے
ہین کو ٹہہ کعبہ مین یا قصد کرتے ہین زیارت مقام ابراہیم علیہ السلام کا
بلا خلاف درمیان علمای اسلام اور ایمہ انام کے جیسا کہ تصریح کی ہے
ساتھہ اسکے نحر وغیرہ مین انتہی اور تحقیق تصریح کی ہے ساتھہ اسکے کہ جسکا
حرام ہے لینا حرام ہے دینا مگر واسطے ضرورت کے اور نہین ضرورت ہے
اسجگہہ اسلیئے کہ داخل ہونا کو ٹہہ کعبہ مین نہین ہے مناسک حج مین رد المحتار
مگر واسطے ضرورت کے اور نہین ضرورت ہے اسجگہہ اسلیئے کہ داخل ہونا
خانہ کعبہ مین نہین ہے مناسک حج مین رد المحتار
اور ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دخول کو ٹہہ کعبہ شریف کا
اور تکبیر اور دعا اوسکی جوانب اور نواحی مین اور نماز پڑہنے مصلی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مین جو داخل ہوے کو ٹہہ کعبہ مین اور مصلی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم بمقدار تین ذرع کے ہے جو ارکعبہ شریف سے جس وقت داخل ہوو
کعبہ مین اور چلے سیدہا۔
اور مستحب ہے دخول کوٹھہ کعبہ شریف کا اگر نہو پہنچے نقصان کسی کو وقت داخل
ہونے کوٹھہ کے اور غلطی کرتے ہین اکثر لوگ داخل ہونے اندر کعبہ کے
کثرت مین اور ایذا دیتے ہین بعض بعضونکو اور بہت دفعہ کہل جاتا ہے
عورت بعضونکا اور کہل جاتا ہے مونہہ اور ہاتھہ عورتونکا اور بلند
کرتے ہین آوازونکو نہ ڈرتے ہین اور نہ ادب کرتے ہین یہہ عادت
ہے جاہلونکی پرہیز کرنا اس سے ضرور ہے اور مروی ہے کہ دعا مستجاب
ہوتی ہے بیت اللہ کے اندر اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ جو داخل ہوا کوٹھہ کے اندر گویا داخل ہوا نیکی مین اور خارج ہوا گناہ
سے اور روایت ہے نسائی مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
داخل ہوئے اندر کوٹھہ کعبہ کے اوسوقت بیت اللہ چھہ ستون پر تھا اور
تشریف رکھی جناب نے مابین اون دونون ستون کے جو قریب
ہین دروازہ سے پس تعریف اور ثنا کی اللہ کی اور سوال کیا اور استغفار کیا
پھر کھڑے ہوئے اور رکھا مونہہ اور رخسار مبارک کو دیوار کعبہ پر اور

تعریف اور ثنا کی اللہ کی اور سوال اور استغفار کیا اللہ سے پھر
تشریف لیگئے طرف ہر رکن کعبہ کے اور پڑھی تہلیل اور تکبیر اور
تسبیح کو اور کرتے تھے سوال اور استغفار پھر جسوقت باہر تشریف
لائے پڑھیں دو رکعت مستقبل ہوکر قبلہ کی اور مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز
جسوقت داخل ہوتے تھے بیت اللہ میں کہتے تھے اللھم انک
وعدت الامان داخل بیتک وانت خیر منزول یہ اللھم فاجعل امانی
ان تکفینی مؤنۃ الدنیا وکل ہول دون الجنۃ حتی بلغنیا برحمتک
ای بار خدایا بتحقیق تو نے وعدہ کیا امان کو داخل ہونے والے
بیت اللہ اپنی کے اے بار خدایا دے مجھکو امان اور رہنا مجھے
محنت دنیا کی اور سختی کو تاکہ پہونچوں جنت تیری میں بسبب رحمت
تیری کے از مناسک شیخ ابن جماعہ

دوسرا فرض وقوف عرفہ یعنی عرفہ کی دن عرفات مین ٹہرنا

خطبہ پڑہنا اور دیگر خطبہ کا ذکر ذی الحجہ کو وسطے جانے عرفات کے

اول خطبہ ساتوین ذی الحجہ کو بعد زوال اور بعد نماز ظہر کے امام مکہ مین پڑہے اور پہلے زوال سے مکروہ ہے اور تعلیم کرے اس خطبہ مین سنا سکے کہ جنکی حاجت ہو دن عرفہ کے کیفیت احرام اور خروج طرف منی کی اور شب باشی اوسی مین اور جانا منی سے طرف عرفہ کی اور نماز پڑہنا عرفہ مین امام کو وقوف کرنا اوسمین اور جانا اوسی عرفہ سے اور سوای اوسکے یا ساری سنا سکے جنکی حاجت ہوئی حج کرنیوالی کو تمام حج تک بیان کرے اگرچہ ہونگے بعد اوس خطبہ کے اور خطبہ اسلئے تاکید بہتر ہے رد المحتار

دوسرا خطبہ عرفہ مین پہلے جمع بین الصلوتین سے ۔ تیسرا خطبہ منی مین گیارہوین تاریخ ذی الحجہ کی فصل ہوگا درمیان ہر خطبہ کے ساتھ ایک دن کے اور ساری خطبہ بلا جلسہ وسطا ایک خطبہ ہونگے مگر خطبہ دن عرفہ کی دو خطبہ ہونگے اور ساری خطبہ بعد نماز ظہر کے ہونگے مگر خطبہ عرفہ کا کہ اول نماز ظہر کی ہوگا اور ساری یہہ خطبہ سنت ہین ایسا ہی ہے لباب مین اور تبیین مین ذکر کیا ہے صاحب تنویر اور در مختار نے

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد
تیسرے خطبہ کو اسکی جگہ میں	سنت ہے خطبہ پڑھنا یا کرنا	نہیں سنت ہے خطبہ پڑھنا
رد المحتار	دس ذی الحجہ سے کہ دن بعد نماز	سات دن ذی الحجہ سے
	ظہر کے اور حکم کیا جاوے لوگوں کو	المعانی البدیعہ
	جانیکا طرف منی کے فردا کو	
	المعانی البدیعہ	
نہیں مستحب ہے یہ خطبہ	مستحب ہے خطبہ پڑھنا	نہیں مستحب ہے
	امام کو بعد ظہر کے دن نحر کے	المعانی البدیعہ
	منی میں اور تعلیم کرنا منا سک کا	
	لوگوں کو	
	المعانی البدیعہ	

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
حکم کرے امام موذن کو ساتھ اذان کے پھر خطبہ پڑھے بعد اوسکے مانند جمعہ کی	جب ڈھل جاوے آفتاب نویں دن ذی الحجہ سے خطبہ پڑھا جاوے خطبہ خفیفہ یعنی مختصر اور بعد تمامی خطبہ کے بیٹھے خطیب پھر کھڑا ہووے واسطے دوسری خطبہ کے اور شروع کرے موذن اذان کہنا اوس حالت مین کہ امام خطبہ ثانیہ مین ہو یہان تک کہ ہو فراغ امام کا خطبہ سے ساتھ فراغ موذن کی اذان سے
المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد
نہین مستحب ہے المعانی البدیعہ	مستحب ہے یہہ کہ خطبہ پڑہے امام بعد ظہر کے دوسرے دن ایام تشریق مین سے پہلے دن جانے کے المعانی البدیعہ	متفق ساتھہ قول شافعی کے المعانی البدیعہ

منی ۸ ذی الحجہ کو

آٹھوین تاریخ ذی الحجہ کے کہ اوسکو یوم الترویہ کہتے ہین نماز فجر کی مکہ مین پڑہ کے منی کو کہ ایک قریہ ہے حرم مین سے ایک فرسنگ مکہ سے جائے ایسا ہی ہدایہ مین اور کہا کمال نے کہ ظاہر اس ترتیب کا نماز فجر کی پڑہ کے جانا منی کا اور یہہ خلاف سنت ہے اور مستحسن ہے محیط ہونا خروج کا طرف منی کی بعد زوال کے اور کچھہ نہین ہے اور کہا مرغینانی نے بعد طلوع آفتاب کے اور یہی صحیح ہے در مختار رد المحتار۔ اور ٹھہری منی مین

فجر عرفہ تک درمختار ۔

یہہ مفید ہے طلب شب باشی کا منی مین کہ شب باشی سنت ہے
ایسا ہی محیط مین ۔ اور مبسوط مین ہے کہ مستحب ہے پڑہنا
ظہر کا ترویہ کے دن منی مین اور اقامت اوسمین صبح عرفہ تک
انتہی اور نماز پڑہے فجر کی منی مین وقت مختار فجر مین اور وہ
زمانہ اسفار کا ہے اور خانیہ مین ہے کہ پڑہے فجر کو غلس مین
پس گویا کہ اوسنے قیاس کیا ہے اوسکو فجر مزدلفہ پر اور اکثر
اول پڑہین یعنی پڑہنی پر وقت مختار فجر مین پس وہ افضل ہے
شرح لباب اور مناسک نووی مین ہے اور اسی پر جو کرتے
ہین لوگ ان زمانون مین داخل ہونا عرفات کی زمین مین آٹھوین
دن پس خطا ہے مخالفت سنت کی اور فوت ہو جاتے ہین
اوسی بسبب اسکے بہت سنتین بعض اونمین سے نماز ہین منی مین
اور شب باشی ہے منی مین اور توجہ ہے منی سے طرف نمرہ کی
اور اوترنا ہے اوسمین اور خطبہ ہے اور نماز ہے پہلی عرفات
کے داخل ہونے سے اور سوار اسکے انتہی اور اوسکے تحمل مین

کہ نو جہہ ہے منی سے طرف نمرہ کے اور اونرنا ہے اسمین نزدیک
ہمارے کلام ہے کہ آئیگا قریب رد المحتار —
اور مستحب ہے خروج منی کیطرف آٹھوین ذی الحجہ سے اور پڑہے
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا منی مین باتفاق چارون اماموں کے
وہ جو روشن کرتے ہین جاہل عوام شمع یہہ گمراہی فاحش اور بدعت
ظاہر ہے اور یہہ ہٹانیوالا ہے ذکر اور دعا سے اور واجب ہے
امیر حاج اور حاکم پر ازالہ اس بدعت کا اور مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہے تسبیح کرنا اللہ کا چار رات مین قربانی
کی رات اور عید الفطر کے اور پندرہوین شعبان اور عرفہ کی رات
اور سنت یہہ ہے کہ ٹہیرے منی مین وقت طلوع شمس تک
باتفاق چارون اماموں کے اور جسوقت طلوع کرے یہان سے
جاوے طرف عرفات کے تلبیہ اور ذکر اور دعا بہت پڑہے
اور کما بعض سلف نے کہ کہے وقت چلنے کے یہہ دعا اللھم اجعلھا
خیر غدوت غدوتہا واقربہا الی رضوانک والبعدہا من سخطک اللھم
الیک توجہہ ولوجہک الکریم اردت فاجعل حجی مبرورا وسعی مشکورا وذنبہ

مغفور یا ارحم الرحمین ای بار خدایا گردان اس دن کو بہتر ہر دنسے
جو اوسکے صبح کرتا ہون اور قریب کر اس دنکو طرف قبولیت اپنی کے
اور دور کر اس دنکو غضب اپنی سے ای بار خدایا متوجہ ہوا مین
طرف تیری اور ارادہ کیا مینی طرف ذات کریم تیری کے اور گردان
حج میرا مبرور اور سعی میری مشکور اور گناہ میری مغفور یا ارحم الرحمین

جمع نماز و تقدیم بنمرہ

۹ ذی الحجہ کو بعد طلوع آفتاب کے منی سے جانا اور بمقام نمرہ ٹھہرنا
اور وہان نماز ظہر و عصر ایک وقت مین پڑہنا پہر عرفات مین نمری سے
آکے بعد زوال کے ٹھہرنا اور بطن عرنہ مین نہ ٹھہرنا پہر بعد طلوع
آفتاب کے جائی طرف عرفات کے راہ پر ضبط کے کہ وہ ایک پہاڑ ہے
متصل مسجد خیف کے جیسا کہ شرح لباب مین ہے درمختار و ردالمحتار
اور کہا ایضاح مین اگر گیا عرفات کو پہلے طلوع آفتاب سے جایز ہے
اور اول یعنی جانا بعد طلوع آفتاب کے اولی ہے اور مانند اسکی
ہے سراج و ہاج مین ردالمحتار۔

اور عرفات سارا موقف ہے مگر بطن عرنہ بفتح را را اور ساتھ ضمہ کے

بہی کہ ایک وادی ہے حرم مین سے بجانب غرب مسجد عرفہ کے درمختا
کہا معراج الدرایہ مین اور اوتری عرفات مین جسجگہ چاہے مگر راہ مین
اور مجد جبل رحمۃ کا افضل ہے اور کہا ایمہ ثلثہ نے کہ نمرہ مین افضل ہے
بسبب اوترنے آنحضرت صلعم کے نمرہ مین کہتے ہین ہم حنفیہ جواب مین
کہ نمرہ عرفہ مین سے ہے اور اوترنا آنحضرت صلعم کا اوسمین نہ تہا قصد
سے انتہی - اور یہہ مخالف اوسکے ہے جو فتح القدیر مین ہے
کہ سنت ہے اوترنا امام کا نمرہ مین اور مخالف ہے اوسکی جو نقل کیا ہے
علمانے امام رشید الدین سے کہ سزاوار ہے یہہ کہ نہ داخل ہو عرفہ
مین یہان تک کہ اوترے نمرہ مین قریب مسجد کے آفتاب کے
ڈہلنے تک اور توفیق دی ہے شرح لباب مین اسطرح کہ یہہ بہ نسبت
امام کے ہے نہ بہ نسبت غیر امام کے یا اسطرح کہ اوترنا پہلے نمرہ مین ہے
پہر قریب جبل الرحمۃ کے رد المختار - پہر جب پہونچی طرف عرفہ کی
اور ٹہرے اوسمین اوس حال مین کہ دعا مانگنے والا ہو درود پڑہنے والا
ذکر کرنے والا لبیک کہنے والا پہر جب ڈہلی آفتاب غسل کرے یا وضو
کرے اور غسل افضل ہے پہر جاے طرف مسجد کی اسی مسجد نمرہ کی

بلاتا خیر پہر جب پہونچ جاے مسجد نمرہ مین چڑہے امام اعظم
یا نایب اوسکا منبر پر اور بیٹہے اوسپر اور اذان کہے اذان
دینے والا روبرو اوسکے پس جب فارغ ہوا اذان دینی والا
اذان سے کہڑا ہوا امام پس دو خطبہ پڑہے پس حمد کرے
اللہ کی اور ثنا اور لبیک کہے اور تہلیل اور تکبیر اور درود
بہیجے نبی صلعم پر اور نصیحت کرے لوگونکو اور حکم کرے
اونکو اور منع کرے اونکو اور تعلیم کرے اونکو مناسک مانند
وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ اور جمع نماز ظہر اور عصر کا
اور رمی اور ذبح اور حلق اور طواف اور باقی مناسک
تیسرے خطبہ تک پہر دعا مانگے اللہ تعالی سے اور اوترے پس
اگر ترک کیا ہو خطبہ کو یا خطبہ پڑہا ہو پہلے زوال کے کافی ہوگا
اور تحقیق اساءت کی لیکن برا کیا جو برہ

اور قول ذیلعی یہہ ہے کہ جایز ہے یعنی صحیح ہے ساتہہ کراہت
کے شرنبلالیہ رد المحتار ۔ اور بعد خطبہ کے نماز پڑہاوے امام
لوگونکو ظہر اور عصر کی ساتہہ ایک اذان اور دو اقامت کے یعنی

اقامت کہی واسطے ظہر کے پھر نماز پڑہے ظہر کی پھر اقامت کہے
واسطے عصر کے درمختار ردالمحتار۔

ظاہر اسکا کہ بعد خطبہ کے نماز پڑہائی امام لوگونکو عادم تاخیر نماز ہے
خطبہ سے اور یہی صریح قول ہدایہ کا ہے کہ جب ڈہلی آفتاب
چڑہ جاوے امام منبر پر پس جب فارغ ہو خطبہ سے اقامت
کہی موذن اور نماز پڑہائی امام الی آخرہ اور مانند اسیکی ہے لباب مین
اور بحر رائق مین ہے معراج الدرایہ سے کہ تاخیر کرے اس
جمع بین الصلوٰتین کے آخر وقت ظہر تک اور مانند اسیکی ہے
شرح قاضی خانمین جامع صغیر پر کہا شرح لباب مین اور یہ
یہہ ہے کہ لازم آتی ہے اس سے تاخیر وقوف کی اور منافی ہے
یہہ حدیث جابر رضی اللہ تعالے عنہ کے یہان تک کہ جب ڈہلی
آفتاب پس تحقیق ظاہر اسکا یہہ ہے کہ خطبہ تہا اول زوال مین
پس واقع ہوگی نماز آخر وقت ظہر مین ردالمحتار۔

اور قرارت کرے ان دونون نمازون ظہر اور عصر مین جو جمع
کیجاوین سرا اور نہ پڑہے درمیان ان دونون نمازون کے

کچھ نماز اوپر مذہب کے درمختار ۔ کچھ نماز ای اور نہ سنت رابعہ
یعنی مقرری کہا لباب مین اور اگر دیر کر پڑہے امام نماز عصر کو
نہین مکروہ ہے مقتدی کو تطوع درمیان ظہر اور عصر کے داخل
ہونے امام تک عصر مین ردالمحتار ۔
اوپر مذہب کے اور وہ ظاہر الروایت ہے شرنبلالیہ اور وہی صحیح
ہے پس اگر کری یعنی کچھ نماز پڑہے مکروہ ہوا اور اعادہ کرے اذان کی
عصر کے لئے بسبب منقطع ہوجانے فوراً پڑہنی اوسکی سے پس ہوگیا
مانند مشغول ہوجانے کے درمیان اون دونون نمازون کے
ساتھہ فعل دوسری کے بجای مانند کہانے اور پہلی کی پس تحقیق
اسصورت مین اعادہ کری اذان کو سراج اور جوہرہ اور محیط اور
کافی مین ہے استثنا سنت ظہر کا سو خلاف حدیث اور اطلاق
مشایخ کے ہے فتح القدیر تنبیہ لیا ہے اس سے علامہ سید محمد صادق
بن احمد بادشاہ نے کہ ترک کرے تکبیر تشریق کو اس جگہہ اور مزدلفہ
مین درمیان مغرب اور عشا کے واسطے مراعاۃ روایت کے کہ وارد
ہے حدیث مین نقل کیا ہے اسکو علامہ سے کارزونی نے اپنے

فتاوی مین کہا سو نہین اور اسمین نظر ہے اسلئے کہ وارد حدیث مین
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی نماز ظہر کے پہر اقامت
کہے پس نماز پڑہے عصر کی اور نہ پڑہے درمیان اون دونون کے
کچہہ نماز پس اسمین تصریح ہے ساتہہ ترک نماز کے درمیان اون دونون
نمازون کے اور نہین لازم آتا ہے اس سے ترک تکبیر کا اور نہ قیاس
کیا جاوے تکبیر کا نماز پر بسبب واجب ہونے تکبیر کے نہ نماز کے اور
اسلئے کہ مدت تکبیر کی تہوڑی ہے یہان تک کہ نہین شمار کیجاتی ہے
فاصل درمیان فریضہ اور رانبہ کے اور حاصل یہہ ہے کہ تکبیر بعد ثبوت
اوسکے وجوب کے نزدیک ہماری نہین ساقط ہوگی اگچہہ مگر ساتہہ
دلیل کے اور جو ذکر کیا ہے وہ صلاحیت دلیل ہونے کی نہین رکہتی ہے
جیسا کہ جانا تو نے یہہ وہ ہے جو ظاہر ہوا ہے مجکو اور اللہ تعالے
دانا تر ہے رد المحتار۔ اور نہ پڑہے کچہہ نماز بعد ادا ے
عصر کے وقت ظہر مین درمختار۔

ساقط ہے یہہ جملہ بعض نسخون درمختار سے اور نسبت کیا ہے اس
جملہ کو شرنبلالیہ مین حلف شرح وہبانیہ ابن الشحنہ کی رد المحتار۔

اور شرط واسطے صحت اس جمع کے یعنی ظہر اور عصر کے عرفات
مین امام اعظم یعنی خلیفہ یا نایب اوسکا ہے جو امام نہو تو تنہا ہر نماز کو
اوسکے وقت مین پڑہین ۔ اور دوسری شرط واسطے صحت جمع کے
احرام حج کا ہے دونون نمازون مین پس نہین جایز ہوگی عصر
اوسکے جو منفرد ہوا ایک نماز مین دونون نمازون مین سے پس اگر
نماز ظہر پڑہی ہو اکیلی نہ نماز پڑہے عصر کی ساتہہ امام کے اور
مانند اسکی ہے اگر نہ پڑہے ظہر کو ساتہہ امام کے اور نہ پڑہے عصر کو
ساتہہ امام کے تو نہ پڑہے عصر کو مگر اوسکے وقت مین اور نہ جایز ہوگی
عصر اوسکے جسنے نماز پڑہی ہو ظہر کی ساتہہ جماعت کے پہلے احرام
حج سے خواہ پڑہی ہو بدون احرام کے یا ساتہہ احرام عمرہ کے
پہر احرام باندہا ہو حج کا پہلے ادا ے عصر سے مگر وقت عصر مین
اور کہا ابو یوسف اور محمد نے کہ نہین شرط ہے واسطے صحت
عصر کے مگر احرام نہ امام اور ساتہہ اسکے قایل ہین ایمہ ثلثہ یعنی
مالک و شافعی اور احمد اور یہی اظہر ہے نقل کیا ہے بیہقی نے بسند
صحیح ولیل

اختلاف ہے اس جمع مین یعنی جمع ظہر اور عصر مین بیچ عرفات کے
کہ آیا یہہ جمع سنت ہے یا مستحب اور جو کہا گیا ہے کہ تقدیم عصر کے
نزدیک امام کے واجب ہے واسطے صیانت جماعت کے لائق کیسے
حمل واجب کا بمعنی ثابت کے شرح لباب رد المحتار۔
اقتصار کیا شروط مین سے۔ امام اور احرام پر اور زیادہ
کیا ہے لباب مین تقدیم ظہر کو عصر پر یہان تک کہ اگر ظاہر ہو جاوے
امام کو واقع ہونا ظہر کا پہلے زوال کے یا بغیر وضو اور واقع ہوا
عصر بعد زوال کے یا بوضو اعادہ کرے دونون کا اکٹھا اور زمان کو
اور وہ دن عرفہ کا ہے اور مکان کو اور وہ عرفہ ہے اور جو قریب ہے
عرفہ سے اور جماعت کو پس شرطین چھہ ہین کہتا ہون مین لیکن شرط
اخیر یعنی جماعت داخل ہے شرط اول یعنی امام مین اسلئے کہ معنی شرط
ہونے امام کے شرط ہونا نماز امام کا ہے ساتھہ لوگونکے نہ وجود امام کا
اور یہین علاوہ یہہ ہے کہ بحر رائق مین کہا ہے کہ جماعت شرط نہین ہے
یہان تک کہ اگر لاحق ہوا ہو لوگونکو خوف اور گھبراہٹ پس نماز پڑہ لے
امام نے اکیلی دو رکعتون نماز مین جایز ہوگا بالاجماع علی الصحیح ایسا ہی ہے

ذخیرہ مین بہر نقل کیا ہدایہ سے کہ جماعت شرط جمع کی ہے
نزدیک ابو حنیفہ کے لیکن حق غیر امام مین نہ حق امام مین بہر کہا
پس جو نقایہ اور جوہرہ اور مجمع مین ہے شرط ہونا جماعت کا ضعیف
ہے اور اعتراض کیا ہے اوسپر بہر الفایق مین اسطرح کہ نقل
کیا ہے اس اشتراط کو غیر واحد نے اور تصحیح کی ہے اسکی
اسپیجابی نے اسطرح کہ جواز مسئلہ فرع یعنی خوف اور گہبراہٹ
مین اسطے ضرورت کے ہے کہتا ہون مین کہ جو گذر چکا ہدایہ سے
صلاحیت رکھتا ہے توفیق کا درمیان دونو کلام اور دونو تصحیح
کے بہر کافی پایا ایک جز کا دونو نمازون سے ساتھ امام کے
یہان تک کہ اگر پایا اخیر ظہر کو بہر کھڑا ہوا اسطے ادای مافات
کے بہر پایا ایک جز کو عصر مین سے ساتھ اوسکے کافی ہوگا علیحدہ
افادہ کیا ہے اسکا بحر مین اور لباب مین رد المحتار۔
اور مطلق چھوڑا امام کو پس شامل ہے مقیم اور مسافر کو لیکن اگر ہو
امام مقیم مانند امام مکہ کی نماز پڑہائی امام لوگونکو نماز مقیمونکی اور
نہین جایز ہے امام کو قصر کرنا اور نہ حاجیونکو اقتدا ساتھ امام کے

قصرمین کہا امام حلوائی نی تہے امام نسفی کہتے عجب ہے اہل موقف سے
کہ متابعت کرتے ہین امام مکہ کے قصرمین پس کہا نسے قبول کیجائیگی
دعا اونکی یا امید رکہی جائیگی اور کسی چیز کے حال یہہ ہے
کہ نماز اونکی غیر جایز ہے کہا شمس الایمہ نے نہا مین ساتہہ اہل موقف

امام مالک	امام شافعی	
جایز ہے قصر عرفہ مین واسطے مسافران اور اہل مکہ کے اور واسطے اون لوگون کے جو مقیم ہین مکہ مین — المعانی البدیعہ	نہین جایز ہے اہل مکہ و مقیمین مکہ کو قصر اور ایسا ہی نہین جایز ہے امام کے لئے قصر جب کہ مقیم ہون کہ مین اور تمام کرے نماز کو جو پیچہے امام کے مسافر ہون المعانی البدیعہ	کے پس لگ ہو رہا مین اور نماز پڑہی مین نے ہر نماز اونکی وقت مین اور وصیت کی مین نے اپنی یارونکو اور تحقیق سنا ہمنے کہ امام تکلیف کرتا ہے اور نکل آتا ہے مسافت سفر کو پہر آتا ہے عرفات کو پس اگر ہوا ایسا پس قصر جایز ہے امام کو اور جو نہین پس واجب ہو گی حیاط انتہی ملخصاً

من التتارخانیہ عن المحیط ردالمحتار ۔

پس احرام شرط متفق علیہ ہے نزدیک ہمارے یعنی حنفیہ کے اور حج احرام میں بالاضافہ طرف مذکور کے ہے یہاں پر یعنی پس نہیں شرط ہے نزدیک ابی یوسف اور محمد کے اقتدا ساتھ امام یا اوسکے نائب کے اور جو نہیں پس شرط ہونا دار اور امکان اور تصریح ظہر کا عصر پر متفق علیہ ہے نزدیک ہمارے یعنی حنفیہ کے جیسا کہ افادہ کیا ہے اسکا شرح لباب میں ردالمحتار ۔ شاید اظہر ہونا عدم شرط امام کا جہت دلیل سے ہے اور جو نہیں پس متون قول امام پر ہیں اور تصحیح کی ہے اسکی ہدایہ وغیرہ میں اور نقل کیا ہے اسکی تصحیح کو علامہ قاسم نے ابیجابی سے اور کہا اور اعتماد کیا ہے اسپر برہان الشریعت اور نسفی نے ردالمحتار

جب فوت ہو جمع عرفات میں ساتھ امام کے نہیں جایز ہے اکیلی جمع کرنا ۔ المعانی الہدایہ مکروہ ہے نفل بعد نماز عصر کے اگرچہ جمع کی گئی ہو عرفہ میں نسبت کیا ہے اسکو معراج الدرایہ میں طرف محیطی کے اور تتمہ میں طرف فخر الائمہ الرحمانی اور ظہیر الدین المعانی اور ذکر کیا ہے اسکو حلیہ میں بحثا اور کہا نہیں دیکھا ہے میں نے اسکو صریح اور تالبعد اری کے ہے اوسکی تخریج میں ردالمحتار

امام شافعی
جب فوت ہو جمع عرفات میں ساتھ امام کے جمع کرے اکیلا ۔ المعانی الہدایہ

اور جسوقت قریب ہووی عرفات کے تو نزدیک شافعیون اور مالکیون اور
حنبلیون کے مستحب ہے اوترا نمرہ مین اور کہڑا کرے امام خیمہ کو وہان جہان
چاہے اور غسل کری باتفاق چارون امامونکے وقوف عرفات کے لئے
جسوقت ڈہل جاوے خورشید مستحب ہے جانا امام اور لوگونکا مسجد ابراہیم کیطرف
کہ وہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑہی ہے اور نہین تہی بنا مسجد کی وہان عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مین بلکہ بنا ہوی اول دولت عباسیون مین ہوگئی ہے وہان پڑہے ظہر
اور عصر کو بعد دو خطبون کے نزدیک شافعیون اور مالکیون اور حنفیون کے اور نزدیک
حنبلیون کے پڑہے دونون نمازون کے بعد ایک خطبہ کو مگر نزدیک شافعیونکے
سنت ہے جمع تقدیم مابین ان دونون نمازونکے واسطے مسافر سفر طویل کے
اور نہ مکی اور مقیم کے واسطے اور یہہ ہی مذہب حنبلیونکا اور مذہب حنفیون اور مالکیون کا یہہ ہے
کہ جمع مابین ان دونون نمازون کے جایز ہے واسطے ہر شخص کے مگر نزدیک حنفیون کے شرط جواز
جمع کیواسطے ادا کے صلوات مین بجماعت ہے اور امام وسکا بادشاہ یا نایب بادشاہ ہووے اور احرام واسطے
حج کے باندہا ہووے اور مذہب شافعیون اور حنفیون اور حنبلیون کا یہہ ہے کہ نہین ہے جایز قصر اس نماز کا مگر
واسطے مسافر کے جو سفر کیا ہووے اوسنے مدت قصر مین اور مذہب مالکیونکا یہہ ہے کہ قصر کری جاوے مین واسطے اہل مکہ کے

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
اول وقت وقوف عرفات کا	متفق با امام ابو حنیفہ	وقت وقوف کا طلوع	مستحب وقوف میں رات کے
دوپہر ذی الحجہ کی عرفہ سے طلوع	نسبت وقت وقوف عرفہ	ہے فجر یوم عرفہ سے	اور دن تا میں رات کا ہے
فجر نحر تک ہے المعانی البدیعہ	جب پالیا ہو ایک جزء	طلوع فجر یوم نحر تک ہے	اگر وقوف کیا ہو رات میں
وقت وقوف کا عرفہ میں	زمانہ وقوف میں سے کافی	المعانی البدیعہ	نہ دن میں کافی ہو جائیگا اور
بعد زوال آفتاب کے ہے دن	ہو گا رات ہو یا دن		اگر وقوف کیا ہو گا
عرفہ کے طلوع فجر اول روز	المعانی البدیعہ		دن میں نہ رات میں
نحر تک عالمگیریہ			کافی نہ ہو گا
اور اگر وقوف کیا غیر وقت			المعانی البدیعہ
میں نہ ہو گا یا نیوالا وقوف کا			
مگر جبکہ شبہ ہو جائے لوگوں			
پر ہلال ذی الحجہ کا			
اور پورا کیا ہو لوگوں			
نے ذی القعدہ کو تیس			
دن پر ظاہر ہوا ہو			

کہ جس نے وقوف کیا ہے تہا دن نحر کا ہو جائیگا وقوف اسکا اور قیاس یہ ہے کہ نہ جابر ہو جیسے کہ نہین جابر ہوتا ہے اگر ظاہر ہو کہ تہا یوم وقوف یوم نزویہ کا ایسا ہی ہے فتاوی قاضی خانین اور اگر نہ پایا عرفات کو یہان تک کہ نکل آئی فجر اول دن نحر کے پس تحقیق فوت ہو گیا اوسکا حج اور ساقط ہو گئی اوسی افعال حج کے اور رہا گیا احرام اوسکا طرف عمرہ کی پس لاوے افعال عمرہ کے اور حلال ہو جاوے اور واجب ہوگی اوسپر قضا حج کی سال آیندہ مین ایسا ہی ہے شرح طحاوی مین عالمگیریہ —

تنگ ہوا نماز عشا اور وقوف عرفات کا وقت تو نماز کو چھوڑے اور عرفات جاوے بلحاظ مشقت شدید یعنی دشوین ذی الحجہ کی اتنی کم باقی ہے کہ اگر عشا پڑہے تو وقوف عرفات فوت ہوتا ہے اور اگر وقوف عرفات کرتا ہے تو عشا کا وقت جاتا ہے تو یہان وقوف عرفات مقدم ہے اسواسطے کہ اگر عشا پڑہے گا تو حج دوسرے سال پر موقوف رہے گا پہر واللہ اعلم خرچ باقی رہے دوسری سال تک یا نہ رہے پہر آنی کا اتفاق ہو یا نہو بخلاف نماز عشا کے کہ اوسکا قضا کرنا

ہر وقت ممکن ہے از غایت الاوطار ۔

اور وقوف عورات حائضہ اور جنب اور اون سبکا جنے نہین پڑہین ہین

دونون نمازین کا فی ہوگا اور نہ لازم آئیگا اوسپر کہہ ایسا ہی ہے

محیط سرخسی مین عالمگیریہ ۔

اور کہڑا ہونا نیت وقوف مین شرط نہین ہے اور نہ واجب اگر ہو وقوف

بیٹھی ہوئی جایز ہوگا جیسا اوسکا اور یہہ سلئے کہ شرط کینونتہ ہے محل وقوف

مین پس صحیح ہے وقوف گذرنیوالی اور بہاگنی والی اور قرصدار کے

وہونڈنے والی اور سوتی ہوی اور دیوانہ اور نشہ کہائے ہوئی کا

شرط کینونتہ ہے محل وقوف مین یعنی تحقیق محل وقوف مین اگرچہ

نہ درنگی کری محل وقوف مین دلالت کرتا ہے اسپر قول اوسکا کہ صحیح

ہے وقوف گذرنے والے کا طحطاوی ۔

اور مراد کینونتہ سے حصول ہے محل وقوف مین اور چہ جن وجہ سے

کہ ہو اگرچہ سوتا ہو یا اوسکو عرفہ نجانتا ہو ہوش مین نہو یا کہ دیوانہ یا نشہ

خبابت مین ہو یا گذرنیوالا ہو جلدی سے رد المختار ۔

پس ہر ایک قیام اور نیت مین سے مستحب ہے جیسا کہ لباب مین ہے

اور سوا اسکے نہین کہ ہوئی نیت شرط طواف مین نہ وقوف مین
اسلئے کہ نیت وقت احرام متضمن ہے سارے رکنون کو جو کیجاتے ہین
احرام مین اور وقوف کیا جاتا ہے احرام مین ہر وجہ سے پس اکتفا
کیا گیا وقوف مین ساتھہ اوسی نیت کے اور طواف کیا جاتا ہے
احرام مین بعض وجہ سے نہ بعض وجہ اور سے اسلئے کہ طواف کیا جاتا ہے
بعد تحلل اول کے پس شرط کی گئی اوسمین اصل نیت نہ تعین نیت باعتبار
عمل دونون وجہونکے شرح نقایہ فارسی لیکن یہہ فرق نہین شامل ہے
طواف عمرہ کو اسلئے کہ طواف عمرہ کیا جاتا ہے پہلے تحلل سے اور
قریب ہے کہ ذکر کیا جائیگا اخیر باب مین فرق دوسرا رد المحتار
صحیح ہوجانے حج مین اوسکے جو گذر جاے عرفہ مین سوتے ہوئے
یا بیہوش شامل ہے اسطرف کو کہ وقوف عرفہ صحیح ہوجاتا ہے
بلا نیت کے جیسا کہ قریب ہے کہ تصریح کریگا اسکی بخلاف طواف کے
کہا بحر رائق مین اور فرق یہہ ہے کہ طواف عبادۃ مقصودہ ہے اور
اسی لئے مستقل ساتھہ اوسکے ہو سکتا ہے پس لابد ہے اشتراط
اصل نیت سے اگرچہ ہے غیر محتاج طرف تعین کی جیسا کہ گذرا

اور اسی پر وقوف پس نہیں ہے عبادت مقصودہ اور اسی لئے نہیں تنفل کیا جاتا ہے
ساتھہ اوسکے پس وجوب نیت کا اصل عبادہ میں اور روا حرام ہے بی نیاز کرتا ہے
اوسکی اشتراط سے وقوف میں انتہی
لیکن ایراد کیا ہے اسپر نہر الفائق میں کہ قرارت نماز میں عبادت مستقلہ ہے بدلیل اسکے
کہ تنفل کیا جاتا ہے ساتھہ قرارت کے باوجود اسکے نہیں شرط کیجاتی ہے واسطے
قرارت کے نیت کہا نہر الفائق میں اور نہیں دیکھا میں نے اسکو واسطے کسیکی اور نہیں
ظاہر ہوا ہے مجکو اس سے جواب کہتا ہوں نہیں کبھی منع کیا جاتا ہے ہونے
قرارت سے عبادت مستقلہ اور تنفل ساتھہ قرارت کے نہیں دلالت کرتا ہے اوسکی
عبادہ مستقلہ ہونے پر مانند وضو کی کہ تنفل کیا جاتا ہے ساتھہ وضو کے باوجود یکہ
وضو عبادت مستقلہ نہیں ہے اور اسی لئے نہیں صحیح ہوتی ہے نذر وضو کی اور اسیطرح
قرارت ہے کہ نہیں صحیح ہوتی ہے نذر اوسکی پس قیستانی کے اعتکاف میں ہے کہ نذر ساتھہ قرارت کے نہیں
صحیح ہے اسلئے کہ قرارت فرض کی گئی ہے تبعاً واسطے نماز کے نہ بعینہا اور بذاتہا رد المحتار
طواف افضل ہی وقوف سے اسلئے کہ طواف عبادہ مقصودہ ہے اور اسی لئے تنفل کیا جاتا ہے ساتھہ طواف کے
نہ ساتھہ وقوف کے بحر اور قول آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ الحج عرفہ یعنی حج وقوف عرفہ ہی ہے
کے نہیں ہے اسلئے کہ مراد یہ ہے کہ جسنے پایا وقوف کو پس تحقیق پالیا حج کو بسبب متعین ہونے وقوف عرفات کے بخلاف

طواف طحطاوی —

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
جب وقوف کیا ہو عرفہ مین اور نہ جانتا ہو کہ یہہ عرفہ ہی کا فی ہو جائیگا المعانی البدیعہ	اگر فوت ہوا ہو وقوف عرفات کا اور پایا ہو وقوف مشعر حرام کو تو نہ کافی ہوگا اوسکو وقوف عرفات سے المعانی البدیعہ	جب وقوف کیا ہو عرفہ مین اور نہ جانتا ہو کہ یہہ عرفہ ہے کافی ہو جائیگا المعانی البدیعہ	نزدیک ابی تو رہ کافی ہوگا المعانی البدیعہ نزدیک امامیہ کے وقوف مشعر حرام مین کافی ہے وقوف عرفہ سے کہ وہ رکن ہے ارکان حج مین سے قایم ہے مقام وقوف عرفات کے نزدیک قاسم کے زیدیہ مین واجب ہے نزدیک امامیہ کے کافی ہو جائیگا اوسکو وقوف عرفات سے المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک	
عرفات سارا موقف ہے	وادی عرفہ نہین ہے	وعرفہ مین سے ہے	ابن الصالح
مگر بطن عرنہ بفتح رای	عرفہ پہر جو وقوف	یعنی وادی اور جاینے	
اور ساتھہ ضمہ رای کے	کری اوسمین نہ کافی	ہے اوسمین اور اوپر	
بہی ایک وادی ہے	ہوگا	اوسکے لازم ہے دم	
حرم مین سے بجانب		اگر وقوف نہ کرے	
غرب مسجد عرفہ کی در مختار			
کہا معراج الدرایہ مین			
اور تری عرفات مین			
جسجگہہ چاہے اور			
قرب جبل رحمۃ کا افضل ہے			
رد المحتار			

جبل رحمۃ وہ پہاڑ ہے جو وسط عرفات مین ہے اور کہا جاتا ہے
اوسکو الال بروزن ہلال اور اسی پر چڑہنا جبل الرحمۃ کا جیسا کہ کرتے ہین
اوسکو عوام پس نہین ذکر کیا ہے کسی نے اون لوگون مین سے
کہ جنکا اعتبار ہے اوسمین کچہہ فضیلت بلکہ حکم اوسکا حکم باقی زمین
عرفات کا ہے اور دعوی کیا ہے طبری اور ماوردی نے کہ چڑہنا
جبل رحمۃ پر مستحب ہے اور روکیا ہے اوسکو نووی نے اسطرح کہ نہین ہے
کچہہ اصل اوسکی اسلئے کہ نہین وارد ہوئی ہے اسمین خبر صحیح اور
نہ ضعیف رواکمختار ۔ اور جو مشتہر ہے نزدیک عوام کے
اعتنا ساتہہ وقوف کے جبل رحمۃ پر کہ وسط عرفات مین ہے
اور ترجیح اوسکی جبل رحمۃ کو غیر جبل رحمۃ پر پس خطای ظاہر
اور مخالف ہے سنت کے اور نہین ذکر کیا ہے کسی نے اوسمین سے
جنکا اعتبار ہے چڑہنے مین اس پہاڑ کے کچہہ فضیلت کو کہ خاص ہو
ساتہہ اوسکے بلکہ واسطے جبل رحمۃ کے حکم باقی اراضی عرفات
غیر موقف رسول اللہ صلعم کا ہے اسلئے کہ موقف رسول اللہ افضل ہے
اور اسی پر جو کہا ہے ماوردی اور ظہیری نے استحباب قبہ اس

پہاڑ کا اور یہہ کہ وہ موقف انبیا کا ہے پس نہین ہے کچھہ اصل اوسکی
اور نہین وارد ہوی ہے اسمین کوئی حدیث صحیح اور نہ ضعیف
بحر رایق مین نقل کیا ہے لوذی سے کہ اوسنے شرح مہذب مین
لکہا ہے طحطاوی — اور شرح شیخ اسمعیل مین منسک فارسی سے
منقول ہے کہا قاضی القضاۃ بدرالدین نے اور تحقیق کوشش کی مین نے
تعین موقف آنحضرت مین اور موافقت کی میری اسپر بعض معتمدین متاخرین
اور علمای مکہ نے یہان تک کہ حاصل ہوا ظن بسا تہہ تعین اوسکے کے وہ
فجوہ مستطیلہ مشرفہ علی الموقف ہے وہ فجوہ کہ داہنی طرف اوسکی اور پیچہے
اوسکے پہاڑ ملا ہوا ہے پہاڑون جبل رحمۃ سے اور یہہ فجوہ درمیان جبل
اور بنای مربع کے ہے کہ بائین طرف جبل کے ہے اور وہ فجوہ طرف جبل کے
اقرب ہے تہوڑا سا اسطرح کہ ہو جبل آگے تیری داہنی طرف کے جب موڑہہ کر
تو طرف قبلہ کی اور بنای مربع بائین طرف تیری ہو تہوڑا پیچہے اوسکے
اور نقل کیا ہے اسکو لباب مین بہی ساتہہ اختصار کے کہا قاضی محمد عقد
اور بنای مربع وہ معروف ہے ساتہہ مسطح آدم کے اور معروف ہے
محاذی اوسکی پہاڑ بیٹہا ہوا تابع اوسکے ہے وہ اور جو گرد اوسکے ہین

وہ پتھر بچھی ہوی اور بچھے اوسکے ہین پتھر سیاہ متصل پہاڑ کے رہ گیا
کہا ابن جماعہ نے اور جو کرتے ہین جاہل عوام روشن کرنا شمعون کو
شب عرفہ مین پس ضلالت فاحشہ اور گمراہی کھلی ہوی اور بدعت
ظاہرہ ہے جامع ہے انواع قبایح کو اور باز رکھتی ہے ذکر اور
دعا سے جو مطلوب ہین اوسوقت بزرگ ہین اور واجب ہے صاحب
حکومت پر اور ہر اوس شخص پر کہ قادر ہو ازالہ مدعات پر انکار اوسکا
اور دور کرنا اوسکا حسبوی طحطاوی —

جسوقت پڑہا لوگون نے ظہر اور عصر کو مسجد ابراہیم مین پس سنت یہہ ہے
کہ جاوے طرف وقوف عرفات کے بغیر تاخیر اور کھڑا ہووے
عرفات مین بعد زوال سے غروب شمس تک اور جس مقام عرفات
مین کھڑا ہووے درست ہے وقوف اوسکو مگر افضل نزدیک شافعیون
اور حنفیون اور حنبلیون کے کھڑا ہونا ہے نزدیک سخرات کبار جو بسفرون
مین ہوتے ہین ابن الصفار کے اور نزدیک مالکیون کے نہین کسی موضع کی
تخصیص کسی پر بلکہ کل مواضع عرفات مساوی ہے اور وہ جو مشہور ہے
نزدیک جاہلون کے افضلیت وقوف جبل رحمت پس خطا ہی نہین ہے

اصل اوسکی اور کہڑا ہونا مرد کا سوار بہتر ہے پیادہ پا سے اور
وقوف عورت بیٹھی کو افضل ہے اور مستحب ہے کہ ہووے عورت
موقف کی کونہ ہین یہہ مذہب ہے شافعیونکا اور نزدیک حنفیون
اور مالکیون کے رکوب افضل ہے قیام سے مرد اور عورت دونونکے
لئے اور کہا مالکیون نے نہ بیٹھی عورت مگر ضعف کے سبب سے
اور نزدیک حنبلیونکے مطلقا رکوب افضل ہے قعود سے اور بہتر
یہہ ہے کہ ہووے کہڑا ہونیوالا عرفات کا متوجہ قبلہ کی طرف
پاک ہووے انحالیکہ چہانیوالا ہو عورت کا اور جو کہڑا ہو عرفات مین
بغیر ان صفتونکے جایز ہے وقوف مگر بہتر نہین ہے اور نزدیک
شافعیونکے بہتر یہہ ہے کہ نہ رکھے روزہ دن عرفہ مین طاقت والا ہو
یا نہو اور اکثر شافعیونکے نزدیک مکروہ ہے یہہ روزہ اور مذہب
حنفیونکا یہہ ہے کہ مستحب ہے یہہ روزہ حاجیون کے لئے بشرطیکہ
اگر ضعیف نہون اور درصورت ضعیف مستحب افطار ہین ایسے ہی کہا
صاحب محیط نے اور نزدیک حنبلیونکے نہین مستحب یہہ روزہ مگر
اوس متمتع کیواسطے کہ نہ رکھے طاقت قربانیکی اور مستحب ہے بیتوتہ کا

کرنا بیچ ان دس نونکے خصوصًا دن عرفہ مین اور نہ کرے عرفات
مین مگر تلاوت قران اور ذکر اور دعا اور تہلیل اور تکبیر اور استغفار
اور دعا کری اللہ سے تنہا ہو یا جماعت مین اپنے واسطے اور
والدین اور رشتہ دارون اور دوستون اور باقی مسلمانونکے لیے
جسوقت غروب کرے شمس وتری امام اور لوگ عرفات سے
تلبیہ کرنیوالے ذکر کرنیوالے شکر کرنیوالے اور خوش ہونیوالے
ساتھہ نعمت اللہ کے اور یہہ مذہب غیر مالکیونکا ہے اور مروی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے فرشتون کو
کہ دیکھو بندون میری کو آتے ہین غبار آلودہ اور ژولیدہ بال ہماری
خدمت کے لئے گواہ کرتا ہون تمکو کہ بخشدی ہمنے گناہ ان بندونکے
اگرچہ ہوین مانند ریتے بیابانونکی اور قطرے بارشونکے اور مروی ہے
بندون میری بخشش کی گئی تمکو اور شفاعت کرنیوالے تمہارے کو اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابلیس خاک اوڑاتا ہے سر پر
پیچھے اور رونے لوگون کے عرفات سے افسوس کرتا ہے یہان تک کہ
آتے ہین شیاطین اوسکے پاس اور کہتے ہین کیا ہوا تجکو پس کہتا ہے

وہ کہ یہہ وہ لوگ ہین جو گناہ کرتے تہے ساٹھہ یا ستر برس سے بخشدیا
اللہ نے تہوڑی دیر مین اور جو شخص سنکے عرفات سے قبل غروب
شمس سے اور پہر نہ آیا وہ عرفات کیطرف دن نکلنے یوم نحر تک فوت
ہوگیا اوسکا حج نزدیک مالکیون کے خلاف ہے اور تینون امامونکے
اور کہا امام احمد رح نے جسوقت اوتری عرفات سے تہلیل اور
تکبیر اور تلبیہ کرے اور کہی اللہم الیک افضت والیک رغبت وسنک
ترہبت فاقبل نسکی واعظم اجری وتقبل توبتی وارحم تضرعی واستجب
دعائی واعطنی سولی اے بارخدایا اوترا مین اور رغبت کرتا ہون
تیری طرف اور ڈرتا ہون مین تجہسے قبول کر عبادت میری اور
بڑہاؤ اجر میری اور قبول کر توبہ میری اور مہربانی کر میری عاجزی
اور قبول کر دعا میری اور پورا کر سوال میرا اور سنت یہہ ہے
کہ اوترین لوگ آرام کے ساتہہ اور نہ چلین جلدی چنانچہ جلدی کے
ساتہہ اوترتے ہین جہال از مناسک صغیر ابن جماعہ

احکام امام متعلق بہ عرفات

امام ابو حنیفہ

پھر جاوے امام ساتھہ قوم کے مسجد نمرہ سے طرف موقف کے یعنی مکان وقوف کے جو عرفہ مین ہے اور وہ ایک جگہہ ہے عرفات مین سے چار فرسنگ پر مکہ سے نام رکھی جاتی ہے ساتھہ موقف اعظم کے در مختار رد المحتار طحطاوی ۔

نماز پڑہے ظہر اور عصر کے ساتھہ جمع کے مسجد نمرہ مین اور جاوے موقف کو ساتھہ غسل کے کہ سنت ہے در مختار ۔

اور غسل افضل ہے وضو سے طحطاوی اور وقوف عرفات کری امام اور پر اپنے اونٹنی کے قریب جبل رحمۃ کے نزدیک بڑے پتھرونکی قبلہ کیطرف متوجہہ کرکے در مختار جبل رحمۃ وہ پہاڑ ہے جو وسط عرفات مین ہے اور کہا جاتا ہے اوسکو الال بروزن ہلال رد المحتار ۔ نزدیک بڑی پتھرون کے یعنی پتھرون سیاہ کے جو بچھی ہوے ہین اسلئے کہ وہ پتھر جگہ گمان موقف آنحضرت صلعم کی ہین شرح لباب ۔ خانیہ مین ہے اور افضل ہے

امام کو وقوف سوار ہو کے اور غیر امام کو یہہ کہ وقوف کرے
نزدیک امام کے انتہی ۔
اور ظاہر اسکا یہہ ہے کہ رکوب یعنی سوار ہونا واسطے فقط امام کے
ہے اور یہی مفہوم کلام مصنف کا ہے مانند ہدایہ اور بدایع
وغیرہما کے اور مؤید اسکا ہے قول سراج کا اسلئے کہ دعا کرے
امام اور دعا کرین لوگ ساتھہ اوسکے دعا کی پس اگر ہوگا امام اپنی
سواری پر پس ہوتا اوسکا سواری پر ابلغ ہے بیچ مشاہدہ
لوگون کے اوسکو انتہی ۔
لیکن قہستانی مین ہے کہ افضل یہہ ہے کہ ہو غیر اوسکا اک قریب
امام سے اپنی اور مانند اسکی ہے متبین ملتقی مین اور نقل کیا ہے
بعض علمانے سراج سے ۔ منسک ابن العجمی سے کہ مکروہ ہے وقوف
پشت دابہ پر مگر بیچ حال وقوف کے عرفہ مین بلکہ وہ افضل ہے
واسطے امام اور غیر امام کے اور نہین دیکھا ہم نے اسکو سراج مین ردالمحتار
اور دعا مانگی امام جہر سے ساتھہ کوشش اور الحاح کے اور تعلیم کرے
منا سک اور وقوف کرین لوگ پیچھے اوسکے قریب قبلہ رو سنتی ہوئی اوسکی

قول کو خشوع اور بکا سے درمختار۔
اور نہ افراط کرے جہر مین ساتھہ آواز کے لباب۔
اسی اسطرح کہ رنج دی اپنے نفس کو لیکن مفید کیا ہے شرح لباب نے
جہر کو ساتھہ ہونے اوسکے کے تلبیہ مین اور کہا شارح لباب نے اور
اسی پر دعیہ اور اذکار پس ساتھہ خفیہ کے اولی ہین کہتا ہون مین اور
موید اسکا ہے قول اوسکا سراج مین اور اجتہاد کرے دعا مین اور
سنت اخفای صوت ہے بسبب قول اللہ تعالے ادعوا ربکم
تضرعا و خفیہ انتہی رد المحتار۔
اور اوٹھای ہاتھون کو پہلے کے اور استقبال قبلہ کری جیسا کہ استقبال
کرتا ہے دعا کرنیوالا ساتھہ ہاتھہ اور منہ کے ایسا ہی ہے ہدایہ مین عالمگیریہ
واجب عرفہ مین ٹھہرنا کب تک ہے
امام ابو حنیفہ اور واجب وقوف کا امتداد ہے غروب آفتاب تک عالمگیریہ
اور جب غروب ہوا آفتاب جاوے امام اور لوگ ساتھہ اوسکے باستگی
یہان تک کہ آئین مزدلفہ مین ایسا ہی ہے ہدایہ مین عالمگیریہ۔
اور سزاوار یہہ ہے کہ جاوے ساتھہ امام کے اور نہ آگے جاوے

امام سے مگر جب تاخیر کرے امام غروب آفتاب سے پس جائین لوگ
پہلے امام سے بسبب داخل ہو جانے وقت کے ایسا ہی اختیار شرح
مختار مین عالمگیریہ —
اور اگر خوف کرے امام ازدہام کا پس جلدی کرے جانے مین
پہلے غروب آفتاب سے پس نہین ہے کچھہ مضایقہ جب تک کہ نہ نکلے
حدود عرفہ سے پہلے غروب آفتاب کے ایسا ہی ہے محیط مین
اور افضل ٹھہرا رہنا ہے مکان وقوف مین تاکہ نہو شروع کرنیوالا
ادا مین اور وہ افاضہ یعنی جاتا ہے پہلے اوسکے وقت سے
اور تاکہ نہو مخالف سنت کے ایسا ہی ہے تبیین مین —
اور اگر ٹھہرا رہے تہوڑا سا بعد غروب آفتاب کے اور جانے امام
کے بسبب خوف ازدہام کے پس نہین ہے کچھہ مضایقہ اسمین
ایسا ہی ہے ہدایہ مین عالمگیریہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی		امام احمد	دیگر علماء
	جب آئی عرفات سے			نزدیک حسن کے
	عرفات سے پہلی دن نحر کے			لازم ہے اسکو ہدی
	جائی طرف اسکی قبل			ونٹ مین سے
	طلوع فجر ثانی کے یوم نحر سے			نزدیک ابی حرج کے
	اراقت کرے یوم کی اور رات			لازم ہے بدنہ
	یہ واجب یا تمتع اسمین دو قول			المعانی البدیعہ
	ہین			
متفق بقول اول شافعی	ایک قول مین واجب ہے	عطا		متفق بقول اول شافعی
واجب ہے	دوسرا قول مین مستحب ہے	ثوری		واجب ہے
المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ	ابو ثور		المعانی البدیعہ
اگر عرفہ کیا قبل غروب آفتاب کے	جب عرفہ کیا بعد عرفات کے			متفق با امام ابو حنیفہ
پس اقامت کی یہان تک	قبل طلوع فجر کے دن نحر کے			
کہ غروب کیا آفتاب نے	ساقط ہو جائیگا اوسکی دم			
ساقط ہوگا اوسکی دم				
المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ			

مزدلفہ

وقوف مزدلفہ واجب ہے ترک وقوف سے دم لازم آتا ہے خزانۃ المفتین
امام ابو حنیفہ بعد وقوف عرفات کے جب آفتاب غروب ہو آئی مزدلفہ میں
راہ پر مازمین کے کہ وہ دو پہاڑ ہیں درمیان عرفات اور مزدلفہ کے۔
اور جب عرفات میں آفتاب غروب ہو تو وہاں سے مزدلفہ میں آوے مازمین کے
راہ سے اور مزدلفہ کی حد عرفات کی مازمین سے ہے محسر کی مازمین تک ہم
مازمین بصیغہ تثنیہ تنگ راہ ہے مزدلفہ اور عرفات کے درمیان میں اور
دوسرا مازمین منا اور مکہ کے درمیان میں ہے کذا فی القاموس اور حاشیہ
دلائل الاسرار میں احکام ماوردی سے منقول ہے کہ مازمین ایک پہاڑ
ہے عرفات اور مزدلفہ کے درمیان بالجملہ سنت یہہ ہے کہ منا سے عرفات
کو صب کی راہ سے جاوی اور عرفات سے مزدلفہ کو مازمین کی راہ سے
آوے از غایۃ الاوطار۔

اور حد مزدلفہ کی مازمین عرفہ سے مازمین محسر تک ہے اور مستحب ہے
کہ جب قریب ہو مزدلفہ کے پیادہ پا داخل ہو مزدلفہ میں تا دبا اور تواضعا
اسلئے کہ مزدلفہ حرم محترم میں سے ہے اور تکبیر کہی اور تہلیل اور تحمید

اور لبیک کہی ساعت بساعت اور مزدلفہ کل موقف ہے مگر وادی
محسر کہ وادی ہے درمیان منا اور مزدلفہ کے اور مزدلفہ مین سے
نہین ہے پس اگر وقوف کری وادی محسر مین بطن عرنہ مین کہ ایک
مقام ہے قریب عرفات کے جایز نہوگا مشہور پر یعنی نہ صحیح ہوگا وقوف
وادی محسر مین وقوف مزدلفہ سے اور وقوف بطن عرنہ مین وقوف
عرفات سے کہ ارکان حج مین سے ہے مشہور پر برخلاف اوسکے
کہ بایع مین ہے جواز وقوف کا وادی محسر اور بطن عرنہ مین اور
اوتری نزدیک جبل قزح کے اور اصح یہہ ہے کہ جبل قزح ہی مشعر
حرام ہے اور کہا گیا ہے کہ مشعر حرام مزدلفہ سارا ہے اور اوسی
جبل قزح پر مسجد یعنی روشنی کی جگہہ ہے کہا گیا ہے کہ وہ کانون
یعنی بھٹی آدم کے ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ اسطوانہ ہے پتھر ونکا
گول گولای اوسکی چوبیس گز کی ہے اور طول اوسکا بارہ گز کا ہے
اور اوسکین پچیس درجہ ہین اور وہ اوپر لکڑی مرتفع کے ہے جلائی
جاتی تھی اوسپر شمع شب مزدلفہ مین خلافت اون شبہا مین اور
پہلے اوس سے جلائی جاتے تھے لکڑی اوسپر اور اوسکے ساتھہ
قبہ

بڑی چراغونکے در مختار رد المحتار -

زندہ کرے اوس شب کو یعنی عید کی رات کو اسطرح کہ مشغول ہو اوسمین یا اوسکے اکثر حصہ مین ساتھہ عبادت کے نماز یا قرارت قران یا ذکر یا درس علم شرعی اور اوسکی مانند سے رد المحتار -

امام شافعی شب گذاری مزدلفہ مین نسک ہے واجب نہین ہے

رکن واجب حج ہین المعانی البدیعہ

امام مالک وہ رکن ہے اور نہین تمام ہوتا ہے حج مگر ساتھہ اوسکی المعانی البدیعہ

شعبی - حسن بصری - نخعی - متفق با امام مالک

امام ابو حنیفہ	امام شافعی		امام مالک
اور نماز پڑھے فجر کی اندھیری مین	جائی مزدلفہ مین		
واسطے وقوف کے پھر وقوف کرے	قبل نصف شب کے اگر وقت		
مزدلفہ مین اور وقت وقوف مزدلفہ	کرے تو دم کی اور واجب ہے		
طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے	مین دو قول ہین		
اگرچہ ہو ساتھ مرور کے مدون کہرنے	ایک قول مین	عطا زہری	مستفق بقول اول شافعی
کے سبب کہ یہ وقوف مین ہے درمختار	واجب متعین ہے	قتادہ ثوری	
مستحب ہے بقول دوم شافعی	دوسرا قول یہ ہے	اسحاق ابو ثور	
المعانی البدیعیہ	کہ مستحب ہے		
شرح عبارت درمختار	المعانی البدیعیہ		
نماز پڑھی فجر کی غلس مین یعنی			
اندھیری مین اول وقت فجر مین اور نہین			
مسنون ہے غلس مین نماز فجر پڑھنا			
ہماری دلیل یعنی سردیکھ حنفیہ کے مگر			
اسکا ابو داؤد یہ ہے کہ کان ہمتی مین اور			

اوپر اوسچیز کے کہ گذرا خانیہ سے اور پہلے بیان کر چکے ہین ہم کہ اکثر
اسکے خلاف پر ہین رد المحتار

اور پہلی جو رد المحتار مین بیان ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ نماز پڑہے فجر کی
منا مین فجر کے وقت مختار مین اور وقت مختار زمان اسفار ہے اور
خانیہ مین ہے کہ پڑہے نماز فجر عرفہ کی منا مین بیچ غلس کے پس گویا
کہ قیاس کیا ہے اوسنے اسکو فجر مزدلفہ پر اور اگر اول پر یعنی وقت
اسفار مین پڑہین پڑہین پس وہی افضل ہے شرح لباب

واسطے وقوف کے ای واسطے امتداد وقوف کے رد المحتار ای واسطے حاجت وقوف کے
بیچ مزدلفہ کے جبل قزح پر اگر ممکن ہوا اور جو نہ ممکن ہو تو قریب اوسکے جیسا کہ
سنت ہے طحطاوی — یہہ وقوف یعنی وقوف مزدلفہ واجب ہے نزدیک

ہماری یعنی نزدیک حنفیون کے نہ سنت اور	امام شافعی	
شب گذاری مزدلفہ مین سنت موکدہ ہی فجر تک	وقوف مشعر حرام مین کہ نہین ہے	ناصر
نہ واجب خلاف شافعی کا ہے ان	ارکان حج مین ہے اور نہ واجب ہے	یحیی
دونون مین ایسا ہی ہے لباب مین	حج مین بلکہ وہ سنت موکدہ ہے	موجہ
اور اوسکی شرح مین رد المحتار	المعانی البدیعہ	

وقت اوسکا اسی وقت جواز وقوف کا کہا ہے اول وقت اوسکا طلوع فجر ثانی ہے یوم نحر سے اور آخر اوسکا طلوع آفتاب ہے فجر ثانی سے پس جسنے وقوف کیا ہے مزدلفہ مین پہلے طلوع فجر سے یا بعد طلوع آفتاب کے نہ امتداد اوسکا شمار کیا جائیگا یہہ وقوف اوسکا اور مقدار واجب وقوف مین سے بقدار ایک ساعت کے ہے اگرچہ وہ ساعت لطیف ہو اور مقدار سنت وقوف یہہ ہے کہ امتداد وقوف کا خوب اجالا ہو جانے تک ہے اور رکن وقوف ہونا وقوف کا ہے مزدلفہ مین برابر ہے کہ اپنی فعل سے ہو یا غیر کے فعل سے اسطرح کہ محمول ہو اپنی امر سے یا غیر کے امر سے سوتا ہو یا بیہوش ہو دیوانہ ہو یا نشے مین ہو نیت کی ہو اوسکی یا نہ نیت کی ہو اوسکی جانتا ہو اوسکو یا نجانتا ہو اوسکو اب دیکھنا

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
واجب ہے اقامت مزدلفہ مین طلوع فجر تک پہر اگر آیا پہلے طلوع فجر سے بسبب کسی عذر کے نہ واجب ہوگا اوسپر کچھہ دم اگر آیا بدون عذر کے پس لازم آئیگا اوسپر دم المعانی البدیعہ	جایز ہے اہل مزدلفہ سے بعد آدہی رات کے المعانی البدیعہ	متفق بقول اول شافعی	اگر گذرا مزدلفہ مین اور نہ ٹہرا پس لازم ہے اوسپر دم اور اگر اوترا پہر آیا ہے نہین ہے اوسپر دم اوسپر برابر ہے کہ آئی پہلی آدہی رات کے یا پیچھے المعانی البدیعہ

لیکن اگر چھوٹ گیا اوسکو بسبب عذر کے مانند رخصت کی نہ لازم آئیگا
اوسپر کچھہ رمختار
اگر ترک کیا ہو وقوف کو ساتھہ عذر رخصت کے نہین لازم آتا ہے
کچھہ اوسپر عبارت لباب کی یہہ ہے مگر جبکہ ہو ترک وقوف کا بسبب
کسی علت کے یا ضعف کے یا ہو عورت کہ خوف کرتی ہو ازدہام کا
پس نہین لازم آتا ہے کچھہ اوسپر انتہی — لیکن کہا بجز ایق نے اور نہون نے
قید کیا ہے محیط مین خوف ازدہام کو ساتھہ عورت کے بلکہ مطلق
چھوڑا ہے اوسکو پس شامل ہے مرد کو انتہی کہتا ہون مین اور یہہ
شامل ہے واسطے خوف رخصت کے وقت رمی کے پس مقتضی اوسکا
یہہ ہے کہ اگر گیارات مین تاکہ رمی کرین پہلے جانے لوگونکے اور
ازدہام اونکے کے نہ لازم آئیگا کچھہ اوسپر لیکن نہین شک ہے مجھکو
کہ ازدہام وقت رمی کے اور راہ مین پہلے پہونچنے کے وہان امر
تحقق ہے ہماری زمانہ مین پس لازم آئیگا اوسسے ساقط ہونا واجب
وقوف کا مزدلفہ مین پس اولی تقیید خوف ازدہام کے ہے ساتھہ
عورت کے اور عمل کرنا اطلاق محیط کا اوسپر بسبب ہونے اوسکے

عذر ظاہر اوسکے حق مین ساقط ہوتا ہے ساتھہ اوسکے واجب بخلاف
مرد کے یا حمل کیا جاے اوپر اوسکے کہ جسوقت خوف کرے ازدہام
کا مانند مرض سے اور اسی لئے کہا سراج وہاج مین ۔ مگر جبکہ ہو اوسکو
علت یا مرض یا ضعف پس خوف کرے ازدہام کا پس جاے رات کو
پس نہین لازم آتا ہے کچھہ اوسپر انتہی لیکن کبھی کہا جاتا ہے
کہ سوای اسکے مناسک حج مین سے نہین خالی ہے ازدہام سے
اور تحقیق تصریح کی ہے عالمون نے اسکے کہ اگر آیا عرفات سے
بسبب خوف ازدہام کے اور متجاوز ہوگیا حدود عرفات سے پہلے
غروب کے لازم آئیگا اوسپر دم جب تک کہ نہ لوٹ آئیگا پہلے غروب سے
اور ایسا ہی ہے اگر بہاگا اونٹ محرم کا پس پیچھے ہوا اوسکے جیسا کہ
تصریح کی ہے اوسکی فتح القدیر مین اوپر اوسکے کہ ممکن ہے اوسکو
احتراز رحمت سے ساتھہ وقوف کے بعد فجر کے ایک لحظہ پس حاصل
ہوجائیگا واجب اور چلا جاے پہلے جانے سے لوگون کے اور
اسمین ترک ندب وقوف مسنون کا ہے بسبب خوف زحمت کے اور
وہ سہل تر ہے ترک اوس واجب سے کہ کہا گیا ہے کہ وہ رکن ہے

اور کبھی جواب دیا جاتا ہے اسطرح کہ خوف از دہام کو مانند عجز اور
مرض سے مستوری اسکی نہین کہ گردانا ہے اسکو علمانے عذر بسبب
حدیث کے کہ آنحضرت صلعم نے آگے بھیجا ضعیفون اہل اپنی کو رات
مین اور نہین گردانا گیا یہہ عذر عرفات مین اسلیئے کہ اسمین ظاہر کرنا
مشرکونکی مخالفت کا ہے اسلیئے کہ مشرک لوگ جاتے تھے پہلے
غروب کے ردالمحتار۔
اگر ترک کیا وقوف کو ساتھہ عذر کے مانند زحمت کی نہین لازم آتا ہے
کچھہ اوسپر اور ایسا ہی حال ہے ہر واجب کا جیسا کہ ترک کیا ہو اسکو
ساتھہ عذر کے نہین لازم آتا ہے کچھہ اوسپر جیسا کہ بحر رائق مین ہے
بخلاف کرنے محظور کے بسبب عذر کے مانند پہننے سلے کپڑے کی
اور مانند اسکی اسلیئے کہ عذر نہین ساقط کرتا ہے دم کو جیسا کہ قریب
کہ آئیگا جنایات مین اور ساتھہ اسکے ساقط ہوگا جو لازم ہے اوسکو
شرنبلالیہ مین ساتھہ اپنے قول کے لیکن وارد ہوتا ہے اوسپر جو نص
کیا ہے شارع نے ساتھہ اپنی قول کے فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ
فوزیہ انتہی ہان وارد ہوتا ہے جو پہلے اس سے ہم نقل کر چکے ہین انتہی

فتح القدیر سے کہ اگر متجاوز ہوجاے عرفات سے پہلی غروب کے بسبب
بہاگنے اونٹ کے یا بسبب خوف زحمت کے لازم آئیگا اوپر دم
اور کبھی جواب دیا جاتا ہے ساتھہ اس چیز کے کہ آئیگا شرح لباب سے
بیچ جایات کے نزدیک قول لباب کے اور اگر فوت ہوجاے محرم
سے وقوف مزدلفہ مین ساتھہ انتصار کے پس لازم آئیگا اوپر دم
اس سبب سے کہ یہہ عذر ہے جانب سے مخلوق کی پس موثر ہوگا
لیکن اردہوتا ہے اوپر گرداننا فقہا کا خوف زحمت کو بیان عذر
ترک وقوف مزدلفہ مین اور جان لیا ہے تو نے جواب اسکا بر وجہ المختار

امام ابوحنیفہ		امام شافعی	امام احمد
		جب دیکھا ہو چاند ذی الحجہ کا	اگر وقوف کیا اونہون نے
		ایک نے یا دو نے پھر دیکھا ہو حاکم نے	دسوین دن لوگون کے ساتھہ
		اونکی گواہی کو پس گواہی دینے لے	کافی ہوگا وقوف اونکا
		وقوف کرین نویں دن موافق	اور اگر وقوف کیا اونہون نے
		اپنی رویت کے اور وقوف کرین	نویں دن نہ کافی ہوگا
		لوگ دسوین دن موافق	
		اونکی رویت کے پھر اگر	
		وقوف کرین گواہ ساتھہ	
		لوگون کے دسوین دن اور	
		نہ وقوف کرین نویں دن نہ کافی	
		ہوگا وقوف اونکا دسوین دن	
کافی ہوگا	عطا	جب خطا کری عرفہ مین جو	
	حسن	وقوف کری عرفہ مین دن	
		عرفہ کے نہ کافی ہوگا	

احکام امام متعلق مزدلفہ

نہیں احتیاج ہے جمع مزدلفہ مین امام کے پس اگر پڑہے گا
مغرب اور عشا کو جمع کرکے نزدیک جبل قزح کے تنہا بدون
جماعت کے جایز ہے برخلاف اوسکے جو شرح نقایہ برجندی مین
ہے کہ وہ خلاف مشہور فی المذہب کے ہے شرح لباب ۔
اور ذکر کیا ہے لباب مین کہ جماعت سنت ہے اس جمع مین پہر
کہا اور شرایط اس جمع کے احرام بالحج اور تقدیم وقوف کے
ہے اسپر اور زمان اور مکان اور وقت ہے الخ کہا شارح لباب
نے پس نہین جایز ہے یہہ جمع واسطے غیر محرم بالحج کے اور
اسی پر وہ جو ذکر کیا ہے اوسکو مجبوبی نے کہ احرام بالحج شرط
نہین ہے جمع مین پس غیر صحیح ہے بسبب تصریح فقہا کے اسطرح
کہ یہہ جمع جمع نسک ہے اور نہین ہوتا ہے نسک مگر ساتھہ احرام
بالحج کے اور ساتھہ اسکے ظاہر ہوتی ہے صحت اوسکی جسکی بحث
کی ہے نہر ساتھہ اس قول کے اور لایق ہے شرط ہونا احرام بالحج کا

واسطے ہونے اوسکے کے مغرب ادا کرینوالا ہ — اور ظاہر ہوا
کہ جو نہایہ اور ہندیہ مین ہے عارم اشتراط اوسکا مبنی ہے
اوپر قول محبوبی کے ردالمحتار —
ذکر کیا ہے امام محبوبی نے اور نہین شرط ہے جمع مزدلفہ
مین خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام ایسا ہی ہے کفایہ
مین عالمگیریہ —

مزدلفہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
اور نماز پڑہی مغرب اور عشا کے ساتہہ ایک اذان اور ایک اقامت کے اسلئے کہ عشا اپنی وقت مین نہین محتاج ہے اعلام کی جیسے کہ نہین احتیاج ہے بجگہہ امام کی اور بجگہہ اسلئے کہ عشا اپنی وقت مین محتاج اعلام کے نہین ہے علت اقتصار کے اقامت پر بجگہہ یعنی جمع کرنے مین بیچ مزدلفہ کے بخلاف جمع کے عرفہ مین اسلئے کہ ساتہہ دو اقامتون کے ہے اسلئے کہ نماز دوسری بجگہہ ادا کیجائیگی اوسکی بغیر وقت مین پس واقع ہوگی حاجت طرف اقامت دوسری کے واسطے اعلام کے ساتہہ شروع کے اوسمین ای پر نماز دوسری	جب جمع کری درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ مین اقامت کہی ہر ایک کے لئے اور ہر ایک کے لئے اذان کہتے ہین شافعی سے اقوال ہین کہ ذکر کیا ہے باب الاذان مین المعانی الدلیعہ

امام احمد		امام مالک	دیگر علماء
ایک اذان کہے اور اقامت ہر ایک کے لئے جدا ہے	ابی ثور	پڑھے دونون کو ساتھ دو اذانون اور دو اقامتون کی	نزدیک ثوری اور ابن عمر کے جمع کرے دونون مین ساتھ ایک اقامت کی
المعانی البدیعہ	-	المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ

اسکیلئے یعنی جمع مزدلفہ مین ادا کیجاتی ہے اپنے وقت مین پس مستغنی
ہوگی تجدید اعلام سے مانند وتر کے ساتھہ عشا کی بذایع ردالمحتار
اور نماز پڑہے مغرب اور عشا کے اول وقت عشا مین قہستانی اور
سزاوار یہہ ہے کہ نماز پڑہے پہلے اوترنے سے اپنی ڈیرے مین
اور پہلے اوتارنی زین سے بلکہ بٹہاہی اپنے اونٹ کو اور باندہ دے
اوسکو اور اشارہ کیا ہے اس قول مین اسطرف کہ نہین تطوع ہے
درمیان مغرب اور عشا کی اگرچہ سنت موکدہ ہو علی الصحیح اور اگر تطوع کیا
اعادہ کرے اقامت کا جیسے اعادہ کرے اقامت اگر مشغول ہوا ہو درمیان
اون دونون کے ساتھہ دوسرے عمل کے بحر - کہا شرح لباب مین
اور پڑہے سنت مغرب اور عشا کی اور وتر کو بعد اوسکے جیسا کہ تصریح
کی ہے اسکی مولانا عبدالرحمن جامی نے اپنی منسک مین اور اسی پر
قول شارح کا تہوڑا پہلے باب اذان سے کہ مکروہ ہے نفل پڑہنا
بعد دو نمازون جمعین کے سوا اوسمین کلام ہے پہلے اوسکو
اوسی جگہہ ہم لکہہ چکے ہین رد المحتار - مکروہ ہے تطوع درمیان
دو نمازون جمع کے عرفہ اور مزدلفہ مین اور ایسا ہی ہے بعد دو نمازون

جمع کے جیسا کہ گذرا مکروہ ہے نفل بعد نماز عصر کے اگرچہ جمع کی گئی ہو
عرفہ مین در مختار۔

درمیان دو نمازون جمع کے یعنی جمع عصر کے ساتھہ ظہر کے بعد نماز
عرفہ مین اور جمع مغرب کے ساتھہ عشا کی تاخیر مزدلفہ مین رد المحتار
اور ایسا ہی مکروہ ہے تطوع بعد ان دونون کے ضمیر راجع ہی کے
راجع ہے طرف فقط دو نمازون جمع کی جو عرفہ مین ہوتی ہے۔
نہ مزدلفہ مین اسے اگرچہ موہم ہے کلام صاحب در مختار کا اسکا
کہ راجع ہو ضمیر دونون طرف اسلئے کہ نفل بعد دو نمازون جمع مزدلفہ
کے مکروہ نہین ہے اور دال اسپر کہ مراد صاحب در مختار کی یہی ہے
قول اوسکا جیسا کہ گذرا ہے یعنی قریب اوسکے قول ہین کہ مکروہ ہے
نفل بعد نماز عصر کے اگرچہ عصر جمع کے گئی ہو عرفہ مین رد المحتار
اور ذکر کیا ہے رحمتی نے وہ جو مفید ہے ثبوت خلاف کا نزدیک
ہمارے مکروہ ہونے تنفل مین بعد دو نمازون مغرب اور عشا کے مزدلفہ
مین لیکن وہ جسکا جزم کیا ہے شرنبلالی مین یہہ ہے کہ پڑہے سنت
مغرب اور عشا کی اور وتر کو بعد اون دونون کے اور کہا جیسا کہ تصریح

کی ہے اسکی مولانا عبد الرحمن جامی نے اپنی منسک مین رد المحتار۔
او نماز پڑہے مغرب اور عشا کی راہ مین یا عرفات مین اعادہ کری اوسکا
واسطے حدیث کی الصلوۃ ایا مک یعنی وقت اس نماز کا یا جگہہ اوسکی آسکے
ٹہری ہے پس موقت ہے مغرب اور عشا ساتہہ زمان اور مکان اور
وقت کے پس زمانہ شب نحر ہے اور مکان مزدلفہ ہے اور وقت وقت
عشا ہے یہان تک کہ اگر پہونچ جاے طرف مزدلفہ کی پہلے عشا سے
نہ پڑہی مغرب یہان تک کہ داخل ہوجاے وقت عشا کا پس صلاحیت
رکہتا ہے یہہ مسئلہ پہیلے ہونے کا کئی وجہ سے در مختار
صلاحیت کہتا ہے یہہ مسئلہ پہیلیونکا کئی وجہہ سے پس پہلی وجہہ یہہ ہے
کہ کہا جاے کونسی نماز فرض ہے کہ نہین مطلوب ہے اوسکے لئے
اقامت پس جواب اوسکا یہہ ہے کہ عشا، مزدلفہ جبکہ نہ فاصلہ ہو درمیان
اوسکے اور درمیان مغرب کے ساتہہ کسی فاصل کے۔
اور دوسری وجہہ یہہ ہے کہ کہا جاے کونسی نماز ہے کہ پڑہی جاے
اپنی غیر وقت مین اور وہ ادا ہو اور تیسری وجہہ یہہ ہے کہ کونسی نماز
ہے کہ جب پڑہی جاے اپنے وقت مین واجب ہو اعادہ اوسکا پس جواب

دونون وجہ کا یہہ ہے کہ وہ مغرب مزدلفہ ہے —
چوتھی وجہ یہہ ہے کہ کونسی نماز ہے کہ واجب ہے پڑہنا اوسکا
مکان مخصوص مین پس جواب یہہ ہے کہ وہ مغرب اور عشاء
مزدلفہ مین ہے پس تامل کر اور نکال سوا اسکے اور وہ جہین
حموی زیادہ کیا طحطاوی نے اس وجہ کو اور کونسی عشا ہے
کہ ادا کری اوسکو صاحب ترتیب اور صحیح ہوجاے پس جواب
یہہ ہے کہ وہ عشاء مزدلفہ ہے اور زیادہ کیا رحمتی نے
چار وجہ اور کو اور کونسی نماز ہے کہ مختلف ہوتا ہے وقت
اوسکا ایک زمانہ مین نہ دوسرے زمانہ مین اور وہ مغرب مزدلفہ
کی ہے کہ وقت اوسکا عید کی شب غیر اوسکے وقت کا ہے
باقی دونون مین اور کونسی نماز ہے کہ مختلف ہوتا ہے وقت اوسکا
ایک حالت مین نہ دوسری حالت مین وہ بہی نماز عید کی شب
کی ہے مختلف ہوتا ہے وقت اوسکا حالت احرام حاجی مین اور
کونسی نماز فاسد ہے جب نکلجاے وقت اوس نماز کا کہ اوسکے
بعد بہی صحیح ہوجاے اور کونسی نماز ہے کہ مکروہ ہے لانا اوسکا

ساتھہ اوسکے نیت کے یہہ نماز مغرب مزدلفہ ہے ردالمحتار
اوزاعادہ اوسکا کرے جب تک کہ نہ نکلی ہو فجر پس بعد نکل آنے
فجر کے عود کرائیگے جو نماز پڑہی ہے راہ مین یا عرفات مین طرف
جواز کی اور یہہ یعنی عدم جواز اوس نماز کا جو مزدلفہ کی راہ
مین پڑہے کہ مفہوم اعادہ کرنے سے جب تک کہ طلوع فجر نہوی
جب ہی کہ نہو خوف طلوع فجر کا راہ مین اور اگر خوف ہو طلوع
فجر کا راہ مین پڑہ لے اون دونون کو درمختار
یعنی نسخون درمختار مین ہے کہ اگر پڑہی ہو نماز مغرب یا عشا کی
اور بعض نسخو نمین ہے اقتصار مغرب پر موافق اوسکی جو کنز وغیرہ
مین ہے اور یہہ اولی ہے اسلئے کہ مراد تنبیہ ہے وجوب تاخیر
مغرب پر اوسکے وقت معتاد سے اور سمجھا جاتا ہے اس سے
بالاولی وجوب تاخیر عشا کا مزدلفہ تک ہان عبارت لباب کی
یہہ ہے اور اگر نماز پڑہے دونون نمازین یعنی مغرب اور عشا
یا ایک ان دونون مین سے اعادہ کرے اوسکا جو پڑہ چکا ہے
کہا علامہ شہاوی نے اپنی منسک مین نہ اوس صورت مین جبکہ

جاسی طرف مزدلفہ کے مزدلفہ کی راہ سے یا جاسے طرف مکہ
غیر طریق مزدلفہ سے جایز ہے اوسکو نماز مغرب کی پڑہنا راہ مین
بدون توقف کے اور نہین پایا ہے یعنی کسیکو کہ تصریح کی ہو اوسنے
ساتہہ اسکے سوای صاحب نہایہ اور عنایہ کے۔
ذکر کیا ہے اون دونون نے باب قضاء فوایت مین اور کلام شارح
کنز کا بہی دلالت کرتا ہے اسپر اور یہہ فائدہ جلیلہ ہے اہ
اور ایسا ہی تصریح کی ہے نہایہ مین باب مذکور مین بہی اہ ذکر کیا ہے
اسکو بعض مشیخون نے خط بعض علما سے کہتا ہو نہین اور یہہ لیا جاتا ہے
اشتراط امکان سے واسطے صحت اس جمع کے جیسا کہ گذرا اور
آئیگا اسلئے کہ جو گذرا وہ مفید ہے اسکا کہ اگر نہین گذرا ہے مزدلفہ
پر لازم ہوگی نماز مغرب کی راہ مین اوسکے وقت مین بسبب نہونے
شرط کے اور ایسا ہے اگر شب گذاری کی عرفات مین رد المحتار
وارد ہوتا ہے مکان ہونے مزدلفہ پر جو بحر مین ہے محیط سے
کہ اگر پڑہا مغرب اور عشا کو بعد متجاوز ہوجانے کے مزدلفہ سے
جایز ہے اور نسبت کیا ہے اسکو شرح لباب مین طرف منتقی کی لکین

کہا شرح لباب مین لعدا سکے اور یہہ خلاف ہے اوسکے جسپر جمہور
ہین و المختار — اور اگر نماز پڑہے مغرب کی بعد غروب آفتاب کے
پہلے مزدلفہ مین آنے سے پس لازم ہے اوسپر اعادہ اوسکا
جب آئی مزدلفہ مین — قول ابی حنیفہ اور محمد مین اور ایسا ہی
ہے اگر نماز پڑہ لی ہو عشا کی راہ مین بعد آجانے اوسکے وقت
کے اور اگر نماز پڑہی ہو فجر کی پہلے اعادہ نماز مغرب و عشا کی
مزدلفہ مین عود کرانیگی مغرب اور عشا طرف جوانکے سب کے
قول مین یعنی ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کے قول مین ایسا ہی ہے
شرح طحطاوی مین عالمگیریہ —
اور اگر خوف ہو نکلنے فجر کے پہلے پہونچنے سے مزدلفہ مین پس
پڑہا ہو اون دونون کو راہ مین جایز ہوگا ایسا ہی تبیین مین

امام ابو حنیفہ		امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
نہین جایز ہے پڑہنا	ثوری	جمائی عرفات سے	متفق بقول شافعی	نزدیک بادل کے جایز
مغرب کا اوسکے وقت	جابر	پس مستحب ہے تاخیر کرنا		نہین ہے پڑہنا
مین پہر اگر پڑہ لیا	محمد	مغرب کا عشا کے وقت		مغرب اور عشا کا
اوسکو اعادہ کرے اوسکا		تک واسطے جمع کے		غیر مزدلفہ مین
مزدلفہ مین وقت عشا کے		درمیان مغرب اور عشا کے		المعانی البدیعہ
المعانی البدیعہ		مزدلفہ مین پہر اگر پڑہا		
		ہر ایک کو مغرب اور عشا ہے		
		اوسکے وقت مین جایز ہے		
		المعانی البدیعہ		

پس عود کریگی اسی مغرب یا جو پڑھ چکا ہے مغرب اور عشا مین سے
وقت مین پہلے مزدلفہ سے طرف جواز کی اور مفہوم اسکا یہہ ہے
کہ پہلے طلوع فجر کے نہ کافی ہوگا اوسکو اور یہہ قول امام ابی حنیفہ
اور محمد کا ہے اور کہا ابو یوسف نے کہ کافی ہوگا اوسکو اور
تحقیق اساءت کے یعنی برا کیا ہدایہ اسی سبب سے کہ مغرب
وہ مغرب ہے کہ پڑھ چکا تہا اوسکو وہ مین اگر واقع ہو گئی ہے
صحیح پس نہین واجب ہوگا اعادہ اوسکا نہ وقت مین اور نہ بعد اوسکے
اور اگر نہ واقع ہوئی ہے صحیح واجب ہوگی وقت مین اور بعد وقت کے
اسی اگر نہ ادا کیا ہو اوسکو وقت مین واجب ہوگی قضا اوسکی
بعد اوسکے اسلئے جو واقع ہوا ہو فاسد نہ منقلب ہوگا صحیح ساتھہ
گذر جانے وقت کے اور جواب دیا گیا ہے اسطرح کہ فساد موقوف
ہے ظاہر ہوگا اثر اوسکا فی الحال مین جیسا کہ گذرا مسالۃ الترتیب
مین ایسا ہی ہے عنایہ مین کہا مین نے یہہ صریح ہے اسباب مین
کہ تحقیق مراد ساتھہ عدم جواز کے عدم صحت ہے نہ عدم حل خلاف
اوسکے کہ سمجھا ہے اوسکو بحر مین اور تمام کلام منع اوس چیز کی ہے

کہ تعلق کیا ہے ہمنے اوسکو اوسپر رد المحتار
اور اگر نماز پڑہے نماز عشا کی یعنی اوسکے وقت مین پہلے مغرب سے فرد قضہ
مین نماز پڑہے مغرب کی پہر اعادہ کرے عشا کا پس اگر نہ اعادہ کیا
عشا کا یہان تک کہ ظاہر ہوگئی ہو فجر عود کرائیگی عشا طرف جواز
کے در مختار — ظہیریہ مین ہے اور یہہ مسئلہ ضرور ہے
معرفت اسکے اور یہہ ایسی ہے جیسکہ کہا ابو حنیفہ نے حق مین
اوس شخص کے کہ شک کیا اوسنے نماز ظہر کو پہر پڑہے اوسنے
بعد نماز ظہر کے پانچ رکعت اوس حال مین کہ یاد تہی اوسکو
نماز چہوٹی ہوئی نہ جایز ہوگا پہر اگر پڑہ لی چہٹی رکعت عود کرائیگی
طرف جواز کی اہ اور مشکل جانا ہے حکم مسئلہ کا خیر ملی نے
اسلئے کہ اسمین فوت کرنا ترتیب کا ہے اور وہ فرض ہے فوت
ہوگا جواز ساتہہ فوت ترتیب کے مانند ترتیب ترکی عشا پر کہا خیر ملی نے
مگر یہہ کہ حمل کیا جاے ساقط الترتیب پر یا اوپر عود اوسکے کے
طرف جواز کی جب پڑہے پانچ رکعت بعد اوسکے اور یہہ تاویل
بعید ہے بلکہ ظاہر سقوط ترتیب ہے اسجگہہ بقرینہ تنظیر کے ساتہہ

قول ظہیریہ کے اور یہہ ایسی ہے جیسے کہا ابو حنیفہ نے آخر تک
اور اسی سے کہا ہے محمد ابو السعود نے کہ نہین فرق ہے اسمین
درمیان اسکے کہ ہو صاحب ترتیب یا نہین پس زیادہ کیا جاے
یہہ دون امور مین جو مسقط ترتیب ہین اور رد المحتار
اور نیت کرے مغرب مزدلفہ مین ادا کی ایسا ہی ہے نہر الفائق
مین سراج وہاج سے اور اسمین رد ہے بحر رائق کے قول پر
کہ نماز مغرب مزدلفہ عشا کے وقت مین قضا ہے باوجود اسکے
کہ خود بعد اسکے تصریح کی ہے کہ وقت مغرب مزدلفہ وقت عشا ہے رد المحتار
اور ترک کرے سنت مغرب مزدلفہ کی اور منسک جامی سے پہلے
گذر چکا ہے کہ پیچھے سے سنت اوسکی پڑھ لی رد المحتار
جو وقت پہونچے مزدلفہ تک رات رہے وہان اور یہہ بنا واجب ہے
شافعیون اور حنبلیون کے نزدیک اور حنفیون اور مالکیون کے
نزدیک سنت ہے مگر نزدیک مالکیون کے صرف وتر تا وہان
واجب ہے اور کامل ہوتی ہے شب باشی مزدلفہ مین ساتھ ایک
گھڑی کے نصف ثانی شب سے نزدیک شافعیون کے اور

حنبلیون کے اور سنت نزدیک شافعیون اور مالکیون اور حنبلیون کے
یہہ ہے کہ پڑہے مغرب اور عشار مزدلفہ مین قبل کوچ کرنے سے
اور مذہب حنفیون کا یہہ ہے اگر پڑہے مغرب اور عشار کو راستہ مین
یا عرفات مین نہین جایز ہوتی ہے نماز اوسکی اور لازم اوسپر اعادہ
کرنا اوسی نماز کا ہے جب تک کہ نہ نکلے دن اور جبوقت نکلا دن ساقط
ہوگئی قضا اور کہا حنفیون نے اور نہ پڑہے اوسی نماز کو سوائے
مزدلفہ کے مگر خالف ہووے نکلنے دن سے پہلے پہونچنے مزدلفہ
سے اور بعد خوف جایز ہے نماز راستہ مین درمیان جمع کرنے
صلواتین کے مزدلفہ مین مانند اوسی خلاف کے ہے جو صلوٰۃ
ظہر اور عصر مین ہے دن عرفہ کے اور مستحب ہے نزدیک
شافعیون کے واسطے وقوف مشعر الحرام کے غسل کرنا مزدلفہ مین بعد نصف
لیل اور کہا حنبلیون نے مستحب ہے رات رہنا مزدلفہ مین اور بسیار
پڑہنا کلام اللہ اور ذکر اور دعا اور نماز کا اور مروی ہے کہ دعا
مستجاب ہوتی ہے مزدلفہ مین اور جایز ہے نزدیک چار دن
اماموں کے پہلے بہیجنا ضعیف عورتون کا طرف منی کی بعد نصف لیل کے

اور قبل انبوہ لوگونکے اور مستحب جانتے ہین شافعی رحمہ کہ اوٹھاوے
مزدلفہ سے سنگریزی جمرۃ العقبہ کے مارنے کے لئے اور کہا شافعیون
نے کہ کیوی سنگریزی غیر مزدلفہ سے ایام تشریق کے لئے اور
یہہ ہے مذہب حنفیونکا جیسے کہا ابو منصور نے مناسک اپنی مین
اور کہا ایک جماعت حنفیون نے اوٹھاوی مزدلفہ سے سنگریزی
اور کہا صاحب محیط حنفی نے کہ اوٹھاوی سنگریزہ کو رستہ سے
اور نزدیک مالکیون کے اوٹھاوی سنگریزہ کو جسجگہ سے چاہے
اور کہا اکثر حنبلیون نے کہ اوٹھاوی جمع سنگریزی مزدلفہ کے
جس موضع سے چاہے اور نزدیک حنبلیون کے نہین ہے جایز رمی
ساتھہ اوس سنگریزہ کے جو پھینکا ہووے اوسنے یا اوسکے غیر نے
اور نہین ہے جایز رمی ساتھہ سنگریزہ ناپاک کے صحیح تر روایت مین
اور کہا بعض مالکیون نے کہ نہین ہے صحیح رمی ساتھہ اوس حصات کے
جو خاص اوسنے پھینکا ہووے اور کہا بعض علماء نے کہ نہین ہے
جایز پھینکنا ایک سنگریزی کو سات دفعہ اور سنت یہہ ہے کہ ہووے
وہ سنگریزہ مثل دانہ باقلا کے یہہ مذہب غیر حنبلیونکا ہے اور نزدیک

حنبلیہ کے مستحب ہے کہ ہووی بزرگ چنی سے اور کم تر ق سے اور
مستحب جانا ہے حنبلیون اور حنفیون نے دھونا سنگریزونکا اور
احمد رح سے دو روایت ہین استحباب غسل ہین اور بالاتفاق سنت ہے
کہ پڑھے نماز صبح کو مزدلفہ مین اول وقت مین پھر چلے فرح کیطرف پس
کھڑا ہووے وہان متوجہ قبلہ کی طرف تکبیر ہین اور تہلیل اور توحید ہین چنانچہ
حدیث شریف سے ثابت ہوا ہے اور موضع مزدلفہ کا موقف ہے
اور نزدیک مالکیون کے نہین ہے فضیلت کسی موضع کی آخر پر اور
سنت یہہ ہے کہ متوجہ ہووے منی کیطرف بعد استغفار کثیر کے بالاتفاق
مگر مالکیون نے کہا ہے کہ نہین ہے وقوف بعد استغفار مستحب ہے
جو چلے مزدلفہ سے آرام اور وقار کے ساتھ اور جسوقت پہونچے وادی
محسر مین اور وہ جگہ بہنی پانی کی ہے اور فاصل ہے مابین مزدلفہ
اور منی کے پس جلدی کرے بقدر می جمرہ کے کیونکہ وادی محسر موقف
نصاری ہے پس مستحب ہے مخالفت نصاری سے بسبب جلدی کرنے
سے اور وادی محسر کو وادی نار بھی کہتے ہین اسلئے کہ ایک
شخص نے وہان شکار کیا تھا پس گر گئے ہتی اوسپر آگ اور جسوقت پہنچے

وادی محسر سے پس مستحب یہہ ہے کہ چلے طریق وسط مین کہ نکلا ہے
طرف عقبہ کی واسطے پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازمناسک
صغیر ابن جماعہ

متعلق مزدلفہ

پھر جب پہونچے بطن محسر مین تیز چلے بقدر رمی تیر کے اسلئے کہ وہ موقف
نصاری کا ہے درمختار۔
وادی محسر موقف نصاری کا ہے وہ نصاری اصحاب فیل ہے نقل کیا
حموی نے شرنبلالیہ سے ردالمحتار
اور تکبیر کہی اور تہلیل کہے اور لبیک کہی اور درود بھیجے آنحضرت صلعم پر
اور دعا مانگے درمختار
اور دعا مانگی مزدلفہ مین ہاتھہ اٹھا کے طرف آسمان کے طحطاوی ہندیہ سے ردالمحتار

منی ۱۰

اور جب خوب جالا ہوجائے آئی منی مین لا الہ الا اللہ کہتے ہوئی درود بھیجتے
ہوئی درمختار۔
اور منی مین وقت اسفار کے آئی اور تفسیر کیا ہے امام نے اسفار کو

ساتھہ اسطرحکی کہ نہ باقی رہے طلوع آفتاب تک مگر مقدار پڑھنے
دو رکعت نماز کی اور اگر آسے بعد طلوع آفتاب کے یا پہلے پڑھنے لگونگے
نماز فجر کو پس تحقیق اساءت کی یعنی برا کیا اور نہین لازم آتا ہے کچھہ اوپر
سنداریہ طحطاوی

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
اور جو واقع ہوا اسکے قادر ہی ہین جب نکل آئی آفتاب جاسی الام کہا ہا ایمین پر غلط ہے اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گئی ہین پہلے آفتاب کے نکلنے سے اور تمام اسکا شرنبلالیہ مین ہے ردالمحتار نہین لازم ہے اوپر دم المعانی البدیعہ	جب تک کہ یا اول وقت نہی کہ مستی مین ہیچ ایام تشریق کہ لازم آتا ہے اوپر دم المعانی البدیعہ	تین روایت ہین ایک روایت مین قول انکا مانند قول شافعی کے ہے۔ دوسرے روایت مین قول انکا مانند قول حنیفہ کے۔ تیسری روایت مین لازم آتا ہے اوپر صدقہ بنا المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی المعانی البدیعہ

جسوقت پہونچی جاوی منی مین بہتر پہنچا ہے جو کہے اللہم ہذہ منی فامنن علینا بما
وانا عبادک وابن عبدک واستکانا ان تمن علی بما منت بہ علی اولیائک اللہم
انی اعوذبک من الحرمان والمصیبۃ فی دینی یا ارحم الرحمین اے باخدا
تحقیق آیا مین منی کو مین بندہ اور بیٹا بندہ تیرے کا ہون مانگتا ہون
تجھسے اوس قسم احسان سے کہ کیا تو نے دوستون اپنی پر
اسی بار خدایا بنا دہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے معصیت اور نا امیدی
دین مین اے بخشنے والے بخش اور مستحب ہے کہ نکری کوئی چیز تاکہ ماری
جمرہ عقبہ کو جسوقت پہونچے منی کو افضل نزدیک شافعیون اور حنفیون
اور مالکیون کے یہہ ہے ٹہری پہنچی منی کے اور گردانے مکہ کو بائین
اپنی سے اور منی کو یمین اپنی سے اور استقبال کرے جمرہ
کو اور کہا شافعیون نے ارادہ کرے رمی کا اور وہی جگہ سنگریزون
کی ہے اور پھینکے ساتھہ سنگریزونکو ساتھہ دفعہ اور یہہ مذہب
حنبلیونکا ہے اور نزدیک حنفیونکے ماری جمرہ کو ساتھہ دفعہ
ساتھہ سنگریزون کے اگر گرین سنگریزے قریب جمرہ کے
جایز ہوگی رمی اور اگر گرین دور جمرہ سے نہین ہے جایز او کہا

ابن حاجب مالکی نے کہ شرط ہے رمی حجر کو جمرہ کیطرف اور مستحب ہے
نزدیک شافعیونکے کہ ہووے پھینکنا سنگریزونکا اپنی ہاتھہ کے
ساتھہ اور مستحب جانا شافعیون اور حنبلیون نے اوٹھاوے سر پاہ
اپنی کو تاکہ دیکھی جاوے سفیدی بغلونکی اور عورت نہ اوٹھاوے
ہاتھہ کو اور نزدیک حنفیون کے دونون ہاتھہ کو اوٹھاوی اور سنت
نزدیک چارون اماموں کے یہہ ہے کہ تکبیر کہے ہر ایک سنگریزی کے
ساتھہ اور سنت نزدیک شافعیون کے یہہ ہے کہ رمی کرے جمرہ
عقبہ یوم نحر مین سواری پر اور اگر رمی کیا اوسنے پیادہ پا جایز ہے
اور نقل کیا قاضی خان نے فتاوی اپنی مین ابو حنیفہ اور محمد رح سے
کہ افضل ہے کل رمی سوار ہوکر اور نزدیک مالکیون کے رمی کرے
جمرہ کو یوم نحر مین اوسی حالت پر جیسے گذر گیا تہا اور پھر اگر سوار
گذرا ہے سوار ہوکر کے رمی کرے اور اگر پیادہ پا ہے پیادہ ہوکر
کے رمی کرے اور کہا اکثر حنبلیون نے کہ رمی یوم نحر مین پیادہ
افضل ہے اور روایت ہے عبداللہ ابن مسعود اور ابن عمر رض سے
کہ یہہ دونون جس وقت رمی کرتے تہے جمرہ عقبہ کے کہتے تہے یہہ

کرای بارخدایا کرد ان اسس حج کو مبرور اور میرا منفور اور سعی کو مشکور
اور داخل ہوتا ہے وقت رمی جمرہ عقبہ کا نصف رات عید مین اور
مستحب وقت رمی اخیر ایام تشریق تک اور بہتر وقت رمی کا بعد
چڑھنے دن کے بمقدار ایک نیزہ کے اور پہلی زوال کے ہے اور
اگر ترک کیا رمی کو تا کہ گذر جاوے وقت اوسکا لازم ہوتی ہے قربانی یہہ
مذہب شافعیونکا ہے اور مذہب حنفیونکا یہہ ہے کہ داخل ہوتا ہے
وقت جواز رمی جمرہ عقبہ کا وقت نکلنے دن نحر کے اور باقی رہتا ہے
وقت اوسکا غروب شمس تک اور بعد اسی رات کے طلوع فجر
کیا رہوین تاریخ تک لیکن یہہ وقت مکروہ ہے اور نہین ہے لازم
اوسپر جزا اور جایز ہے رمی ایام تشریق مین اور لازم ہے اور
قربانی نزدیک ابی حنیفہ رح کے اور خلاف ہے صاحبین کا اور
وقت مسنون اوسکا طلوع شمس سے ہے زوال تک اور نزدیک
مالکیون کے وقت رمی جمرہ العقبہ کا فجر دسوین تاریخ سے ہے مغرب
تک پھر جایز ہے قضا آخر ایام تشریق تک مگر واجب ہے قضا
اور قربانی دونون اور پھر وقت طلوع شمس سے ہے زوال تک

اور مذہب حنبلیونکا یہہ ہے کہ بہتر وقت اوسکا بعد طلوع شمس سے
ہے زوال تک اور جواز اوسکا نصف لیل سے ہے آخر ایام
تشریق تک مگر نہین صحیح ہے رمی دونون ایام تشریق مین
اور اگر موخر کیا رمی کو نہین جایز ہے رمی اسکے مگر بعد زوال اور
نہین ہے اوسپر کوی جزا اور نزدیک شافعیونکے قطع کرے
تلبیہ کو اول شروع اسباب تحلل مین چنانچہ رمی اور حلق اور طواف
اور یہہ مقتضی کلام حنبلیونکا ہے اور نزدیک حنفیونکے قطع کرے
تلبیہ کو ساتھہ اول کنکری پھینکنی جمرہ عقبہ پر اور نزدیک مالکیونکے
قطع کرے تلبیہ کو پہلے اس سے اور جسوقت فارغ ہووے
رمی سے بالاتفاق نہ ٹھیرے وہان بلکہ جاوے طرف سامان
اپنی کی جو منی مین ہے پس ذبح کرے ہدی یا غیر ہدی جو اوسکے
ساتھہ ہے اور نزدیک شافعیونکے اضحیہ سنت ہے حاجی پر
اور غیر حاجی کے بہ نسبت اور نزدیک حنفیون کے نہین ہے مسافر پر
اضحیہ اور نزدیک مالکیون کے اضحیہ نہین ہے مشروع مگر حاجی کے
لئے منی مین مثل نماز عید اور مروی ہے کہ پوچھا کسینے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا حج بہتر ہے فرمایا جناب سالت عن
الحج والثج الحج عبارت ہے بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا
اور ثج عبارت ہے بہانی خون سے یعنی ذبح کرنا اور مروی ہے
کہ جبرئیل علیہ السلام آئی رسول اللہ صلعم کے پاس اور عرض کیا
یا رسول اللہ کرو تم تلبیہ و اضحیہ۔ از مناسک صغیر ابن جماعہ

حلق یا تقصیر واجب ہے ہر کہ اوسکی سے دم لازم آتا ہے خزانۃ المفتین

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
پہر دن نحر کے بعد رمی سے فارغ ہوا ہی سلئے	مستحب ہے شروع کرنا رمی کا دن نحر کے
کہ منفرد ہے اوسپر واجب نہین پہر تقصیر کی اسطرح کہ	پہر نحر کرنا پہر حلق کرنا پہر طواف کرنا —
لے ہر بال سے بقدر پور انگشت کی اور یہہ تقصیر	پس اگر رمی سے پہلے طواف کر لیا کافی
واجب ہے اور تقصیر کل بالونکا کرنا مندوب ہے	ہو جائیگا اور کچھہ نہ لازم آئیگا اوسپر —
اور ربع کا واجب ہے پہر نا استری کا	اور اگر رمی سے پہلے حلق کیا پس اگر کہین ہم
اور اوس شخص کے کہ اوسکے سر پر بال نہون	کہ حلق نسک ہے پس نہین لازم آتا ہے
یا اوسکے سر مین پہوڑی پھنسی ہون اگر ممکن ہو	اوسپر کچھہ اور اگر کہین ہم کہ حلق مباح کرنا
پہر نا استری کا اور جو نہ ممکن ہو استر اپہر نا	محظور کا ہے پس اوسپر دم ہے
ساقط ہو جائیگے اوسپر حلق اور تقصیر	المعانی البدیعہ
اور جب متعذر ہو حلق اور تقصیر مین سے	
ایک بسبب کسی عارضہ کے متعین ہوگا	
دوسرا پس اگر تلبید کی ہو ماننہ گوند کے	
اسطرح کہ متعذر ہو تقصیر متعین ہوگا حلق پر —	

اور مونڈنا ساری سر کا افضل ہے اور اگر ایل کیا بالونکو ساتھہ
مانند لوزہ کے جایز ہے درمختار ۔
پھر لوٹ جاوے طرف منی کے پس اگر ہو ساتھہ اوسکے نسک ذبح
کرے اوسکو اور اگر نہو تو اوسکو مضر نہین اسلئے کہ مفرد ساتھہ حج کے
ہے اور اگر ہو قارن یا متمتع تو ضرور ہوگا اوسکو ذبح کرنا پھر حلق
کرے یا تقصیر کرے اور حلق افضل ہے ایسا ہی ہے شرح طحاوی
مین طحطاوی عالمگیریہ اور ذبح مفرد بالحج کے لئے افضل ہے اور
قارن اور متمتع پر واجب طحطاوی ۔ اور اسی پر اضحیہ پس اگر ہو محرم
مسافر پس نہین واجب ہے اوسپر اور جو نہو مسافر تو مانند مکی کی ہے
پس واجب ہوگا اضحیہ اوسپر ایسا ہی ہے بحر رائق مین رد المحتار
کہا لباب مین اور مستحب ہے بعد حلق یا تقصیر کے لینا بعونکا اور کاٹنا ناخن کا
اور اگر کاٹا اپنی ناخونکو یا بالونکو یا داڑہی کو یا خوشبو لگائی پہلے
حلق سے لازم آئیگا اوسپر موجب اوسکی جنایت کا اور تمام تحقیق اسکی
شرح لباب مین ہے رد المحتار
واجب ہونا پھر سر منڈے استری کا اقرع یعنی گنجی کے سر پر مختار ہے

جیسا کہ زیلعی اور بحر رائق اور لباب وغیرہ مین ہے اور کہا گیا ہے
استحباب اسکا کہا شرح لباب مین اور کہا گیا ہے سنت ہونا اوسکا اور
وہی اظہر یعنی ظاہر تر ہے رد المحتار —
پھر تخییر درمیان حلق اور تقصیر کے سوا اسکے نہین کہ نزدیک عدم عذر
کے ہے پس اگر متعذر ہو حلق بسبب کسی عارض کے متعین ہوگی
تقصیر یا اگر متعذر ہو گی تقصیر بسبب کسی عارض کے متعین ہوگا حلق
جیسے اگر تلبید کی ہو ساتھہ گوند کے پس نہ کام دیتی ہو اوسمین مقراض
اور جبکہ کہولتا ہو بہرتے ہون بال اوسکے نہ ساتھہ حلق کے اور
ساتھہ تقصیر کے اور نہین جایز ہے محرم کو دور کرنا اپنی بالونکا
ساتھہ غیر اون دونون کے ایسا ہی ہے بحر رائق مین —
اور تقصیر یہہ ہے کہ لی مرد اور عورت ربع سر کے بالونکے سری سے
مقدار ایک پور کے ایسا ہی ہے تبیین مین اور ہدایہ مین ہے کہ
کہا ہے فقہا نے کہ واجب ہے زیادہ کرنا کترولے مین مقدار
ایک پور پر اسلیئے کہ کناری بالونکے غیر متساوی ہین عادۃً پس واجب
ہوگا زیادہ کرنا بر قدر پور انگشت تاکہ مستولی ہو جاوے مقدار ایک پور کو

کنز والے مین یقیناً ایسا ہی ہے غایۃ سروجی شرح ہدایہ مین اور حلق
سارے سر کا افضل ہے بسبب اقتدای نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا ہی
ہے کافی مین پھر حلق موقت ہے ساتھ ایام نحر کے اور یہی صحیح
ہے اور افضل ان دنون مین اول انکا ہے ایسا ہی ہے غایۃ سروجی
شرح ہدایہ مین ۔ اور جب آئی وقت حلق کا اور ہوا اوسکے سر پر
بال اسطرح کہ مونڈا چکا ہو پہلے اس سے یا اور سبب سے ذکر کیا ہے
اصل مین کہ چلای استری کو سر پر اسلئے کہ اگر ہوتے سر پر بال ہوتا
ماخوذ غلبہ اجزای استری کا اور دور کرنا بالونکا پس جسے عاجز ہوگا
ساقط ہوگا اور جس سے عاجز نہوگا وہ لازم آئیگا پھر اختلاف ہے
مشایخ کا کہ اجزای موسی یعنی پھیرنا استری کا سر پر واجب ہے ۔
اور اصح یہہ ہے کہ واجب ہے ایسا ہی ہے محیط مین کہا محمد نے
اگر ہو محرم کے سر مین پھوڑی کہ نہ استطاعت رکھے ساتھ اون
پھوڑونکے کہ گذاری استری کو سر پر اور نہین پہونچ سکتا ہے طرف
اوسکی کترنی کے پس تحقیق حلال ہوگیا بمنزلہ اوسکی جسنے حلق کیا سر کو
اسلئے کہ عاجز ہے حلق تقصیر سے پس ساقط ہوگا حلق اور تقصیر

اوس سے اور احسن یہی اوسکے لئے کہ تاخیر کرے احلال کی آخر وقت
تک یا حرم سے اور اگر نہ تاخیر کریگا تو لازم آئیگا کچھ اوسپر
اور اگر نہوں اوسکے پھوڑی لیکن نکلا ہے طرف بعض جنگلونکی اور
نہیں پاتا ہے اوسترے کو یا اوسکو جو سر مونڈھی پس نہ کافی ہوگا
اوسکے لئے مگر سر منڈانا یا بال کترانا اور نہیں ہے یہہ عذر ایسا ہی
ہے محیط سرخسی مین عالمگیریہ —
اور اگر حلق کیا ساتھہ نورہ کے کافی ہوگا اوسکو ایسا ہی ہے سراج وہاج
مین عالمگیریہ — اور معتبر ہے سنت حلق مین ابتدا مونڈنے والی
کی داہنی طرف سے نہ سر مونڈانے والی کی داہنی طرف سے
اور شروع کیا جاوے مونڈنا سر مونڈانے والے کی بائین
طرف سے ایسا ہی ہے فتح القدیر مین عالمگیریہ —

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
شروع کرے مونڈنیوالا بائیں طرف سے	جب ارادہ کرے حلق کا مستحب یہ ہے
المعانی البدیعہ	کہ شروع کرے مونڈنیوالا داہنی طرف سے
	پھر بائیں طرف پس اعتبار کیا ہے شافعی نے
	داہنی طرف سے مونڈنیوالے کو اور اعتبار
	کیا ہے ابو حنیفہ نے داہنی طرف مونڈنیوالے
	کو المعانی البدیعہ
جب ہوں بال واجب ہے پھیرنا استرہ کا سر پر	مستحب ہے پھیرنا استرہ کا سر پر اور واجب نہیں
المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ

امام ابوحنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
حلق نسک ہے	حلق نسک ہے یا مباح کرنا محظورات کا ہے	حلق نسک ہے	حلق نسک ہے
المعانی البدیعہ	دو قول ہیں صحیح تر دو قولوں میں یہ ہے۔ حلق نسک ہے		
	دوسرا قول یہ ہے۔ کہ حلق مباح کرنا محظورات کا ہے		
	المعانی البدیعہ		
اقل مقدر کفایت حلق میں	اقل درجہ حلق بطور کفایت حلق	واجب ہے حلق	متفق با امام احمد
مونڈنا چوتھائی سر کا ہے	تین بال کا ہے	ساری سر کا	
اور نزدیک کثر علماء کے	مستحب ہے مونڈنا سارے	یا اکثر سر کا	
کافی ہے حلق جو کافی ہے	سر کا	المعانی البدیعہ	
مسح راس میں بیچ طہارت کے	المعانی البدیعہ		
المعانی البدیعہ			

اور مستحب ہے دفن کرنا محرم کے بالونکا اور دعا مانگنا نزدیک حلق کے
اور بعد قراعت کے دعا مانگنا ساتھہ تکبیر کے اور اگر پہنکا یا بالونکو
کچھہ مضایقہ نہین ہے اور مکروہ ہے ڈالنا بالونکا گھورے پر اور
غسل کی جگہہ مین ایسا ہی ہے بحر رایق مین عالمگیریہ - اور مستحب ہے
کٹوانا ناخون اور بونکا اور مونڈنا موی زہار کا بعد حلق سر کے ایسا ہی ہے
نایۃ السروجی شرح ہدایہ مین عالمگیریہ - اور نہ لے اپنی داڑہی
سے کچھہ اور اگر ایسا کیا نہین واجب ہوگا اوسپر کچھہ اور ایسا ہی ہے
تبیین مین عالمگیریہ - اگر ہون بال چھوٹے ایسے کہ نہو سکے کترانا
اونکا متعین ہوگا حلق اسطرح اگر ہون مقصوص یا مغفور جیسا کہ نسبت کیا ہے
اسکو طرف مبسوط کی اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ جب کہ کہولیگا اونکو جھڑینگے
بعض بال پس ہوگی جنایت اوسکے احرام پر پہلے حلال ہونے
سے پس متعین ہوگا حلق لیکن کبھی کہا جاتا ہے کہ یہہ جھڑنا غیر جنایت
ہے اسلئے کہ وقت جواز دور کرنے بالونکے ہے ساتھہ مونڈنے
یا غیر مونڈنے کے اگرچہ نوچ کر یا نچوا کر ہو جیسا کہ آئیگا پس باقی رہیگا
جو مبسوط مین ہے مشکلا ردالمحتار -

اور حلق ساری سر کا مسنون ہے اور یہہ حق مین مرد کے اور
عورت کے لئے حلق مکروہ ہے اسلئے کہ مثلہ ہے عورت کے
حق مین مانند مونڈنے مرد کی اپنی داڑہی کو اور حلق ساری سر کا
افضل کہتے ہین اشارہ ہے اسطرف کہ اگر اقتصار کیا چوتہائی سر کے
مونڈنے پر جایز ہے جیسا کہ بال کترانے مین ہے لیکن ساتہہ کراہت
کے بسبب ترک سنت کے کہ مونڈانا یا کترانا ساری سر کا سنت ہے
جیسا کہ شرح لباب اور قہستانی مین ہے کہا نہر الفایق مین اور اطلاق
قول کنز کا کہ مونڈانا احب ہے مفید اسکا ہے کہ حلق نصف سر کا
اولی ہے کتروانے سے اور نہین دیکہا ہمنے اسکو اوہ کہا شامی نے
کہتا ہون مین اگر ارادہ کیا کہ مونڈانا آدہے سر کا اولی ہے کل سر کے
بال کترانے سے تو یہہ ممنوع ہے بسبب اسکے کہ جا چکا ہے
تو اولی ہے کتروانی آدہے سر یا چوتہائی سر سے پس یہہ ممکن ہے
یہہ غیر محصر مین ہے اور محصر پر حلق نہین ہے جیسا کہ قریب ہے
کہ آئیگا بدایع رد المحتار۔ اگر لڑا محرم کسی غیر سے پس نوچ ڈالے
بال اسکے اوس غیر سے کافی ہو جائیگا قصداً حلق سے فتح القدیر رد المحتار

کہا ہے فقہا نے کہ مندوب ہے حلق مین شروع داہنی طرف
سر کے مونڈنے والی سے نہ سر مونڈوانی والے کے داہنی طرف سے مگر جو
صحیحین مین ہے مفید ہے اسکے عکس کا اور وہ یہہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلاق سے لے تو اور اشارہ کیا
طرف داہنی طرف کے پھر بائین طرف کی پھر عطا فرمائی بال لوگونکو
پھر کہا فتح القدیر مین کہ یہی صواب ہے اگرچہ خلاف مذہب ہے اہ
اور کہتا ہون نہین موافق اسکے ہے جو ملتقط مین امام سے ہے کہ مونڈھا
مینے اپنے سر کو پس تحظیہ کیا میرانای نے تین حرف نہین جب بیٹھا مین
کیا سر نہ کو طرف قبلہ کی اور دیا مینی اوسکو بائین طرف کو پس کیا
شروع کرنا ساتھہ داہنی طرف کے پھر جب ارادہ کیا مینے جانیکا کہا
دفن کر تو اپنے بالونکو پس جب لوٹ آیا مین پھر دفن کیا مینے اونکو
اہ نہر یعنی پس یہہ فائدہ دیتا ہے رجوع امام کا طرف قول ثانی
کے اور اسی لئے کہا لباب مین کہ یہی مختار کیا شارح لباب نے
جیسا کہ منسک ابن الہمام اور بحر مین ہے اور کہا نخبہ مین اور یہی صحیح
ہے اور تحقیق روایت کیا گیا ہے رجوع امام کا اوس سے جسکو نقل

کیا ہے اصحاب ابی حنیفہ نے ابی حنیفہ سے پس صحیح ہے تصحیح
قول آخر ابی حنیفہ کی اور دفع ہو گیا جو مشہور ہے ابی حنیفہ سے
نزدیک مشایخ حنیفہ کے اور کہا سرخسی نے اور نزدیک شافعی کے
شروع کرے حلق کو داہنی طرف سر مونڈوانی والے سے اور
ذکر کیا ہے ایسا ہی بعض اصحاب ہماری نے اور نہیں نسبت کیا
اسکو طرف کسی کے اور سنت اولی اور بہتر ہے اور تحقیق صحیح ہوا ہے
شروع کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حلق ساتھ اسپنے سر کے
داہنی طرف سے اور نہیں ہے واسطے کسی کے کلام بعد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تحقیق اخذ کیا ہے امام نے ساتھ قول حجام
کے اور نہیں انکار کیا ہے اوسکا اور اگر ہوتا مذہب امام کا برخلاف
اوسکے نہ موافقت کرتے امام حجام کی آخر ہوا کلام سرخسی کا
بطور تلخیص کے اور مانند اسکی ہے معراج الدرایہ اور غایۃ البیان میں
اور حلال ہو جاتے ہیں واسطے محرم کے بعد حلق یا تقصیر کے کل چیزیں جو احرام
سے حرام نہیں سوائے عورتوں کے اور کہا گیا ہے اور سوائے
خوشبو اور شکار کے در مختار ۔

حلال ہو جاتی ہے ہر چیز محظورات احرام سے مانند پہننے سلی کپڑے
اور ناخن کٹوانے کی طحطاوی اور اس قول مین افادہ اس بات کا ہے
کہ نہین حلال ہوتا ہے رمی سے پہلے حلق کے کچھ اور یہی مذہب ہے نزدیک
ہماری جیسا کہ شرح لباب ملا علی قاری مین ہے قاری سے اور شرح نقایہ
ملا علی قاری مین ہے اور رمی غیر محلل ہے احرام سے نزدیک ہمارے
مشہور ہے اور تحلل ہے نزدیک مالک اور شافعی کے اور
غیر مشہور ہین نزدیک ہمارے پس تحقیق نفس کے ہے تحلل پر ساتھ
رمی کے نزدیک ہمارے شرح مبسوط مین خواہر زادہ اور شرح جامع صغیر
قاضی خان مین ساتھ اس قول کے اور بعد رمی کے قبل حلق کے
حلال ہو جاتی ہے محرم کے لئے ہر شی سوائے نساء اور طیب کے
اور روایت ہے ابی یوسف سے کہ حلال ہو جاتی ہے محرم کے
لئے طیب بھی ردالمحتار۔

سوای عورتون کے یعنی سوای جماع اور دواعی عورتون کے ردالمحتار
کہا گیا ہے اور سوا طیب اور صید کے تابعداری کی ہے اسمین صاحب
نہر کی پس تحقیق نسبت کیا ہے صاحب نہر نے طرف خانیہ

سکے استثنا نساء اور طیب کا اور طرف ابی اللیث کی استثنا صید کا
اور یہہ غیر صحیح ہے اسلئے کہ قاضی خان نے کہا ہے اپنی فتاوی
میں پس جب حلق کر چکے یا قصر کر چکے حلال ہو جاتی ہے محرم کے
لئے کل شی مگر نساء اور بعد رمی کے قبل حلق کے حلال ہو جاتی ہے
محرم کے لئی کل شی مگر طیب اور نساء اور بعد رمی کے قبل حلق کے حلال ہو جاتا
ہے محرم کے لئی کل شی مگر طیب اور نساء الخ اور مانند اسکی ہے جو
پہلے نقل کر چکے ہم شرح جامع صغیر قاضی خان سے پس تحقیق
استثنا کیا طیب کا احلال سے ساتھہ رمی کے نہ احلال بالحلق سے
اور وہ مبنی ہے خلاف مشہور پر جیسا کہ جا چکا ہے تو ابھی اور تحقیق
ذکر کی ہے شرنبلالی نے عبارت خانیہ کی پھر کہا اور ساتھہ اسکے
جانا جائے اطلاق اوسکا جو منسوب طرف قاضی خان کی ہے
کہ حلق سے نہیں حلال ہوتی ہے طیب اہ کہتا ہوں میں اور موید اسکا ہے
قول اوسکا بدایع میں اور اسی پر حکم حلق کا پس وہ ہو جانا محرم کا سبب
حلال مباح ہو جاتا ہے سب جو ممنوع تھا مگر عورتیں اور یہی قول
ہمارے اصحاب کا ہے اور کہا مالک نے مگر عورتیں اور جو شبوا ہے

کہا لیث نے مگر عورتین اور شکار اور مانند اسکی ہے معراج الدرایہ
اور شرح وہاج مین اور غایۃ البیان مین پس تحقیق نسبت کیا ہے
ابی لیث نے اول کو طرف امام مالک کی فقط اور ثانی کو طرف
لیث بن سعد کے کہ ایک ایمہ مجتہدین سے تھی پس چونہ مین ہے
نسبت اوسکی طرف ابی اللیث کے وہم حتی ہی ایک مشائخ مذہب
ہماری سے ہے وہ تصحیف ہے رد المحتار۔
پھر جب حلق کیا یا قصر کیا حلال ہو جائیگی اوسکے لئے جو چیز کہ حرام
ہوئی تھی اوسپر ساتھہ احرام کے مگر عورتین ایسا ہی ہے فتاوی
قاضیخان مین اور ایسا ہے تو ابغ وطی کی مانند لمس اور بوسہ کے
حلال نہوگا اوسکے لئے ساتھہ حلق کے ایسا ہی ہے سراج وہاج مین
اور نہ حلال ہوگا حلق سے محرم کو جماع ماورای فرج مین نزدیک
ہماری ایسا ہی ہے ہدایہ مین اور اگر حلق نہ کیا یہان تک کہ طواف
کیا خانہ کعبہ کا نہ حلال ہوگی محرم کے لئے کوئی چیز یہان تک کہ حلق
کری ایسا ہی ہے تبیین مین عالمگیریہ۔ عورت حلق نہ کرے
بلکہ بال کترا دی چوتھای اپنی بالونمین سے جیسا کہ گذرا عورت چوتھای

بالونکو کترانا مانند مرد کی اور کل بالونکا کترانا افضل ہے ایسا ہی
کہا ہے قہستانی نے خلاف ہے اسمین بعض کا کہ بعض نے کہا ہے
کہ نہین مقدار ہے ربع کا عورت کے حق مین بخلاف مرد کے یہہ
بحر رائق مین ہے رد المحتار -

اور بحر رائق مین مراد بما تہہ تقصیر کے یہہ ہے کہ مرد اور عورت
ربع سر کے بالونکے سری سے مقدار ایک انگشت کترانا ایسا ہی ذکر کیا ہے
زیلعی نے اور مراد اوسکی یہہ ہے کہ لے ہر بال سے مقدار ایک
انگشت کی ایسا ہے صریح ہے محیط مین اور ہدایہ مین ہے کہا ہے
فقہا نے کہ واجب ہے زیادہ کرنا کترانے مین قدر انگشت پر یہانتک
کہ پورا ہو جاوے قدر انگشت کے ہر بال مین سے اسلئے کہ سری بالونکے
برابر نہین ہوتے ہین عادۃً اور کہا حلبی نے اپنی سماک مین کہ یہی
اوشر بنبالیہ ہین ہے کہ ظاہر ہوتا ہے مجکو کہ مراد ہر بال سے چوتہائی ستر بالونمین ہے
برطریق لزوم کے اور کل سر کے بالونمین ہے برطریق اولویت کے رد المحتار -

اور انگشت سے مراد یہان ایک پورا انگلی کی ہے کیونکہ انگشت ترجمہ انملہ کا کیا ہے
تہذیب اللغات نووی مین ہے کہ انامل اطراف اصابع کو کہتے ہین اور ابو عمر

اشہالی اور بخشیالی اور حربی نے کہا ہے ہر صبح کے لئے تین اغلبہ ہین

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد
جب تاخیر کرے حلق کی ایام تشریق سے پس لازم آتا ہے اوسپر دم۔ المعانی البدیعہ جو تاخیر کی حلق کی یہان تک کہ گذر جائین دن نحر کی لازم آئیگا اوسپر دم دینا ایسا ہی حکم قارن اور متمتع کا جسکہ تاخیر کرے ذبح مین یہان تک کہ گذر جائین دن نحر کے ایسا ہی محیط مین فتاوی عالمگیریہ	جب تاخیر کرے حلق کی ایام تشریق سے پس نہین لازم آتا ہے اوسپر دم المعانی البدیعہ	متفق باامام شافعی ایک روایت مین متفق باامام ابو حنیفہ المعانی البدیعہ

نزدیک شافعیون کے جسوقت فارغ ہووے ذبح سے سنت یہہ ہے
کہ مونڈاوے سر کو یا قصر کرے بالونکو اور نزدیک چار وں امامونکے نہین
ہے جایز حلق عورت کے لئے مگر مستحب نزدیک شافعیونکے یہہ ہے
کہ قصر کرے بالونکو جمیع جوانب سے مقدار سر انگلیون کی اور نزدیک
شافعیونکے تین بالون سے کم نہووین مرد اور عورت کے لئے اور نزدیک
حنفیونکے مرد کے لئے چوتہائی سر کا مونڈانا قصر سے کم نہووے اور
کہا ابو منصور حنفی نے اگر قصر کرے یا حلق کرے کم نصف سر سے
جایز ہے مگر گنہگار ہے وہ شخص کیونکہ حلق یا قصر جمیع راس کی سنت ہے
اور نزدیک حنفیونکے قصر کرے عورت چوتہای سر کے بالونکا مقدار سر انگلیونکی
اور نزدیک مالکیون کے واجب ہے مرد پر مونڈنا یا قصر کرنا سب سر کے بالونکا
بلکہ حلق جمیع سر کا افضل ہے اور واجب ہے قصر کرنا جمیع بال سر کا کیقدر
سر انگلیون کی یا اسے کم ہو یا زیادہ اور مذہب حنبلیونکا یہہ ہے
کہ واجب ہے حلق یا قصر جمیع بالون سر کا مگر حلق بہتر ہے
قصر سے اور اگر ہون بال اوسکے گوندی ہوے قصر کرے بقدر
سر انگلیون کی سر گوندی ہوئی کو اور سنت نزدیک شافعیونکے یہہ ہے

کہ متوجہ ہووے مخلوق قبلہ کیطرف اور شروع کرے مونڈنے والا
تالوی کیطرف سے پھر مونڈے شق یمین کو پھر یسار کو پھر باقی سر کو اور حلق کرے
کنپٹیون تک اور مذہب حنبلیون کا مانند مذہب شافعیون کے ہے استقبال
قبلہ اور شروع حلق مین یعنی متوجہ ہووے مخلوق اور شروع کرے
تالوی سے اور کہا قاضی شمس الدین اور غیر حنفیون نے مراد یمین سے
یمین مونڈنی والے کا ہے نہ مخلوق کا اور مراد بایمین سے بایان
مونڈنیوالا کا ہے نہ مخلوق کا یعنی شروع کرے مونڈنا حالق اپنے
یمین سے نہ مخلوق کے یمین سے اور حکایت کیا قاضی مذکور نے امام
ابو حنیفہ رح سے غایتہ مین کہ کہا ہے امام نے حلق راس کیا میںنے
منی مین پس کہین مجھکو حجام نے تین بات جسوقت بیٹھا مین کہا حجام
نے متوجہ ہو قبلہ کیطرف اور دیا مینی اوسکو جانب بایان سر کو پس کہا
حجام نے شروع کیا میںنے یمین سے اور جسوقت چلا مین کہا حجام نے
دفن کر بالونکو پس دفن کیا میںنے بالونکو اور کہا قاضی شمس الدین نے
کہ عمل کیا امام نے موافق قول حجام کے اگر قول حجام ہوتا خلاف مذہب
اوسکے کیسے پھر کیون عمل کرتے اوسکے قول پر باوجودیکہ تہا وہ حجام

اور نزدیک شافعیونکے وقت حلق نصف لیل نحر سے ہے اور بہتر
وقت نزدیک شافعیونکے قریب چاشت کے ہے اور نہیں گذرتا ہے
حلق کا وقت جب تک زندہ ہے اور شخص کسی مکان کے ساتھ نیت
اور اوسکی تاخیر کرنے سے کوئی شی لازم نہیں ہوتی ہے اور نزدیک
حنفیون کے زمانہ حلق کا ایام نحر ہے اور مکان اوسکا حرم ہے اگر
خلاف کیا اوسنے اس زمان و مکان سے لازم ہے اوسپر قربانی اور
نزدیک حنبلیون کے تاخیر حلق سے نہیں لازم ہوتی ہے کوئی چیز
اور نزدیک مالکیون کے جو وقت تاخیر کرے حلق کو یہان تک کہ
پہونچے گہر تک حلق کری گہر میں اور ہدی بھیجے بیت اللہ کو اور نزدیک
بعضی شافعیون کے مستحب ہے کہ پکڑے ناصیہ کو ہاتھ سے اور تکبیر کہے
تین دفعہ پہر کہے سب تعریف ہے اللہ کو بہ بدلہ نعمتون اوسکی کے اللھم
ہذہ ناصیتی فتقبل منی واغفرلی ذنوبی اللھم اکتب لی بکل شعرۃ حسنۃ و امح
عنی بہا سیئۃ و ارفع لی بہا درجۃ و اغفرلی ای بار خدایا یہہ ناصیہ میری ہے
اور قبول کر مجھسے عبادت اور بخشو گناہ میری ای بار خدایا دی مجھکو بدلہ
ہر بال کے ایک نیکی اور مٹا دے مجھسے بعوض ہر بال کے ایک گناہ اور بلند کر

بمقابلہ ہر بال کے ایک درجہ اور بخشدی مجکو اور جمیع حلق اور قصر کرنیوالونکو
ای صاحب مغفرت بے انتہا قبول کر دعا میری اور مستحب ہے نزدیک بعضے
حنفیونکے کہ کہے حلق سے بعد اللھم ہذہ ناصیتی بیدک فاجعل لی بکل شعرۃ
نورا یوم القیمۃ اللھم بارک لی فی نفسی واغفر لی ذنبی وتقبل منی عملی برحمتک
یا ارحم الراحمین — ای بار خدایا تیرے اختیار مین ہے ناصیہ میرا
اور دی دن قیامت مین ہر بال کے بدلہ نور ای بار خدایا برکت کر نفس
میرے مین اور بخشدے گناہ میرے اور قبول کر عمل میرے برحمتک
یا ارحم الراحمین اور مستحب ہے بعض علماؤن کے نزدیک حلق سے
بعد تکبیر کرنا اور کہے کہ جمیع تعریف واسطے اللہ کے ہے ایسا اللہ کہ
طاقت دی ہمکو افعال حج پر ای بار خدایا زیادہ کر ایمان اور توفیق
اور یقین اور بخشدی مجکو اور مان باپ میرے کو اور جمیع مسلمانون کو
اور مروی ہے رسول اللہ صلعم سے کہ فرمایا جناب نے محلقین کیواسطے
تین دفعہ دعا اور مقصرین کے واسطے ایک دفعہ دعا اور مروی ہے
رسول اللہ صلعم سے کہ حلق کرنیوالونکے واسطے نور ہے دن قیامت
مین ہر بال کے بدلہ مین از مناسک صغیر ابن جماعہ —

تیسرا فرض حج کا طواف الزیارت ہے اور اسکو

طواف زیارت ۔ طواف افاضہ ۔ طواف یوم النحر ۔
طواف مفروض ۔ طواف رکن ۔ طواف واجب کہتے ہیں

امام ابو حنیفہ

طواف زیارت دوسرا رکن حج کا ہے کہا سراج میں اور نام رکھا
جاتا ہے طواف زیارت اور طواف افاضہ اور طواف یوم النحر اور
طواف مفروض ردالمحتار ۔
اور نام رکھا جاتا ہے طواف زیارت طواف رکن طحطاوی ۔
طواف زیارت طواف الرکن طواف یوم النحر مرادف ہیں غنیہ و ہی فاضیخان
طواف الواجب تاتارخانیہ ۔ فتاوی ہندیہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	دیگر علماء
اول وقت طواف زیارت کا	اخیر وقت طواف زیارت کا	دم اسمیں	نزدیک ناصر کی زیادہ
کا علی الفور ثانی ہے	نصف ثانی شب	نہین ہے	مین سے جب چھوڑ دیا
دن نحر سے اور اخیر	نحر کے ہے اور		اونکا اور نخل آیا
اوسکا دوسرا دن ہے	اخیر وقت طواف		مکہ سے پس نہین ہے
اخیر ایام تشریق سے	زیارت کا محدود		دم اور سپر نزدیک
پہر اگر تاخیر کی	نہین ہے پس		ہادی کے زیادہ
طواف مین	جسوقت طواف		مین سے لازم ہے
تیسرے دن تک	کریگا کافی ہوگا		اوسپر دم
ایام منی سے			
لازم آئیگا اوسپر دم			
المعانی البدیعہ			

مکہ مین جاکر طواف زیارت کرے کسی دنمین ایام نحر مین سے کہ تین
دن ہین سات بار بلا رمل اور سعی کے اگر پہلے اس طواف سے سعی کر چکا ہے
اور جو پہلے اسکے نہ کر چکا ہو تو رمل اور سعی کرے اور طواف زیارت کا
اول وقت بعد طلوع فجر یوم نحر کے ہے اور طواف یوم اول نحر مین افضل
ہے اور ممتد ہوتا ہے وقت طواف زیارت کا آخر عمر تک درمختار۔
نہین صحیح ہے طواف زیارت پہلے طلوع فجر یوم نحر کے لباب ردالمحتار۔
وقت صحت طواف زیارت کا آخر عمر تک ہے پس اگر مر گیا پہلے کرنے
طواف زیارت کے پس تحقیق ذکر کیا ہے بعض محشین نے شرح لباب
قاضی محمد عبد سے کہ وہ نقل کرتا ہے بحر عمیق سے کہ فقہا نے کہا ہے
کہ لازم ہے محرم کو وصیت ساتھ بدنہ کے اسلئے کہ آتا ہے عذر جانب
اوسکی جسکا حق ہے اگرچہ ہوگا گنہگار ساتھ تاخیر کے انتہی ردالمحتار۔

شرائط صحت طواف زیارت

اسلام ہے اور تقدیم احرام اور وقوف اور نیت اور لانا اکثر طواف
کا اور زمان اور وہ یوم نحر ہے اور ما بعد اوسکا اور مکان اور وہ گرد خانہ
کعبہ داخل مسجد اور ہونا محرم کا بنفسہ اگرچہ محمول ہو پس نہین جایز ہے

نیابت طواف زیارت مین مگر واسطے بیہوش کے —

واجبات طواف زیارت

مشی ہے واسطے قادر کے مشی پر اور تیامن یعنی داہنی طرف سے طواف شروع کرنا اور تمام سات پھیرون طواف کا اور طہارت حدث سے اور ستر عورت اور کرنا اوسکا ایام نحر مین —

اور واجب ہے یہہ کہ ہو طواف زیارت کھڑی چلکے اور اگر طواف زیارت کیا نصف ساقین فقط کو کھڑا کر کے یا لاد کے یا سوار ہو کے یا سبی کی اسطرح لازم آئیگا اوسپر دم اور نکل آئیگا حامل یعنی لادنے والا اپنے طواف سے جیسا کہ جزم کیا ہے ساتھہ اسکے کمال وغیرہ نے اور کہا گیا ہے کہ نہین باہر آنیکا طواف سے کہا بحر رائق مین اور جو طواف کرایا گیا لادکے کافی ہو جائیگا وہ طواف حامل اور محمول دونوسے برابر ہے کہ نیت کی ہو حامل نے طواف کی اپنی طرف سے اور محمول کی طرف سے یا نہ نیت کی ہو یا ہو حامل کے لئے طواف عمرہ کا اور محمول کے لئے طواف حج کا یا ہو عکس اسکا یا ہو حامل غیر محرم اور محمول اوس چیز سے کہ واجب کیا ہو اوسکو اوسکے احرام نے اور کہا نہر الفائق مین اور خلاف

منیہ ہے ساتھ اوس صورت کے کہ نہ قصد کیا ہو حامل نے عمل معمول کا
پس اگر قصد کیا ہوگا اوسکو نہ وافی ہوگا اوسکے نفس سے یعنی قصد کیا ہو
عمل معمول کو فقط اسی پر جبکہ قصد کیا ہوگا اوسکو ساتھ قصد طواف
اوسکے کے کافی ہوگا جیسا کہ دلالت کرتا ہے اوسپر عبارت جر کی
جو ذکر کی گئی ۔ اور منیہ مین ہے اور اگر طواف کیا معکوس
اسطرح کہ شروع کیا بائین طرف کعبہ سے اور طواف کیا ایسے ہی سات
پھیری اعتبار ہوگا اوسکے طواف کا حق تحلل مین اور لازم ہے اوسپر
اعادہ جب تک کہ مکہ مین ہے خطاوی اور اسی پر ترتیب درمیان
طواف اور درمیان رمی اور حلق کے پس سنت ہے اور نہین ہے
منیہ طواف زیارت کے لئے اور نہین ہے فوت ہونا طواف زیارت
کے لئے پہلے مرنے سے اور نہین کافی ہوتا ہے طواف زیارت سے
بدل مگر جبکہ مرجاوے بعد وقوف عرفہ کے اور وصیت کرنے ساتھ
اتمام حج کے واجب ہوتا ہے بدنہ واسطے طواف زیارت کے اور
جایز ہوجاتا ہے حج اوسکا لباب ردالمحتار
سات بار طواف کرنا بیان اکمل کا ہے اور جو نہین کرتا جایز پھیری مین درمختار

بیان اکمل کا ہے یعنی بیان طواف کامل کا ہے کہ مشتمل ہو رکن اور
واجب پر اکہ کیا ہے صاحب درمختار نے اپنی اس اطلاع سے اپر
اسلئے کہ نہ متوہم ہو کہ سات پھیری رکن ہین جیسا کہ کہتے ہین اوسکو
ایمہ ثلثہ یعنی مالک شافعی احمد اگرچہ موافقت کی ہے ایمہ ثلثہ کی ابن ہمام
نے بحثا اور توہم اسلئے نہ کیا جاوے کہ رکن ہونا سات پھیرونکا خلاف
مذہب ہے پس نہ موافقت کیجاوے اوسکی ردالمحتار اگر پہلے اس طواف
سے سعی کر چکا ہے نہ کیا پہلے اس طواف سے رمل اور سعی کر چکا ہے
اشارہ کے لئے اسطرف کہ اگر ہو کہ سعی کی ہو پہلے اور نہ رمل کیا ہو
نہ رمل کری اس طواف مین اسلئے کہ رمل نہین مشروع ہے مگر اول
طواف مین کہ بعد اوسکے سعی ہے جیسا کہ گذرا اور نہین ہے سعی
اسجگہ جیسا کہ عنایہ مین ہے اور ایسا ہی ہے لباب مین اور اوسی
لباب مین ہے کہ اضطباع پس ساقط ہے مطلقاً اس طواف مین انتہی
برابر ہے کہ سعی کر چکا ہو پہلے یا نہ کر چکا ہو ردالمحتار۔
اور اگر نہ کی ہو سعی پہلے کرے رمل اور سعی دونو کو یعنی اور اگر نہیو
کہ سعی کی ہو پہلے رمل کری اور سعی کرے اگرچہ رمل کر چکا ہو پہلے

اسی اسلئے کہ رمل اوسکا سابق بلا سعی کے غیر مشروع ہے جیسا کہ جانا
تو نے پس نہ اعتبار ہوگا اوس رمل کا —
تنبیہ کہا خیر رملی نے اور اگر نہ کیا ہو رمل اور سعی کو طواف قدوم
اور طواف زیارت مین کرے اونکو طواف صدر مین اسلئے کہ سعی
غیر موقت ہے جیسا کہ تصریح کریگا اوسکے جنایات مین اور تصریح کی ہے
فقہا نے اسکی کہ رمل بعد ہر طواف کے ہے کہ پیچھے اوسکے سعی ہے
پس ساتھ اسکے جانا جاتا ہے کہ لای رمل اور سعی کو صدر مین اگر پہلے
نہ کیا ہو اونکو اور نہین پایا ہے مینی اسکو صریح اگرچہ جانا گیا ہے اطلاق
قضا بھی رد المحتار کہا شرنبلالیہ مین کہ آگے بیان کر چکے ہین ہم
کہ افضل تاخیر سعی ہے مابعد طواف افاضہ تک اور ایسا ہی ہے رمل
تاکہ ہو جائین دونو تابع فرض کے نہ سنت کے جیسا کہ بحر مین ہے اور
پہلی بیان کر چکے ہین ہم یہی کہ نہین اعتداد ہے ساتھ سعی کے بعد طواف
قدوم کے مگر یہہ کہ ہو اشہر حج مین پس آگی رکھی جاوے اسکے لئے
کہ ادا مبہم ہے انتہی — کہتا ہون مین اور نہین اعتبار ہے سعی کا مگر بعد طواف
کامل کے پس اگر طواف قدوم کیا ہو حالت جنابت یا حالت حدث مین

اور رمل کیا ہو اور سعی کی ہو اور سکی تو لازم ہے اوسپر اعادہ
رمل اور سعی کا حدث کی صورت مین لزوم اعادہ نہ یا ہے اور جنابت
کی صورت مین لزوم اعادہ سعی رجوبا ہے اور اعادہ رمل سنتہ ہے
لباب ردالمحتار ۔ اور حلال ہو جاتے ہین محرم کو عورتین بعد رکن
طواف مین سے اور رکن طواف مین سے چار پھیری مین یہہ بحر را یق
مین ہے اور اگر نہ طواف کریگا بالکل نہ حلال ہونگی اوسکو عورتین
اگرچہ دراز ہو جاوے زمانہ اور گذر جائین برسین یا جماع ایسا ہی ہے
سندیہ مین طحطاوی ردالمحتار اور حلال ہونا عورتونکا ساتھہ حلق یا قصر
کے ہے ساتھہ طواف کے اسلئے کہ حلق محلل ہے نہ طواف مگر
موخر ہے عمل حلق کا عورتونکے حق مین مابعد طواف تک پھر جب طواف
کریگا عمل کریگا حلق عمل اپنا مانند طلاق رجعی کے کہ موخر ہوتا ہے
عمل اوسکا ابانت مین انقضای عدت تک بسبب حاجت کے
طرف استرداد کے زیلعی بس نام رکھنا بعض کا طواف زیارت کو
محلل دوسرا مجاز ہے باعتبار اسکے کہ شرط ہے ردالمحتار
اگر طواف زیارت کیا پہلے حلق سے نہ حلال ہوگا اوسکو کچھہ پس اگر

کٹوایا ناخن کو مثلاً ہو گئی جنایت اسلئے کہ نہین نکلتا ہے احرام سے
مگر ساتھ حلق کے درمختار ۔
اگر تاخیر کی محرم نے طواف زیارت مین ایام نحر سے مکروہ تحریمی ہوگا
تاخیر کرنا اور واجب ہوگا دم دینا بسبب ترک واجب کے اور یہہ کراہت
اور وجوب دم تاخیر سے وقت امکان کی ہے پس اگر ظاہر ہوی حایضہ
اگر قادر تھی چار پہیرون پر اور نہ کیا اونکو لازم آئیگا دم اور جو نہ قادر تھے
چار پہیرون پر نہ لازم آئیگا دم اور راتین ایام نحر کی ایام نحر مین سے
ہین درمختار ۔ اور مراد سات رات کی ہر دن ایام نحر مین سے
وہ رات ہے کہ جو پیچھے دن کے آتی ہے وجود مین جیسے شب یوم
عرفہ وہ شب ہے کہ پیچھے آوے یوم عرفہ سے وجود مین جمعہ کی کہتا ہون
اور یہہ علی اطلاقہ ظاہر ہے حق رمی مین اسلئے کہ محرم نے جنایہ رمی
کی ہو دنمین ایام نحر مین سے رمی کرے اوس رات مین جو آتی پیچھے
اسدن کے اور واقع ہوگی اوا بخلاف اسکے کہ جب تاخیر کی ہو
رمی کی دوسرے دن تک تو وہ رمی دوسرے دن واقع ہوگی قضا
اور لازم آئیگا دم جیسا کہ قریب ہے کہ ذکر کرینگے ہم اوسکو اور اسی

حق طواف ہین پس مراد رات سے راتین بیچ کی ہین درمیان
ایام نحر کے اسلئے کہ جب غروب ہوجاوے آفتاب تیسرے دن
نحر کا جو آخر ایام نحر ہے اور نہ طواف زیارت کیا ہو لازم آئیگا اوسپر
دم جیسا کہ آئیگا سنا حالیش ہین پس وہ رات جو آنی ہے پیچھے
تیسرے دن کے نہین ہے تابع تیسرے دن کے حق طواف مین
اور جو وہ رات تابع تیسرے دن کے ہوتی تو ہوجاتا طواف اوس
رات مین اور بلا لزوم دم کے جیسا کہ رمی مین ہے رد المحتار
اور مکروہ تحریمی ہے بموجب دم تاخیر طواف زیارت سے اگرچہ ہو
یہہ تاخیر یوم رابع تک کہ اخیر ایام تشریق ہے اور یہی صحیح ہے
ایسا ہی ہے عنایہ اور ایضاح الطریق مین اور بعض حواشی مین ہے
اور ساتھہ اسکی فتوی دیا جاتا ہے اور یہی مذکور ہے مبسوط اور قاضیخان
اور کافی اور بدایع وغیرہا مین برخلاف ہے اور سکے بعد ذکر کیا ہے
قدوری نے شرح مختصر کرخی مین کہ اخیر اسکا یعنی نہ مکروہ ہونے طواف کا
اخیر ایام تشریق ہے اور تبعیت کی ہے اسکی کرمانی نے اور صاحب منافع
اور مصطفی نے شرح لباب ۔

تنبیہ

سراج مین ہے اور ایسا ہی ہے اگر تاخیر کی حلق کی ایام نحر سے لازم
آئیگا دم نزدیک ابحنیفہ کے اسلئے کہ حلق خاص ہے نزدیک
ابحنیفہ کے ساتھہ زمان کے اور وہ ایام نحر ہین اور ساتھہ مکان کے
اور وہ حرم ہے درالمختار
اگر قادر ہے چار پہیرون پر یعنی اگر باقی تہا غروب آفتاب تک
تیسرے دن نحر کے اوسقدر وقت کہ اوسمین چار پہیرون طواف
کی وسعت تھی اور ظاہر یہہ ہے کہ شرط ہے اسکے ساتھہ زمانہ اور
کہ وسعت رکہتا ہو واسطے کپڑون اور غسل کا حمومی اور اوپر ہیاس
بحث حمومی کے لایق شرط ہو نماز زمانہ قطع مسافت کا اگر ہو اپنے
گہر مین ظ کہتا ہو نہین اور ساتھہ اخیر کے تصریح کی ہے شرح لباب مین
یہہ سب مفہوم ہے قول بحر سے ساتھہ نقل کے محیط سے کہ جب ظاہر
عورت حایضہ اخر ایام نحر مین پس اگر ممکن ہو اسکو طواف کرنا
پہلے غروب سے اور نہ کیا پس لازم آئیگا اوسپر دم بسبب تاخیر کے
اور اگر نہ ممکن ہو اسکو چار پہیرے طواف کے پس نہین لازم آتا

کچھ اوسپر انتہی اسلئے کہ امکان طواف نہین ہوتا ہے مگر بعد
غسل اور قطع مسافت کے اور بجرہین ہے اور اگر حائضہ ہوی
عورت بعد قادر ہونے کے طواف پر پس اگر نہ طواف کیا یہان
تک کہ گذر گیا وقت لازم آئیگا عورت پر دم اسلئے کہ عورت تقصیر
کرنے والی ہے ساتھہ تفریط اپنی کے انتہی یعنی بعد قادر ہونے کے
چار پہر دن پر زیادہ کیا لباب مین پس قول اونکا نہین ہے کچھہ عورت
پر نسبت تاخیر طواف کے مفید ہے ساتھہ اوس صورت کے حائض ہو
عورت ایسے وقت مین کہ نہ قادر ہوا گر طواف پر یا حائض ہو پہلے ایام
نحر سے اور نہ طاہر ہو مگر بعد گذر جانے ایام نحر کے لیکن ایجاب دم
اوسصورت مین کہ حائض ہوئی ہو وقت طواف مین بعد قادر ہونے
کے اوسپر مشکل ہے اسلئے کہ نہین لازم تہا اوسکو طواف کرنا اول
وقت مین نہ ایسا ظاہر ہوگا یہہ اوس صورت مین کہ جانتی ہو اپنی
حیض کے وقت کو پہر تاخیر کرے طواف کی اوسے تنبیہ نقل کیا ہے
بعض محشین نے منسک ابن امیر حاج سے اگر ارادہ کیا قافلہ نے
جلنے پر اور نہین ظاہر ہوئی ہے حائضہ پس فتوی طلب کیا حائضہ

لئے یا طواف کرے یا نکرے کہا علمانے کہا جائے اوسے نہین
حلال ہے تجکو داخل ہونا مسجد کا اور اگر داخل ہوگی تو اور طواف
گری گی تو گنہگار ہوگی تو اور صحیح ہوگا طواف تیرا اور لازم آئیگا
تجھپر ذبح بدنہ کا اور یہہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے متحیر ہوتے ہین
اسمین عورتین انتہی رد المحتار

جسوقت فارغ ہووے حلق یا قصر سے جاوی منی سے مکہ مین اور
طواف کری سات دفعہ بیت اللہ کا اور ارادہ کرے اس طواف
سے طواف افاضہ پہر پڑہے دو رکعت نماز اون چیزون مین جو ذکر کیا
ہمنے طواف قدوم مین مگر جس شخص نے سعی کی ہووے حج کے
لئے بعد طواف قدوم سے مفرد ہووے یا قارن نہین ہے محتاج
سعی کو بعد طواف افاضہ سے بالاتفاق اور نہ اضطباع اور نہ رمل
کرے برابر ہے کہ طواف قدوم مین رمل کیا ہووے یا نہ کیا ہووے
اور اگر نہ کیا ہووے طواف قدوم سے بعد رمل کرے اس طواف
مین نزدیک غیر حنبلیون کے اور اضطباع کرے نزدیک شافعیون کے
خلاف اور امامونکے اور سعی کرے بالاتفاق بعد طواف افاضہ سے

اور جسنے احرام کیا حج کیواسطے مکہ مین رمل کرے طواف افاضہ مین
نزدیک تینون امامونکے غیر حنبلیون کے اور اضطباع کرے نزدیک
شافعیون کے خلاف نزدیک امامونکے اور مسنون ہے نزدیک حنبلیونکے
اوس شخص کیواسطے جو داخل ہووے مکہ مین قوف عرفات سے
بعد مفرد ہووی یا قارن یہہ کہ طواف کرے طواف قدوم پہلے طواف
افاضہ سے اور حایض عورت طواف نکرے بیت اللہ کا اور ممنوع ہے
طواف سے با اتفاق اور اگر طواف کیا حایض نے نہین صحیح طواف
اوسکا اور لازم ہے اوسپر قربانی نزدیک ماسوای حنفیونکے اور نزدیک
حنفیونکے صحیح ہے طواف اوسکا مگر لازم ہے اوسپر قربانی کرنا بدنہ کا
اور نہین ہے صحیح سعی حایض کے لیکن جایز دیوے اوسکا قربانی اگر
تاخیر کیا عورت نے طواف کو ایام نحر سے طواف کیا اوسنے بعد
حیض یا نفاس نہین ہے لازم اوسپر کوی چیز اور اگر تاخیر کیا عورت نے
طواف کو بلا عذر یا مرد نے بلا عذر مکروہ ہے اور لازم ہے اوسپر
قربانی تاخیر کے سبب سے اور نزدیک ابی یوسف اور محمد رح کے نہین ہے
لازم اوسپر کوئی چیز بسبب تاخیر کے اور یہی مذہب شافعیون اور

حنبلیونکا ہے اور کہا ابن حاجب مالکی نے جسوقت تاخیر کیا اوسنے
طواف کو بعد آنے منی کے کتنی دن پس طواف کرے اور ہدیہ بھیجے
اور مراد ایام سے باقی ایام ذی الحج ہین اور مروی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جناب نے جائی جسوقت حاجی اوا کرے
اخیر طواف بیت اللہ کا پاک ہوتا ہے گناہونسے جیسے دن ولادت
شکم مادر سے اور جسوقت فارغ ہووی حاجی جمیع مذکورات سے
تحقیق ہوا حلال اوسکے واسطے جمیع وہ چیز جو حرام تہی بالاتفاق اور
اسباب تحلل نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے رمی اور حلق اور طواف
افاضہ مع السعی ہے مگر نہ کیا ہووے قبل اسے سعی اگر کیا اوسنے دو
چیزان مین چیز دونسے یعنی رمی اور حلق یا رمی اور طواف یا طواف
اور حلق حلال ہے اوسکے لئے ماسوای وطی اور مقدمات وطی
اور عقد نکاح محرمات عورتونسے سوای اسکے کہ سب چیز حلال ہین
اور نزدیک حنفیونکے جسوقت حلق کیا اوسنے حلال ہے اوسکے لئے
ہر شے مگر وطی اور مقدمات وطی اور جسوقت اوسنے کل طواف افاضہ
کیا یا اکثر اوسکا حلال ہے اوسکے لئے باقی چیز اور نزدیک مالکیونکے

جسوقت رمی کیا اوسنے جمرہ عقبہ کے حلال ہے اوسکے لئے ماسوای
نساء اور حیض اور بعد طواف افاضہ حلال ہوتا ہے یہہ دونوں بھی
بشرطیکہ رمی اور حلق اوسنے کیا ہووے از مناسک صغیر ابن جماعہ

افضلیت طواف

طواف افضل ہے وقوف سے اسلئے کہ طواف عبادۃ مقصودہ ہے
اور اسی لئے متقل کیا جاتا ہے ساتھہ طواف کے نہ ساتھہ وقوف کے بحر
اور قول آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ الحج عرفہ یعنی حج وقوف
عرفہ ہے منافی اس افضلیت کی نہیں ہے اسلئے کہ مراد یہہ ہے
کہ جسنے پایا وقوف کو پس تحقیق پالیا حج کو بسبب متعین ہونے
وقت وقوف عرفات کے بخلاف طواف طحطاوی

سعی

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
سعی واجب ہے رکن نہیں اور ثابت ہوتا ہے اوسکا دم المعانی البدیعہ	متفق با امام احمد جایز ہے اوسکو کہ جسنے احرام باندہا ہو مکہ سے جب طواف کرے طواف وداع کا وقت نکلنے کے طرف منی کے یہہ کہ سعی کرے درمیان صفا اور مروا کے کافی ہے اوسکو۔ اور معتمد یہہ ہے کہ نہین کافی ہے اوسکو مگر یہہ کہ کیا ہو ساتہہ اوسکے طواف قدوم کا اور اولی تاخیر ہے تاکہ لادے اوسکو پیچہے طواف زیارت کے المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک			دیگر علماء
سعی ایک رکن ہے ارکان	عائشہ	متفق با امام احمد		نزدیک عطا وغیرہ کے واجب ہے
حج مین سے نہین تمام ہوتا ہے	اکثر علماء	نہین جائز ہے اوسکو جسنے	اسحاق	اوسپر جو ترک کرے سعی کو
حج مگر ساتھہ اوسکے اور نہین		احرام باندہا ہو مکہ سے	احمد	عمرہ المعانی البدیعہ
ثابت ہوتا ہے اوسکا دم		کہ مقدم کرے سعی کو		نزدیک عطا کی ایک روایت
المعانی البدیعہ		درمیان صفا اور مروہ کے		مین دو روایتون مین سے نہین
ایک روایت مین دو روایتون		پہلے نکلنے سے طرف منیٰ کے		لازم آتا ہے تارک سعی کے
مین سے سعی مستحب ہے		پہر اگر کیا ہوگا کافی		کچھہ اور روایت دوسری
واجب نہین اوسکے ترک سے		ہوگا یہہ اور لازم آئیگا		مین لازم آتا ہے اوسکے
دم نہین آتا ہے		اوسپر اعادہ اور سوا		نزدیک حسن کے اگر یاد ہو پہلے
المعانی البدیعہ		اسکی نہین کہ یہہ جائز		احرام کے نکلنے کے تو اعادہ
		ہے واسطے قادم کے		کرے سعی کو اور اگر یاد ہو بعد
		المعانی البدیعہ		نکلنے کے احرام سے پس نہین لازم
				آتا ہے اوسپر کچھہ
				المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
	واجب ہے سعی درمیان صفا اور	نزدیک ابن جریر کے جب تک مروا سے
	مروا کی شروع کری صفا سے	لوٹ کے صفا تک نہ پہونچیگا ایک شمار
	پھر جب پہونچ جاوی مروا تک	نہوگی یہی قول ہے ابی بکر صیرفی اور
	شمار کیجائیگی ایک سعی	ابن چیران کا شافعیین مین سے
	جب شروع کری واپس تو نہ شمار	نزدیک عطا کے ایک روایت مین دو
	ہوگا اوس پھیری کا —	روایتون مین سے ہے کہ اگر جہل سے
جب مقدم کری سعی کو طواف پر	جب مقدم کری سعی کو طواف سے	ایسا کیا تو شمار ہوجائیگا
تو اعادہ کری اگر مکہ مین ہو	نہ کافی ہوگا	المعانی البدیعہ
اور اگر لوٹ گیا ہے	المعانی البدیعہ	نزدیک عطا کی اور بعض اصحاب
اپنی شہر کو تو کافی ہے لیکن		حدیث کے کافی ہوجائیگا
دم دینا اوسپر متقدم ہوگا	مستحب ہے سعی کرنا پیادہ پا	المعانی البدیعہ
المعانی البدیعہ	اور جایز ہے سوار ہوکے عذر سے	نزدیک عکرمہ اور ابن زبیر اور عائشہ کے مکروہ ہے
	اور بدون عذر کے بھی	سعی سوار ہوکے اور نزدیک ابی ثور کی کافی
	المعانی البدیعہ	نہوگی لازم ہوگا اعادہ اوسکا اوسپر
		المعانی البدیعہ

امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
جب اقامت کہی جاوے	ابن قاسم	سعی کرنا بہی وقطع کا
نماز کے لئے اوس حال مین	نکری مگر اوسوقت کہ خوف	
کہ یہہ سعی مین ہو تو جایز ہے	ہوی فوت ہوجاے نماز کے	
اوسکو قطع کرنا سعی کا اور مشغول	وقت کا	
ہوجانا نماز مین اور جب فارغ	المعانی البدیعہ	
ہو نماز سے بنا کرے		
سعی کی جہانسے کہ قطع کیا ہو		
اوسکو		
المعانی البدیعہ		
مستحب ہے سعی کرنا حالت		نزدیک قوری کے نہین جایز ہے
طہارت مین پہر اگر سعی کی ہو		سعی مگر ساتہہ طہارت کے
اوسحال مین کہ محدث ہو		المعانی البدیعہ
کافی ہوگی		
المعانی البدیعہ		

اور لوٹ آئی طرف حجر کی اگر ارادہ رکھتا ہو سعی کا اور استلام کرے
حجر کا اور تکبیر کہے اور تہلیل کہے اور نکلے باب الصفا سے سعی کی لئے
اور یہہ مندوب ہے در مختار اور لوٹ آئے طرف حجر کی اگر ارادہ
رکھتا ہو سعی کا یہہ مفید اسکا ہے کہ لوٹ آنا طرف حجر کی سوا اسکے
نہین کہ مستحب ہے اوسکے لئے کہ ارادہ رکھتا ہو سعی کا بعد اوسکے اور
جو نہین ارادہ رکھتا ہو سعی کا نہ لوٹی بعد رکعتین طواف کے طرف حجر
کے جیسا کہ بحر وغیرہ مین ہے اور ایسا ہی رمل اور اضطباع تابع
ہین واسطے طواف کے کہ بعد اوس طواف کے سعی ہو جیسا کہ پہلے
بیان کر چکے ہین ہم اسکو اور اشارہ کیا ہے طرف اوسکی جو نہر مین
ہے کہ سعی بعد طواف قدوم کے رخصت ہے بسبب مشغول ہونے
محرم کے دن نحر کے ساتھہ طواف فرض اور ذبح اور رمی کے اور
جو نہین پس افضل تاخیر سعی کی ہے مابعد طواف فرضی تک اسلئے کہ
سعی واجب ہے پس گرد آنا اوسکا تابع فرض کے اولی ہے ایسا ہی
ہے تحفہ وغیرہ مین انتہی لیکن ذکر کیا ہے لباب مین خلاف بیچ افضلیت
کے پھر کہا اور خلاف غیر قارن مین ہے اور اسی پر قارن پس واسطے

قارن کے تقدیم سعی کی ہے یا مسنون ہے انتہی اور اشارہ کیا ہے
اسطرف کہ سعی ان طوافوں کے ہے اور اگر پہلے کرے سعی کو طواف
سے اعادہ کرے سعی کا اسلئے کہ سعی تابع ہے طواف کے اور
تصریح کی ہے محیط میں اسکے کہ تقدیم طواف کی شرط ہے واسطے
صحت سعی کے اور ساتھ اوسکے جانا گیا کہ تاخیر سعی کی واجب ہے
اور اسطرف کہ نہیں واجب ہے سعی بعد طواف کے فوراً اور سنت
اتصال سعی کا ہے ساتھ طواف کے پھر بھی اگر تاخیر کی سعی کی
بسبب کسی عذر کے یا اسلئے کہ آرام لے تعب اور تھکاوٹ طواف
سے پس نہیں ہے دم اور اگر تاخیر کی سعی کی بدون عذر کے اور
نہ استراحت کے لئے پس تحقیق اساءت کی اور نہیں لازم آتا ہے
اوسپر کچھ لباب رد المحتار۔ اور نکلے واسطے سعی کے اوس
حال میں کہ اوسپر سکینہ ہو باب صفا سے اور یہ مندوب ہے ایسا ہی
سراج میں اور تہستانی میں عمدہ ہے اور بحر میں ہے کہ مختار ہے
نکلنے میں جس دروازہ سے کہ ہو اسلئے کہ مقصود حاصل ہوتا ہے
ساتھ اوسکے اور سوا اسکے نہیں کہ نکلے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

باب بنی مخزوم سے جو مسمی ہے اب ساتھ باب صفا کے اسلئے کہ باب
صفا قریب تر در وازہ کا ہے طرف صفا کی پس ہوگا نکلنا باب صفا سے
اتفاقی نہ قصدا پس نہ ہوگا نکلنا باب صفا سے سنت اور کلام مصنف
میں اشارہ ہے طرف تراخی سعی کے طواف سے پس اگر سعی کی ہو
پہر طواف کیا ہو اعادہ کرے اسلئے کہ سعی تابع ہے اور نہیں جائز
تقدیم تابع کی اصل پر اور تصریح کی ہے محیط میں اسلئے کہ تقدم
طواف شرط ہے واسطے صحت سعی کے اور سعی نہیں واجب ہے
بعد طواف کے فورا بلکہ اگر لاوی سعی کو اگرچہ بعد زمان طویل کے
ہو نہیں لازم آتا ہے کچھ اوپر لیکن اتصال سنت ہے مانند طہارت
کی طواف میں پس صحیح ہے سعی حائض اور جنب کے اور افضل
ہے واسطے حاجی کے سعی کرنا بعد طواف قدوم کے اسلئے کہ سعی
واجب ہے نہیں لائق ہے یہہ کہ ہو تابع واسطے سنت کے بلکہ تاخیر کرے
سعی کے طواف زیارت تک تاکہ ہو واجب تابع واسطے فرض کے
لیکن علمانے رخصت دی ہے لانی سعی کی پیچھے طواف قدوم
واسطے تخفیف لوگوں کی بسبب مشغول ہونے لوگوں کے ساتھ تجرد ہارا اور

رمی سکے اور یہہ خاص ہے آفاقی کے لیے اسلیے کہ مکی نہین مطلوب ہے
اوسی طواف قدوم طحطاوی اور چڑہے صفا پر اوسجگہہ کہ دکہای
دے کعبہ باب صفا سے اور استقبال کری خانہ کعبہ کا اور تکبیر کہے
اور تہلیل کہے اور درود بہیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتہہ آواز
بلند کے ثانیہ اور اوٹہا دے دونون ہاتہونکو طرف آسمان کے
اور دعا کرے واسطے ختم کرنے اپنی کے عبادت کو جو چاہی اسلیے
کہ محمد رحمتہ اللہ نے نہین معین کیا ہے کسی دعا کو اسلیے کہ تعین کیجاتی
ہے رقت قلب کو اور اگر ترک کرے ساتہہ ماثور کے پس حسن ہے درمختار
صفا لغت مین حجر املس یعنی نرم اور صاف ہے اور صفا و مروا
دو پہاڑ معروف ہین مکہ مین کہا صاحب کشاف نے تہا صفا پر ایک
صنم کہ نام اوسکا اساف تہا اور تہا مروا پر اور ایک صنم کہ نام اوسکا
نائلہ تہا روایت کیا گیا ہے کہ اساف اور نائلہ مرد اور عورت تہی کہ
زنا کیا تہا اونہون نے کعبہ مین پس مسخ ہوکر پتہر ہوگئے پس کہی گئی
صفا اور مروا پر تاکہ عبرت ہو ساتہہ اون دونون کے پس جب دراز
ہوئی اسکو ایک مدت پوجی گئے وہ دونون طحطاوی ۔

یہ چڑہنا یعنی صفا پر اور جو اوسکے بعد مذکور ہے سنت ہے پس
مکروہ ہے کہ نہ چڑہے صفا اور مروا پر بحر محیط سے یعنی جبکہ ہاشمی ہو
بخلاف راکب کے جیساکہ شرح مرشدی مین ہے اور جانو تحقیق
بہت درجے صفا کے دفن ہوگئے ہین نیچے زمین کے ساتھہ بلندی
اپنی کے یہان تک کہ جو کہڑا ہو پہلے درجہ پر اوسکے درجات موجودہ
مین سے ممکن ہے اونکو دیکھنا خانہ کعبہ کا پس نہین حاجت ہے
طرف چڑہنی کی اور جو کرتے ہین اوسکو بعض اہل بدعت اور جاہل
چڑہنا یہان تک کہ التصاق کرتے ہین ساتھہ دیوار کے پس خلاف ہے
طریقہ اہل سنت وجماعت کی شرح لباب رد المحتار

اور صفا پر چڑہ کی تکبیر کہی لباب مین ہے پس حمد کرے اللہ تعالے
کی اور ثنا کہے خدا کی اور تکبیر کہے تین بار اور تہلیل کہے اور
درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کرے واسطے مسلمانونکے
اور واسطے نفس اپنی کے ساتھہ جس دعا کے کہ چاہے اور مکرر کرے
ذکر ساتھہ تکبیر کے تین بار اور طویل کرے کہڑا رہنا صفا پر انتہی ای البحر
پڑہنے ایک سورہ کے مفصل مین سے جیساکہ شرح لباب مین ہے عمدۃ المناسک

صاحب ہدایہ سے رد المحتار
محیط مین تقدیم حمد اللہ اور صلوٰۃ علی النبی کے تہلیل و تکبیر سے طحطاوی
ساتھہ آواز بلند کے اختیار کیا ہے خانیہ مین ذکر تکبیر اور تہلیل پر اور
کہا بلند کرے اپنی آواز کو ساتھہ تکبیر اور تہلیل کے انتہی اور ای پر صلوٰۃ
نبی صلعم پر پس تحقیق آگے بیان کر چکے ہین ہم دعای تلبیہ مین کہ
پست کرے آواز اپنی کو ساتھہ صلوٰۃ کے پس محتمل ہے کہ ہو
اسجگہہ اوسیطرح تنبیہ لباب مین ہے اور تلبیہ کہے سعی مین حج
کرنیوالا نہ عمرہ کرنیوالا اور زیادہ کیا شارح لباب سے از نہین ہے
اضطباع سعی مین مطلقاً نزدیک ہمارے جیسا کہ تحقیق کی ہے ہمنے
اسکی ایک رسالہ مین بر خلاف شافعیہ کے کہ اونکے نزدیک سعی مین
بھی اضطباع ہے ۔ رد المحتار

اور ہتھیلے دونون ہاتھونکو ملحاذی
دونون پیونڈھونکے جیسا کہ شرح ملتقی
مین ہے طرف آسمان کی دعای
رغبت ہین اور دعای رہبت ہین
پس گردانے پشت ہاتھونکی جانب
صدر کی گویا کہ دفع کرتا ہے بلا کو
اپنی آپ سے کہا ہے اسکو دردیر نے
بحطاوی ۔

کہا سراج ہین اور سوا اسکے نہین
کہ ذکر کیا دعا کو اسجگہہ اور نہ ذکر کیا
دعا کو نزدیک استلام حجر کے کہ استلام
حالت ابتدای عبادت مین
ہے اور یہہ حالت ختم عبادت کی ہے
اسلئے کہ ختم طواف کا ساتھہ سعی کے ہے
اور دعا ہوتی ہے وقت فراغت کے

باب شافعی

اضطباع کرے سعی مین
اضطباع یعنی چادر کو داہنی طرف کے
بغل سے نکال کر دونون پلو اوسکے
بائین طرف کے مونڈھے پر ڈال لینا
سنت ہے ۔

رمل اور اضطباع سنت ہے
المعانی البدیعہ

عبادت سے نزدیک ابتدای عبادت کے جیسا کہ نماز مین
ہے انتہی اور اسمین یہہ ہے کہ یہہ ابتدای سعی ہے نہ ختم طواف
مگر یہہ کہا جاے کہ سعی سوا اسکے نہین کہ متحقق ہوتی ہے وقت
اوترنے کے صفا سے ای پر چڑہنا صفا پر پس تحقیق متحقق ہوا ہے
نزدیک اوسکے ختم طواف کا واسطے قصد محرم کے انتقال کا اوس سے
طرف عبادت دوسری کے کہ تابع ہے اوسکے رد المحتار
اسلئے کہ تعین لیجاتی ہے رفت قلب کو یعنی بسبب خطا ہونے
دعا کے جاری ہو جاتی ہے دعا زبان پر بدون حضور قلب کے اور
یہہ برخلاف دعا کے ہے نماز مین اسلئے کہ سزاوار ہے دعا نماز مین
ساتہہ اسکے کہ یاد ہو تا کہ نہ جاری ہو نمازی کی زبان پر جو مشابہہ ہو
کلام ناس کے پس فاسد ہو جاوے نماز اوسکی جیسا کہ نقل کیا ہے
اسکو طحطاوی نے ذخیرہ الجہہ سے رد المحتار
ذخیرہ الجہہ مین فصل قرارت مصلی مین ہے کہ سزاوار ہے دعا کرنا
نماز مین ساتہہ دعای محفوظ کے نہ ساتہہ اوس دعا کے کہ حاضر ہو جاوے
اوسکو اسلئے کہ خوف ہے یہہ کہ جاری ہو جاوے اوسکی زبان پر جو

مشابہہ ہے کلام ناس کے پس فاسد ہو جاوے نماز اوسکی اور
اسی پر غیر نماز مین پس سزاوار یہہ ہے کہ دعا کری ساتھہ اوس چیز
کے کہ حاضر ہو جاوی اوسکو اور نہ یاد کری دعا کو اسلئے کہ حفظ دعا کا مانع
ہوتا ہے رقت سے طحطاوی اور تبرک کرنا ساتھہ ماثور کے اسجگہہ
یعنی صفا پر اور اور جگہہ مناسک حج مین اور تحقیق ذکر کیا ہے ہینی ماثور
کو اپنی رسالہ بقیۃ المناسک فی ادعیۃ المناسک مین رد المحتار
پھر جاوی طرف مروا کی اوس حال مین کہ سعی کرنیوالا ہو درمیان
میلین اخضرین کے کہ بنی ہوئی ہین دیوار مسجد مین اور کری مروا پر جو
کیا ہے صفا پر کری ایسا ہی سات بار شروع کرے ساتھہ صفا کے
اور ختم کری شوط سابع کو ساتھہ مروہ کے پس اگر شروع کیا ساتھہ مروہ کے
نہ اعتبار ہوگا پھیرے پہلے کا اور یہی اصح ہے اور مستحب ہے سعی
کا ساتھہ دو رکعت کے مسجد مین مانند ختم طواف کی پھر رہے مکہ مین
احرام باندھے حج کا اور نہین جایز ہے فسخ حج کا ساتھہ عمرہ کے
نزدیک ہمارے اور طواف کیا کرے خانہ کعبہ کا پیادہ یا بدون عذر
سعی کی اور یہہ طواف کرنا افضل ہے نماز نفل سے واسطے آفاقی کے

اور نماز نافلہ افضل ہے طواف سے واسطے مکی کے اور بیچ مین ہے
کہ سزاوار ہے مقیم ہونے نماز نفل کی افضل طواف سے مکی کے لئے
ساتھہ زمان موسم کے اور جو نہین پس طواف افضل ہے نماز سے مطلقا اور مختار
کہا لباب مین پہر اوترے صفا سے طرف مروہ کے اوس حال مین
کہ سعی کرنیوالا ذکر کرنے والا ہو پیادہ پا آہستہ یہان تک کہ جب
نزدیک سو دس میل کے جو متعلق ہے مسجد کے کوئی مین کہا گیا ہے
ساتھہ مانند چھہ گز کی ہے سعی کرے سعی شدید بطن وادی مین یہان
تک کہ گذر جاوے میلین سے پہر چلے آہستگی یہان تک کہ آئی
مروہ مین اور مستحب ہے یہہ کہ ہو سعی درمیان میلین کے فوق رمل کے
کہ تیز دلیعنی دوڑنے سے اور یہہ سعی ہر پہیری مین ہے بخلاف رمل
کے طواف مین کہ خاص ہے ساتھہ تین پہیرون پہلے کے برخلاف
اوسکے کہ گردانا ہے اوسنے سعی کو مانند رمل کی پس اگر ترک کیا
سعی کو یا دوڑا ساری سعی مین پس تحقیق اساءت کی اور نہین لازم
آتا ہے کچھہ اوسپر اور اگر عاجز ہوا وسی صبر کرے یہان تک کہ
پای فرجہ اور جو نہین تشبیہ کری ساتھہ سعی کرنیوالے کے اسی حرکت

میں اور اگر ہو سواری دابہ پر حرکت دے دابہ کو بدون اسکے
کہ ایذا دی کسیکو انتہی اور قول اوسکا ساتھہ مانند چھہ ذراع کی کہا
شارح لباب نے یہہ منسوب ہے طرف شافعی کے اور ذکر کیا گیا ہے
یہی بعض مناسک ہماری اصحاب میں انتہی کہتا ہوں میں اور
نقل کیا ہے اسکو معراج میں شرح ذخیرہ سے اور کہا میل تہا
پشت راہ پر اوس موضع میں کہ ابتدا کیجاتی ہے اوس سے
سعی کی پس تہا کہ ڈہاتا تہا اوسکو میل پس اوٹہایا اوسکو طرف
اعلی رکن مسجد کے اور اسی لئے نام رکہا گیا ہے معلی پس واقع ہوا
متاخر ابتدا ہی سعی سے ساتھہ چھہ گز کے اسلئے کہ نہ تہی کوئی جگہہ
لائق تر اس سے اور میل دوسرا متصل ہے ساتھہ دار عباس کے
انتہی اور نقل کیا ہے اسکو شرنبلالیہ میں بہی اور اقرار کیا ہے
اسکا اور نقل کیا ہے اسکو بعض محشین نے مناسک ابن العجمی اور
طرابلسی اور بحر عمیق وغیرہم سے کہتا ہوں میں اور نہیں ہے منافی
اسکی قول متون کا اوس حال میں کہ سعی کرنے والا ہو درمیان میلین کے
اسلئے کہ یہہ باعتبار اصل کے ہے رد المحتار اور چڑہے مروہ پر

یعنی باعتبار پہلے زمانہ کی اسے پر آب پس جو کھڑا ہو درجانب پر
بلکہ اوسکی زمین پر صادق آتا ہے اوسپر کہ چڑھا مروہ پر شرح لباب المحتار
اور کری جو کیا ہے صفا پر یعنی استقبال اسطرح کہ پھیل کرے داہنی
طرف تہوڑا سا میل تاکہ متوجہ ہو طرف خانہ کعبہ کی اور جہاں پس
خانہ کعبہ کچھ نہیں ظاہر ہوتا ہے آجکے دن بسبب محجوب ہونے
اوسکے کے ساتھ عمارت کے اور تکبیر اور ذکر اور دعا شامل صلوٰۃ
اور ثنا پر شرح لباب رد المحتار

شروع کرے ساتھ صفا کے اسمیں اشارہ ہے اسطرف کہ جانا
مروہ تک ایک پھیرا ہے اور لوٹنا مروہ سے صفا تک دوسرا
پھیرا ہے اور یہی صحیح ہے اور کہا طحطاوی نے کہ جانا صفا سے
مروہ تک اور لوٹ آنا مروہ سے صفا تک ایک پھیرا ہے مانند طواف
کے اسلئے کہ طواف حجر سے حجر تک ایک پھیرا ہے اور تمام اسکا
فتح القدیر وغیرہ میں ہے رد المحتار

ظاہر مذہب یہہ ہے کہ ہر ایک جانے سے مروہ تک اور آنے سے
مروہ سے صفا تک پھیرا ہے یعنی ایک پھیرا جانا ہے مروہ تک اور

دوسرا پھیرا آنا ہے مروہ سے صفا تک اور نزدیک طحاوی کے نہیں
پس کہا گیا ہے کہ لوٹنا مروہ سے صفا تک نہیں معتبر ہے پھیری
میں بلکہ واسطے حاصل کرنے دوسرے پھیری کے ہے اور مقتضی
ہیں بعض عبارات اسکو کہ ایک پھیرا صفا سے صفا تک ہے فتح القدیر
جب مسجد سے طرف صفا کی نکلے وقت نکلنے کے پہلے بایاں پاؤں
مسجد سے نکالی اور یہہ دعا پڑھے بسم اللہ السلام علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک
وادخلنی فیھا اعذنی من الشیطان فتح القدیر اور دعا ماثورہ سے
اوسوقت کہ صفا پر مستقبل قبلہ دیکھنے والا خانہ کعبہ کا ہو یہہ ہے
لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون
فتح القدیر اور وقت اوترنے کے صفا سے یہہ دعا پڑھے اللھم
استعملنی بسنتک وتوفنی علی ملتہ واعذنی من مضلات الفتن
برحمتک یا ارحم الراحمین پھر جب پہونچے بطن الوادی میں
درمیان میلین اخضرین کے یہہ دعا پڑھے رب اغفر وارحم تجاوز
عما تعلم وانک انت الاعز الاکرم فتح القدیر واجب ہے

ہدایت سعی کے جو درمیان صفا اور مروہ کے کیجاتی ہے صفا سے اور
اگر شروع کیا ہو سعی کو ساتھہ مروہ کے تو نہ اعتبار ہوگا اوسکا پہلے پھیرے
مین اصح مین درمختار — مقابل اصح کا وہ ہے جو کہا ہے کرانی نے
کہ اعتبار اوسکا ہے لیکن مکروہ ہے بسبب ترک سنت کے اور مستحب
ہے اعادہ اوس پھیری کا تاکہ ہو بدایت بروجہ سنت اور چلا ہے
لباب مین اسپر کہ بدایت سعی کے صفا سے شرط ہے واسطے صحت
سعی کے پس نہ اعتبار ہونا اوسکا پہلے پھیری مین متفرع اسپر ہے
اور اوپر قول کے ساتھہ وجوب اس بدایت کے اسلئے کہ مراد ساتھہ
عدم اعتبار کے لزوم اعادہ ہے یا لزوم جزا پر تقدیر عدم اعادہ کے
اور سوای اسکے نہین کہ فرق اس راہ سے ہے کہ جب نہ اعادہ
کریگا شوط اول کو لازم آئیگی اوسپر جزا بسبب ترک سعی کے
بر قول شرطیت اسلئے کہ نہین ہے صحت مشروط کی بدون اوسکے
شرط کے اور بسبب ترک شوط اول کے بر قول وجوب کے کہ قوا
اعدل مختار مین حیث الدلیل ہے جیسا کہ شرح لباب مین ہے اور کہیں
کہا جاتا ہے کہ جبکہ نہ اعتبار کیا جائیگا بساتھہ اول کے حاصل ہوگی بدایت

ساتھہ صفا کے ساتھہ ثانی کے پس تحقیق پای جائیگی شرط اور نہ متصور
ہوگا ترک اوسکا اور سعی اوسکے نہین کہ ہوگا تارک واسطے آخر الاشواط
کے مگر جبکہ اعادہ کرلے اول کا اور ہونا اسکا شرط منافی وجوب
نہین ہے اسلئے کہ نہین لازم آتا ہے ہونے ایک چیز کے
شرط واسطے دوسری چیز کے کہ موقوف ہے اوسپر صحت اسکے
یہہ کہ ہو وہ چیز فرض جیسا کہ پہلے لکھہ چکے ہین ہم اسکو حلق مین
برخلاف اوسکے کہ سمجھا ہے اوسکو شرح لباب مین بیان
حلق مین اور اگر ہو فرض لازم آئیگی فرضیت سعی کی یا فرضیت
بعض سعی کے اور وجوب باقی سعی کا باوجہ یکہ سعی ساری واجب
ہے جبر کیجاتی ہے ساتھہ دم کے اور اسوقت مین متعین ہوگا قول
ساتھہ وجوب کے اسواسطے کہ نہین ثمرہ ظاہر ہوتا ہے اوپر قول کے
ساتھہ شرطیت کے جیسا کہ نص کیا ہے اوسکو صنک کبیر مین اگرچہ
غریب جانا ہے اسکو قاری نے شرح لباب مین اور اللہ تعالے
داناتر ہے ساتھہ صورت کے ردالمحتار
اور جو حلق مین پہلے ہو چکا ہے وہ یہہ ہے کہ حلق یا تقصیر کے واجب

ہونے مین یہہ ہے کہ یہہ شرط ہے واسطے نکلنے کے احرام سے
اور شرط نہین ہوتی ہے مگر فرض اور واجب یا ہے اسکا شرح لباب مین
اسطرح کہ وجوب اسکا حیثیت اسکی ایقاع سے ہے وقت مشروع مین
اور وقت مشروع مالعبد رمی کے حج مین اور بعد سعی کے عمرہ مین ہے
کہتا ہون مین اور اسمین یہہ ہے کہ یہہ واجب دوسرا ہے قریب ہے
کہ آئیگا پس احسن جواب یہہ ہے کہ نہین لازم آتا ہے موقوف
ہونے خروج کے احرام سے حلق یا تقصیر پر یہہ کہ ہو حلق یا تقصیر
فرض قطعی پس کبھی ہوتا ہے واجب مانند موقوف ہونے خروج
کی نماز سے کہ واجب ہے اوپر واجب سلام کے تامل کر پھر دیکھا
فتح القدیر مین کہ حلق نزدیک شافعی کے غیر واجب ہے اور وہ
نزدیک ہمارے واجب ہے اسلئے کہ تحلل واجب نہین ہوتا ہے
مگر ساتھہ حلق کے پھر کہا بعد کچھہ کلام کے جزا سکے کہ یہہ تاویل نکلنے
ہے پس ثابت ہوگا ساتھہ اوسکے وجوب قطع رد المحتار پہلے محیط
مذکور ہوا کہ تقدیم طواف شرط سعی کی ہے پس تبین سے کہا ہے
تہستانی نے کہ اگر حائضہ ہو عورت قبل احرام کے غسل کرے اور

احرام باندھے اور حاضر ہو سب مناسک مین مگر طواف اور سعی
مین انتہی اسلئے کہ سعی بدون طواف کے غیر صحیح ہے رواہ المختار
اور مندوب ہے ختم سعی کا ساتھ دو رکعت کے مسجد مین ذکر کیا ہے
اسکو خانیہ وغیرہ مین مانند ختم طواف کے تاکہ ہو جاوے ختم سعی کا
مانند ختم طواف کے جیسا کہ مبدء طواف اور سعی دونون کا ساتھ
استلام کے ہے کہا فتح القدیر مین اور نہین حاجت ہے طرف
اس قیاس کی اسلئے کہ اسمین نص ہے اور وہ جو روایت کیا ہے
مطلب بن ابی وداعہ نے کہا مطلب نے دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو جسوقت کہ فارغ ہوتی سعی سے آتے یہان تک کہ جب
محاذی ہوتے رکن کے پس پڑھتے دو رکعت حاشیہ مطاف مین
اوس حال مین کہ نہوتا درمیان انکے اور طائفین کے کوئی روایت
کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ اور ابن حبان نے اور کہا ابن حبان نے
اپنی روایت مین دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے
تھے محاذی رکن اسود کے اور مرد اور عورتین گذرتی تھین روبرو
انکے کے نہ تھا درمیان اونکے اور درمیان آپکے سترہ اور تمام اسکا

فتح القدیر مین ہے تنبیہ کہا علامہ قطب الدین نے اپنی منسک
مین دیکھا مینے بخط بعض تلامذہ کمال الدین ابن الہمام کے بیچ حاشیہ
فتح القدیر کے جبکہ پڑہے مسجد الحرام مین سزاوار یہہ ہے کہ
نہ منع کرے مرور کرنیوالی کو بسبب اس حدیث کے اور یہہ معمول ہے
طائفین پر اسلئے کہ طواف ایک قسم کی نماز ہے پس ہوگا جیسے کہ
ہون صفین نمازیونکی آگے نماز پڑہنے والے کے انتہی اور کہا
پہر دیکھا مینے بحر عمیق مین کہ حکایت کیا ہے عزالدین ابن جماعہ نے
مشکلات آثار طحاوی سے کہ گذرنا سامنے نماز پڑہنے والے کے
بیچ حضرت کعبہ کے جایز ہے کہتا ہون مین اور یہہ فرع غریب ہے
پس چاہیئے کہ یاد رکہا جاوے ردالمحتار
جسوقت فارغ ہووے دونون رکعت طواف سے اور ارادہ
کرے خروج طرف سعی کے پس سنت یہہ ہے کہ لوٹے طرف
حجر اسود کے اور بوسہ دیوے اوسکو پہر نکلے اوسطرف کو جو
دہان دروازہ ہے صفا کا باتفاق چار مزن امامون کے
اور ایسی ہی کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مستحب ہے کہ پہلے

وقت نکلنے کے مسجد سے پیر بایان اور کہے نزدیک نکلنے کے
اہی بار خدایا کھولو میرے واسطے دروازی مہربانی اپنی کے جسوقت
پہونچے طرف جبل صفا کی چڑہے اوسپر اگر اوسے ہوسکے
اور لگادے قدم اپنے کو منتہاے جبل صفا پر اگر پیادہ ہووے
اور اگر سوار ہووے چڑہادے سواری اپنی کو تاکہ رکہے سوار
اوسکی کہر اپنی کو اوپر چوٹی جبل صفا کے یہان تک کہ باقی رہے
بلندی کی جانب کوی ۔ صاف پہراوتری صفا سے اور چلے
طرف مروہ کی جسمیں راستہ مین لوگ سعی کرتے ہون اور وہ بطن
مسیل ہے جسوقت پہونچ جاوے طرف چوٹی جبل مروہ کے سوار
ہو یا پیادہ اور لگادے قدم اپنے یا قدم سواری کہ لگجاوے
اوسکی چوٹی جبل مروہ پر پس کامل کیا اوسنے ایک فعہ سعی پہر لوٹے
طرف جبل صفا کی اور پہونچے اوسکی چوٹی تک پیادہ ہووے
یا سوار تحقیق تمام کیا اوسنے دو سعی کو پہر لوٹے طرف مروہ کے
یہان تک جو پہونچے اوسکی چوٹی تک تحقیق کامل کیا اوسنے تین
سعی کو پہر عود کرے طرف جبل صفا کی پہر صفا سے طرف مروہ کے

پھر مروہ سے الٹا صفا کی بابت دفعہ تک اور ختم کرے سعی کو
مروا پر اور نہ ہووے وہ سعی طواف قدوم اور افاضہ اور عمرہ سے
بہت پیچھے اور ہوتا ہے جائز پیچھے دخول شوال سے سعی اوسکو
باتفاق چاروں اماموں کے مگر حنفیوں کے نزدیک شرط واسطے صحیح ہونے
سعی کے یہہ بات ہے کہ ہووے طواف وہ طواف اور مستحب ہے
کہ متوجہ ہووے بیت اللہ کی طرف صفا و مروا پر باتفاق چاروں
اماموں کے اور اوٹھاوے ہاتھ واسطے دعا کے نزدیک غیر مالکیوں
کے اور پڑھے ذکروں دعاؤں سے جو اوسکو پسند ہووے
اور بہتر یہہ ہے کہ پڑھے وہ دعا جو صحیح ہووے رسول اللہ صلعم
سے اور تحقیق ثابت ہوا ہے رسول اللہ صلعم سے کہ جسوقت
چڑھے رسول صلعم صفا پر یہاں تک کہ دیکھا رسول اللہ نے
بیت اللہ کو پس متوجہ ہو گئے بیت اللہ کی طرف اور توحید
اور تکبیر کی اللہ کو اور فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک
ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر لا الہ الا اللہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم
الاحزاب وحدہ نہیں معبود دیگر اللہ تنہا نہیں شریک اوسکا اور ملک اور تعریف خاص

+ پھر اوسی حالت میں جو صفا پر کی تھی

اوسکے واسطے ہے اور وہ ہر شی پر قادر ہے نہین ہے معبود مگر اللہ
تنہا اور پورہ کیا وعدہ اپنی کو اور مدد دی بندہ اپنے کو اور شکست دیا
احزاب کو در حالت تنہا ہی پھر دعا پڑہی اور کہی یہہ دعا تین دفعہ
پھر کہی مروا پر وہ جو کیا اوسنے صفا پر اور مروی ہے کہ دعا
قبول ہوتی ہے صفا اور مروہ پر اور سعی مین اور مذہب شافعیونکا
یہہ ہے کہ مستحب نہی چلی موافق عادت اپنی کے جو وقت اوتر نے
صفا سے یہان تک جو ہووے چلنے والی اور میل اخضر کے
مقدار چھ ذراع وہ میل اخضر کہ واقع ہے یسار رکن مسجد پر پھر
سعی کرے یہان تک جو داخل ہووے درمیان میلین اخضرین کے
وہ میلین اخضرین کہ ایک اون دونکا طرف رکن مسجد کی ہے اور آخر
متصل بدار العباس ہے پھر چھوڑی شدت سعی کو اور چلے موافق
عادت اپنی کے تا کہ پہنچے مروا کو اور ایسی ہی مستحب ہے سات دفعہ سعی مین
یہہ مذہب ہے تینون اماموں کا سوای حنفیون کے اور کہتے ہین حنفی
جلدی کرے درمیان میلین اخضرین کے اور کہا مالکیون نے جلدی
کرے علم سے علم تک اور مستحب ہے نزدیک شافعیونکے یہہ کہ کہے

درمیان صفا اور مروہ کے اے رب بخشو اور بخشوا اور سچا جانو کہ اس
چیز سے کہ تو اسکو جانتا ہے اور تو غالب اور بزرگ ہے اور اے
رب میری سانسے کر میری دنیا اور آخرت مین نیکی کو اور بچا مجکو
عذاب دوزخ سے اور بہتر جانتے ہین شافعی کہ پڑہی قران کو اور
عورت جلدی نہ چلے سعی مین اور نزدیک شافعیون اور حنبلیون کے
نہ چڑہے صفا اور مروہ پر اور کہتے ہین مالکی کہ چڑہے صفا پر جسوقت
مکان خالی ہووے اور یہہ ہے مقتضاء کلام حنفیون کا اور مستحب ہے
واسطے عورت کے کہ ہووے سعی اوسکی رات مین کیونکہ رات اوسکو
بچانیوالی ہے فتنون سے اور مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
کہ طواف صفا اور مروہ کا برابر ہے آزاد کرنا ستر غلامونکے
اور بعضی واجبات سے نزدیک شافعیونکے قطع کرنا جمیع مسافت بطن
وادی کے کہ درمیان صفا اور مروہ کے ہے اور ترتیب کہ عبارت ہے
شروع کرنا صفا سے اور ختم کرنا مروہ پر اور کامل کرنا سات دفعہ کا
اور واقع ہونا سعی کا بعد طواف مستحق ہے لشکر کے اور نہین صحیح
سعی بدون ان واجبات کے اور ماسوا اسکے سنن اور مستحبات ہین

اور پیادہ چلنا بہتر ہے سواری سے اور نزدیک حنفیون کے چلنا
صفا اور مروہ مین رکن ہے سعی سے اور شروع کرنا سعی کا صفا سے
بعد طواف کے جو خالی ہووی حدث اکبر سے شرط ہے جواز سعی کے
لئے اور کہا حنفیون نے جو وقت ترک کرے اقل سعی کو لازم
ہے اوسپر نصف صاع غلہ بدلے پشو طکے یا قربانی کرے اگر خرید
ہوسکتی ہے غلہ کی قیمت سے قربانی اور خزانۃ الاکمل مین ہے کہ اگر
سعی کی اوسنے صفا اور مروہ مین اور چھوڑ دیا تیسرا حصہ مسافت کا
مروہ کے جانب سے ساتون شوطون مین جایز ہے مگر لازم ہے اوسپر
قربانی اور ماسوا اسکے ہے سب سنت اور مستحب اور آداب ہے
اور نزدیک مالکیونکے شرط صحیح ہونے سعی کے قطع مسافت بطن مسیل ہے
اور نہین واجب نزدیک مالکیون کے پہونچنا جبل صفا اور مروہ تک اور
دوسری شرط اوسکی شروع کرنا صفا سے اور ختم مروہ پر اور سات
شوط پے در پے بغیر الفصال کثیر کے اور وقوع سعی کا بعد طواف
چنانچہ ترجیح دی اسکی ابن حاجب نے اور روایت کیا ابن قاسم نے
مدون مین یہہ کہ ہووی سعی بعد طواف فرض کے چنانچہ بیان کیا

یعنی مناسک کبیر ہین اور ماسوا اسکے سب سنت اور مستحب ہین اور منع فرماتے تھے امام مالک سواری سے کیونکہ سعی کرنا پیدل ہوکر سنت ہے اور شرط نزدیک حنبلیون کے واسطے صحت سعی کی شروع کرنا صفا سے اور ختم کرنا مروہ پر ہے اور ادا کرے جمیع اشواط مین صفا اور مروہ مین اور نہ تقدم کرے سعی کو اس شہر حج سے اور طواف کرے پہلی سعی سے خواہ واجب ہو یا مستحب اور اختلاف کیا حنبلیون نے اشتراط پے در پے ہونے اشواط مین اور ماسوا اسکے سب سنت اور مستحبات ہین ۔ از مناسک صغیر ابن جماعہ

رمی جمار واجب ہے ترک سے دم لازم آتا ہے خزانۃ المفتیین

امام ابوحنیفہ	امام شافعی		امام احمد	امام مالک	
مستحب ہے لینا کنکریوں کا	مستحب ہے لینا	ابن عمر	متفق با امام مالک	کنکریوں کو جہاں سے	عطا
واسطے رمی جمار کے	کنکریوں کا واسطے		المعانی البدیعہ	چاہے لے	
مزدلفہ یا راہ سے	رمی جمرۃ العقبہ کے			المعانی البدیعہ	
عالمگیریہ	مزدلفہ سے				
اور نہ رمی کیجاوے	المعانی البدیعہ				
ساتھ کنکری کے کہ					
لیا ہو اسکو پاس سے					
جمرہ کے پس اگر رمی					
کی ہو ساتھ اوسکے جائز					
ہے اور تحقیق اسارت کے					
اور ایسا ہی ہے سراج وہاج میں					
عالمگیریہ					
مکروہ ہے لینا کنکریوں کا					
پاس سے جمرہ کے در مختار					

اور نہین ہے یہہ مگر کراہت تنزیہی فتح القدیر اشارہ کیا ہے اسطرف
کہ جایز ہے لینا کنکریونکا جونسے جگہ سے کہ ہو سوای جمرہ کے
پاس سے اور لباب مین ہے کہ مستحب ہے کہ اوٹھاوی مزدلفہ
سے سات کنکریان اور رمی کرے سات کنکریونکے جمرۂ العقبہ
کے اور اگر اوٹھاوی مزدلفہ سے ستر کنکریان یاراہ سے پس
یہہ جایز ہے اور کہا گیا ہے کہ مستحب ہے کہا شارح لباب نے
لیکن کہا کرمانی نے کہ یہہ خلاف سنت کے ہے اور نہین ہے
مذہب ہمارا اور جو بدایع وغیرہ مین ہے لینا کنکریون جمار کا
مزدلفہ سے یاراہ سے پس سزاوار ہے حمل اوسکا سات جمار پر
اور ایسا ہی ہے جو ظہیریہ مین ہے کہ مستحب ہے لینا اوسکا قوارع
طریق یعنی ڈری کی راہ سے اور حاصل یہہ ہے کہ لینا ماورای
جمار سبعہ کا نہین ہے اونکا محل مخصوص نزدیک ہم حنفیونکے رد المحتار
وقت رمی اوسمین تین قسمین ہین مکروہ اور مسنون اور مباح
پس بعد طلوع فجر کے وقت طلوع آفتاب تک مکروہ ہے اور
بعد طلوع آفتاب کے زوال یعنی دوپہر ڈہلی تک مسنون ہے اور بعد زوال آفتاب کے

	امام شافعی ؒ		دیگر علماء
مغرب آفتاب تک وقت			
مباح ہے اور شب تک مکروہ ہے	مستحب ہے دیکھنا جمرۃ العقبہ کا	عطا	نزدیک مجاہد و نخعی اور
ایسا ہی ہے محیط میں سرخسی	بعد طلوع آفتاب کے اور جائز ہے	عکرمہ	ثوری کے نہیں جائز ہے
میں اور اگر رمی سے پہلے	رمی جمرۃ العقبہ کے مگر بعد		رمی جمرۃ العقبہ کے
طلوع فجر سے نہ صحیح ہوگی	طلوع فجر دوسری کے		مگر بعد طلوع آفتاب کے
اتفاقاً ایسا ہی ہے بحر رائق میں	المعانی البدیعہ		المعانی البدیعہ
اور وقت رمی دوسری اور			
تیسری یوم نحر کے بعد			
بعد زوال کے ہے طلوع			
آفتاب غد تک ہے یہاں			
تک کہ نہیں جائز ہے رمی			
ان دونوں میں پہلے زوال کے			
مگر بعد زوال سے غروب آفتاب			
تک وقت مسنون ہے اور			
بعد غروب سے طلوع فجر تک وقت			

مکروہ ہے ایسا ہی روایت کیا گیا ہے ظاہر الروایۃ مین اور وقت
رمی کا چوتھی دن نحر کے پس نزدیک ابیحنیفہ کے طلوع فجر سے ہے
غروب آفتاب تک مگر پہلے زوال کے وقت مکروہ ہے اور بعد
زوال کے مسنون ایسا ہی ہے محیط سرخسی مین عالمگیری وقت
جواز رمی جمار کا ادا فجر نحر سے دوسری دن کے فجر تک ہے بجز اس
مین ہے یہان تک کہ اگر تاخیر کی رمی مین یہان تک کہ نکل آئی
فجر دوسری دن کے لازم آئیگا اوسپر دم دینا نزدیک ابی حنیفہ
کے برخلاف صاحبین کے اور اگر رمی کے پہلے طلوع فجر نحر سے
نہ صحیح ہوگی رمی اتفاقا در المختار۔
در مختار اور مجمع الروایات اور محیط اور نہر الفائق مین ہے کہ مسنون
ہے رمی طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک اور عینی نے مسنون
کو ساتھ مستحب کے تعبیر کیا ہے اور مباح ہے رمی زوال آفتاب
سے غروب آفتاب تک اور گردانا ہے اسکو ظہیریہ مین مکروہ ہاتھے
اور اکثر اول پر ہین یعنی مباح ہونے پر بحر رد المحتار۔
اور مکروہ ہے رمی غروب آفتاب سے فجر تک اور ایسا ہی مکروہ ہے

قبل طلوع آفتاب کے نحر — اور یہہ نزدیک عام علماء کے ہے
پس نہین اسارت ہے رمی ضعیفون نہین پہلے طلوع آفتاب سے
اور نہ رمی جمرہ ہو نہین رات مین ایسا ہی ہے فتح القدیر ردالمحتار
روایت ہے جابر سے کہ کہا پھینکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کنکریان منارہ پر دن نحر کے وقت چاشت کے اور پیچھے دن نحر
کے دوپہر دن سے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے
ف ضحوہ کہتی ہین بعد طلوع آفتاب سے زوال کے پہلے تک کو
اور پیچھے دن نحر کے کہ ایام تشریق مین کہ تیرہوین تک ہین بعد زوال
کے رمی کرتی تھی کہا ابن ہمام نے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم
ہوا کہ وقت رمی کا دوسرے دن یعنی گیارہوین کو نہین ہوتا ہے
مگر بعد زوال کے اور اسیطرح تیسرے دن پھر آگے مکہ کو جاوے
تو پہلے ہونے فجر تیرہوین کے چلا جاوے اور اگر بعد ہونے فجر کے
جاویگا تو رمی ضرور ہے اور اوسدن پہلے زوال کے بھی رمی
جایز ہے شیخ عبدالحق کہا لباب مین وقت رمی جمار ثلثہ کا دوسرے
اور تیسرے دن ایام نحر مین سے بعد زوال کے ہے پس نہین جایز ہے

رمی پہلے زوال کے ہے قول مشہور مین اور کہا گیا ہے کہ جایز ہے
اور وقت مسنون دوسرے دن اور تیسرے دن نحر مین ممتد ہوتا ہے
زوال سے غروب تک اور غروب سے طلوع تک وقت مکروہ ہے
اور جب طلوع کیا فجر اسی فجر جو تیسرے دن نے پس تحقیق فوت ہو گیا
وقت ادا کا اور باقی رہا وقت قضا کا اخیر ایام تشریق تک پس
اگر تاخیر کی رمی کی اوسکے وقت معین سے ہر دنمین تو لازم آئیگی
اوسپر قضا اور جزا اور فوت ہو جاتا ہے وقت قضا کا ساتھہ غروب
آفتاب کے چوتھے دن مین پھر کہا لباب مین اور اگر نہ رمی کی دن
نحر کے یا دوسرے یا تیسرے دن نحر کے رمی کرے رات آیندہ
ہر دنمین دونون گذشتہ مین سے اور نہین لازم آئیگا اصور تمین
اوسپر کچھہ سوائے اساءت کے جب تک کہ نہو یہہ ساتھہ عذر کی
اور اگر رمی کرے شب یازدہم یا غیر شب یازدہم بعوض اوسکے
عذر کے نہ صحیح ہوگی یہہ رمی اسلئے کہ رات مین حج مین حکم مین دونون
گذشتہ کے ہین نہ دونون آیندہ کے اور اگر نہ رمی کی ہو شب مین
رمی کرے دنمین قضا اور لازم آئیگا اوسپر کفارہ اور اگر تاخیر کی رمی

سب دنوں کی چوتھی دن تک مثلاً قضا کرے کل دنوں کی چوتھے دن میں
اور لازم آئیگی اوسپر جزا اور اگر قضا نہ کی چوتھی دن یہاں تک
کہ غروب ہوگیا آفتاب فوت ہوگیا وقت قضا کا اور نہ ہوگی یہہ رات تابع رمی
ماقبل کے اور حاصل یہہ ہے کہ اگر تاخیر کی رمی کی غیر یوم رابع میں رمی
کرے اوس انہیں متصل ہے اوس دن کے کہ جسمیں تاخیر کی ہے رمی کی
اور ہوگی ادا اسلئے کہ رات تابع ہے۔ اوس دن کے اور مکروہ ہوگی
رمی رات کو بسبب ترک سنت کے اور اگر تاخیر کیا رمی ایک دن کے دوسرے
دن تک ہوگی قضا اور لازم آئیگی اوسپر جزا اور ایسا ہی ہے اگر
تاخیر کیا سب دنوں کی رمی کو چوتھی دن تک مثلاً جب تک کہ نہیں غروب ہوا ہے
آفتاب اوس دن کا پس اگر غروب ہوجاوے آفتاب اوس دن کا ساقط ہوجائیگی رمی
اور لازم آئیگا اوسپر دم اور ظاہر ہوا اوسسے جو تقریر کی ہمنے کہ جو ذکر کیا ہے
شارح نے بہ تبعیت بحر وغیرہ کے انتہای وقت رمی کے طلوع آفتاب
تک نہیں ہے یہاں اسطے وقت ادا کے فقط
بلکہ شامل ہے وقت قضا کو اسلئے کہ بعد فجر رابع کے وقت ہے واسطے ادا کے
رمی رابع کے اور واسطے قضا رمی غیر رابع کے ایام تشریق سے ردالمحتار۔

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
اور اگر لیا کنکریونکو اون کنکریونمین سے جو پہنکی گئی تہین جایز ہوگا لیکن اسارت کی یعنی برا کیا اور ایسا ہی ہے جبکہ رمی کی ساتہہ نجس کے جیسا کہ محیط مین ہے پس جو فتح القدیر مین ہے کہ جسنے لیا کنکریونکو رمی یعنی پہنکنی کی جگہہ سے سوا اسکے نہین کہ مکروہ تنزیہی ہے اوسمین نظر ہے نہر الفایق -	مکروہ ہے رمی کرنا اوس کنکری سے کہ رمی کی گئی ہو اوسسے المعانی البدیعہ	نزدیک مزنی کے جایز ہے رمی اوس کنکری سے کہ رمی کی ہو ساتہہ اوسکے اوسکی غیر نے اور نہین جایز ہے رمی اوس کنکری سے کہ جسنے خود رمی کی ہو المعانی البدیعہ

دن رمی کے دن نحر اور تین دن ایام تشریق کی ہین عالمگیری
مکروہ ہے لینا ایک پتھر کا پہر توڑکے اوسکے ستر ٹکری یعنی چھوٹے
پتھر بنانا جیسکہ کرتے ہین اوسکو بہت لوگ اب ایسا ہی فتح القدیر
مین عالمگیری ۔ سزاوار ہے یہہ کہ کنکریان مغسول یعنی
دہوئی ہوئی ہون جیسا کہ سراج وہاج مین ہے اور اگر رمی کری
ساتھہ نجس کنکریونکے جنکا نجس ہونا یقینی ہو مکروہ ہوگی رمی ساتھہ
اوسکے اور کافی ہوجاہی گی ایسا ہی فتح القدیر مین عالمگیر یہ بدون
یقین نجاست کے مکروہ نہین ہے اسلیے کہ اصل طہارت ہے لیکن
مندوب ہے دہونا اونکا تاکہ ہو طہارت اونکی یقینی جیسا کہ ذکر
کیا ہے اسکو بحر وغیرہ مین رد المحتار

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	دیگر علماء
جایز ہے رمی کرنا تیسرے دن	وقت رمی کا	متفق ہا امام شافعی	نزدیک حسن کے اگر قبل ہے رمی کے
قبل زوال کے اسحانا	ایام تشریق سے	ایک روایت مین	پہلے زوال کے کافی ہے
اور حکایت کیا گیا ہی ابی حنیفہ سے	بعد زوال کے ہے	متفق ہا امام	نزدیک عطا وسن کے اگر جایا ہی کرے
جایز ہے ہی کرنا رمی کا	پہر اگر رمی کی ہوگی	ابو حنیفہ	اول ہا یا مین اور حلال ہو جاوے
پہلے دن اور دوسری دن	پہلے اسے	المعانی البدیعہ	اور نزدیک عکرمہ کی اگر جایا ہے
قبل زوال کے اور مشہور ابی حنیفہ سے	نہ شمار ہوگا اوسکا		رمی کرے اول نہار مین لیکن
اول ہے المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ		نہ جاوی مگر بعد زوال کے
تقدیم رمی کی جو تہی دن زوال پر			المعانی البدیعہ
جایز ہے یعنی صحیح ہے نزدیک			نزدیک اسحاق کے اگر رمی کرے پہلے
امام کی اسحانا سا تہ کراہت			دن یا دوسرے دن پہلے زوال سے
تنزیہی کے اور کہا امام محمد اور			اعادہ کرے اوسکا اگر رمی کی اوسنے
امام یوسف نے نہین صحیح ہے			دن زوال مین کافی نہ ہوگا اور جب رمی
با جملہ باقی دنونکی نہر			کی ہو بعد طلوع آفتاب کے دن پہلے
رد المحتار			رواتی کہ پس نہین لازم آتا ہے
			کچھ اوسپر المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
ساتھ ہر اس چیز کے کہ جنس ارض سے	نہیں جایز ہے رمی مگر ساتھ	نزدیک داود اور اہل ظاہر کے
ہو مانند سرمہ اور ہڑتال اور نورہ کے	حجر کے پھر اگر رمی کی ساتھ غیر	جایز ہے رمی ساتھ ہر چیز کے
مگر سونا اور چاندی نہیں جایز ہے	حجر کے مانند سرمہ و ہڑتال	یہاں تک کہ اگر رمی کی ہو
رمی ساتھ اس کے المعانی البدیعہ	اور ملوطیا سے اگرچہ نہیں	ساتھ پتھر یا مری ہوی کے
جایز ہے رمی ساتھ ہر اس چیز کے	سنجد مارمی کے ساتھ سونے	کافی ہو گی المعانی البدیعہ
کہ ہو جنس زمین سے بشرطیکہ وجوب	یا چاندی کے کافی نہو گی	
استہانت یعنی ذلیل چیز ہونے کی	اوسنے المعانی البدیعہ	
یہاں تک کہ نہیں جایز ہے ساتھ فیروزہ		
اور یاقوت کے ایسا ہی ہے سراج وہاج میں		
اور ایسا ہی ہے نہایہ اور غنیہ		
اور معراج الدرایہ میں اور جایز ہے		
ساتھ پتھر اور ڈلی اور طلعین یعنی		
کوندہی مٹی اور گیرو اور نورہ اور ہڑتال		
اور پہاڑی نمک		

اور سرمہ اور مٹھی مٹی کے بخلاف لکڑی اور عنبر اور موتی اور سونے
اور چاندی کے ایسا ہی ہے غایۃ سروجی شرح ہدایہ مین عالمگیری
تاتارخانیہ مین ہے کہ بروایت اشتراط استہانت کی مخالف ہے اوسکے
کہ جو مذکور ہے محیط مین اور ایسا ہی کہا فتح القدیر مین اور جایز کیا ہے
رمی کو ساتھ فیروزہ اور یاقوت کے بعض نے بنا بر نفی اس اشتراط کے
اور مجوزین مین سے فارسی ہے اپنی مناسک مین اور مفاد کلام فارسی
ترجیح جواز ہے اور ابقای کلام ہدایہ عموم پر ہے کہ ہر جنس ارض سے
رمی جایز ہے اور اسی سی اعتراض کیا گیا ہے سعدیہ مین اور سپر
جو عنایہ مین ہے ساتھ اوسکے جو غایۃ سروجی اور شرح زیلعی مین ہے
کہ جایز ہے رمی ساتھ ہر چیز کے کہ اجزا زمین سے ہے مانند پتھر
اور ڈھیلی اور مٹی گوندی اور گیرو اور نورہ اور ہرتال اور احجار مغنیسیہ کے
مانند یاقوت اور زمرد اور بخشی اور اوسکی مانند کے اور بسات پہاڑی
نمک اور سرمہ کے یا ایک مٹھی مٹی اور زبرجد اور بلور اور عقیق اور
فیروزہ کے بخلاف لکڑی اور عنبر اور موتی اور سونے اور چاندی
اور جواہر کے کیونکہ لکڑی اور موتی اور جواہر کہ وہ بڑی موتی

ہوتے ہین اور عنبر اجزای ارض سے نہین ہین اور پہینکنی سونے
اور چاندی کو نثار کہتے ہین رمی نہین کہتے رد المحتار ۔
رمی کیجاوی ساتھہ چھوٹی کنکریون حذف کے ہون ایسا ہی ہے
محیط مین اور اختلاف ہے چھوٹی کنکریونکے مقدار مین مختار ہا قلا
کے ہین اور اگر رمی کری ساتھہ بڑے پتھر یا چھوٹے پتھر کے جایز
ہوگا ایسا ہی ہے اخیار شرح مختار مین اور نہین ہے رمی کرنا ساتھہ
بڑے پتھر اور چھوٹے پتھر کے مستحب ایسا ہی ہے تاتارخانیہ
مین عالمگیریہ ۔ مختار یہہ ہے کہ کنکریان مقدار باقلا کے ہون
ایسا ہی ہے لباب مین یعنی مقدار فولہ کے اور کہا گیا ہے مقدار چنے
یا کھجور کی گٹھلی کے یا مسور کے ۔ نہین جایز ہے رمی اونٹ کی مینگنی
سے اسلیئے کہ وہ جنس ارض سے نہین ہے اور فروق اشباہ مین جو
جواز رمی کا ساتھہ اونٹ کی مینگنی کے لکھا ہے وہ خلاف مذہب ہے
اسلیئے مبسوط مین کہا ہے اور بعض متقشفہ کہتے ہین کہ اگر رمی کے ساتھہ
اونٹ کی مینگنی کے کافی ہوگی اسلیئے کہ مقصود اہانت شیطان ہے اور یہہ
حاصل ہوتی ہے ساتھہ اونٹ کی مینگنی کے اور ہم نہین قایل ہین اسکی شرح لباب و المحتار

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
مختلف ہین مشایخ کیفیت رمی مین	نہین متعین ہے خذف اور	نزدیک امید کے متعین ہے
کہا بعض نے پکڑے کنکری کو سبابہ	سنت ہے رمی بصورت خذف	خذف رمی مین اور
دونون طرف انگوٹھی اور انگشت	کے بخلاف رامی کے	نہ کافی ہوگی رمی بدون
سبابہ یعنی کلمہ کی اونگلی کے گویا کہ	کہ اونکے نزدیک خذف	ہیئت خذف کے
عاقد ہے تیس کا اور پہنکدی اوسکو	مکروہ ہے بسبب نہی	المعانی البدیعیہ
ایسا ہے محیط مین عالمگیریہ	صحیح کے المعانی البدیعیہ	
کہا گیا ہے کہ کیفیت می کی کہ رکھے		
طرف ابہام یعنی انگوٹھی داہنی ہاتھ		
کو وسط انگشت سبابہ پر اور رکھی		
کنکری کو ظاہر ابہام یعنی ظاہر		
انگوٹھی پر گویا کہ عاقد ستر کا ہے		
پھر پہنکدی کنکری کو اور کہا گیا ہے		
کہ حلقہ کرے انگشت سبابہ کا		
اور رکھی اوسکو انگوٹھی کے جوڑ پر ہ		

گویا عاقد دشمن کا ہے - اور کہا گیا ہے کہ پاڑ سے کنکری کو تھام دو طرف انگوٹھے اور انگشت سبابہ سے کے اور یہی اصح ہے اسلئے کہ آسان تر ہے عادت مین ایسا ہی ہے فتح القدیر مین اور ایسا ہی صحیح کیا ہے اسکو نہایہ اور خلاصۃ الوجیہ مین اور یہی مراد شارح صاحب در مختار کی ہے اور یہہ اختلاف اولویت مین ہے رد المحتار اصح یہہ ہے کہ پاڑی اوسکو ساتھہ طرف ابہام اور سبابہ کے اور یہہ خلاف اولویت مین ہے نہ اصل جواز مین یہان تک کہ اگر رمی کریگا کسی حال سے جایز ہوگی بشرطیکہ وضعاً نہو نہر الفایق ترتیب جب قول یعنی رکھدینا نہو پھینکنا ہو فقط

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد	امام مالک
شافعی مستحب ہے پھر اگر برعکس کری کافی ہے المعانی البدیعہ	نہین جایز ہے رمی جمار مگر ساتھہ ترتیب کے شروع کرے ساتھہ اولی کے اور یہہ ہے کہ جو متصل ہے مسجد خیف کے بہر ساتھہ وسطے بہر ساتھہ سفلہ کی اور سفلہ جمرۃ العقبہ ہے المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی ایک روایت مین برعکس ترتیب کرے کافی ہے المعانی البدیعہ	متفق با امام شافعی
محل رمی کے تین جمرہ ہین - پہلا جمرہ متصل مسجد خیف کے ہے بیچ کا جمرہ پہلی جمرہ کے متصل ہے اور اخیر جمرہ جمرۃ العقبہ ہے ایسا ہی محیط ہین - عالمگیریہ بڑی دروازی مسجد خیف سے			

جمرہ اولی تک فاصلہ سات ذراع جدید کے ایک ہزار دو سو پچاس گز
اور چھٹا حصہ ایک گز کا ہے ۔ جمرہ اولی سے جمرہ وسطے تک
فاصلہ آٹھ سو پچھتر گز کا ہے اور جمرہ وسطے سے جمرہ عقبہ تک فاصلہ
دو سو آٹھ گز کا ہے ایسا ہی نقل کیا ہے قسطلانی نے شرح بخاری مین
قرافی مالکی سے اور مانند اسیکی ہے کتب شافعیہ مین بھی پس جو قہستانی
مین ہے سبقت قلم کی ہے رد المحتار ۔ یعنی جامع رموز مین جو
لکھا ہے کہ فاصلہ درمیان جمرہ اولی اور وسطے کے تین سو پانچ گز کا
ہے اور درمیان جمرہ وسطے اور جمرہ عقبہ کے فاصلہ چار سو ستاسی
گز کا ہے اوسکو سبقت قلم سے ہوا ۔ رد المحتار مین لکھا ہے ۔
دوسرے دن نحر کے رمی جمار ثلث یعنی جمرہ اولی جو مسجد خیف کے
متصل ہے اور جمرہ وسطے اور جمرۃ العقبہ کے بعد زوال کے سات سات بار
کرے اور اگر وہ کرے رمی کو شروع اوس جمرہ سے جو متصل مسجد خیف کے
ہے اور شروع کرنا اس جمرہ سے ترتیب ہے اور ٹھہرا رہے بعد تمام ہونے
ہر رمی کے کہ بعد اوسکے رمی ہے نہ بعد رمی تیسرے کے اور نہ بعد
رمی یوم نحر کے کہ اوسکے بعد بھی رمی نہین ہے بقدر قرات سورہ بقر

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام مالک	دیگر علماء
کے اشہد ان لا الہ الا اللہ اللہ اکبر			
کہتے ہوئی درود پڑھتے ہوئے			
اور دعا کرے اپنی لئے اور			
اپنی غیر کے لئی دونوں ہاتھ	مستحب ہے رفع یدین	رفع یدین کیجاوے	
اور ثریا کے طرف آسمان کی یا قبلہ کے	دعا میں وقت رمی جمرتین کے	یہاں المعانی البدیعیہ	
پھر رمی کرے تیسری دن نحر کے	المعانی البدیعیہ		
اسیطرح پھر بعد تیسرے دن کے	جب کہ کرے وقوف کو		نزدیک ثوری کے کچھ کہلاوے
اسیطرح اگر ٹھہری بعد تیسرے	واسطے دعا کے نزدیک		یا اہراق دم کرے
دن کے اور یہہ اجب ہے	جمرتین کے تو کچھ لازم		المعانی البدیعیہ
اور اگر تقدیم کری رمی کی	نہیں آتا ہے اوپر		
چوتھی دن زوال پر جایز ہے	المعانی البدیعیہ		
اسلئے کہ وقت رمی چوتھی دن			
فجر سے غروب تک ہے			
اور دوسرے دن اور			

تیسرے دن پس وقت رمی زوال آفتاب سے طلوع آفتاب تک ہے
اور جایز ہے اسکے چلا جانا منیٰ سے پہلے طلوع فجر کے چوتھے دن
نہ بعد طلوع فجر کے بسبب نہ داخل ہونے وقت رمی کے در مختار
حاصل یہہ ہے کہ ترتیب یعنی کرنا جمرہ اولی سے پہر وسطے سے پہر عقبہ
سے مسنون ہے نہ متعین اور ساتھہ اسکے تصریح کی ہے مجمع وغیرہ
مین اور اسکو اختیار کیا ہے فتح القدیر مین اور کہا لباب مین اکثر
اسپر ہین کہ یہہ ترتیب سنت ہے اور نسبت کیا ہے اسکو شارح لباب نے
طرف ہدایہ اور کرمانی اور محیط اور سراجیہ کے اور نقل کیا گیا ہے
بحر مین کلام محیط کا پہر کہا اور یہہ صریح ہے خلاف مین اور اختیار
سنتہ مین اخر ہوا کلام صاحب بحر کا اور ایسا ہی اختیار کیا ہے
اسکو اصحاب متون نے مسائل منثورہ آخر حج مین جیسا کہ قریب ہے
کہ آئیگا اور جو نہر الفایق مین ہے کہ صریح اوسکا جو محیط مین ہے
اختیار تعین ہے اسمین نظر ہے بلکہ گرداننا ہے تعین کو روایت مجمع سے
کہا لباب مین اگر شروع کیا ساتھہ جمرہ عقبہ کے پہر ساتھہ وسطے کے
پہر ساتھہ اول کے پہر یاد کیا اوسی دن تو اعادہ کرے وسطے اور عقبہ کا

وجوباً یا سنتہً اور ایسا ہی ہے اگر ترک کیا جمرہ اولی کو اور رمی کی
جمرتین اخرتین کے پس رمی کرے اولی کی اور از سر نو کری رمی باقی
کی اور اگر رمی کی ہر جمرہ کے ساتھہ تین رمی کے تمام کرے اولی کو
ساتھہ چار رمی کے پھر اعادہ کرے وسطے کا ساتھہ سات رمی کے
پھر جمرہ قصوی یعنی عقبہ کے ساتھہ سات رمی کے اور اگر رمی کی ہر ایک
کے ساتھہ چار رمی کے تمام کرے ہر ایک کو ساتھہ تین تین رمی کے اور نہ
اعادہ کری یعنی اسلئے کہ واسطے اکثر کے حکم کل کا ہے پس گویا کہ رمی کرلی ہے
دوسرے اور تیسرے کی بعد اولی کے رد المحتار — اگر رمی کی ہو فوق
جمرہ عقبہ سے کافی ہے ساتھہ کراہت تنزیہی کے نہر الفائق — سامنی کھڑا ہو
رمی میں جمرہ عقبہ کے گردانی منی کو داہنی طرف اور کعبہ کو بائیں طرف اور کھڑا ہو
جہاں دیکھا جاوے موضع اوسکے کنکریونکا ایسا ہی ہے فتاوی قاضی خان میں عالمگیریہ
رمی کیجاوے بطن وادی یعنی اسفل وادی سے اوسکی اعلی تک ایسا ہی ہے
سراج وہاج میں اور ڈالے کنکریونکو داہنی طرف اور اگر رمی کرے
اعلی وادی سے جایز ہے اور اول سنت ہے مگر عذر سے ایسا ہی
ہے غایت سروجی شرح ہدایہ میں —

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
اگر رمی کی فرق جمرہ عقبہ سے کافی ہے ساتھ کراہت تنزیہی کے نہر الفائق		
رمی کرے سات بار سات سات کنکریوں کی پھر اگر پہنچکر بیچ سات کنکریان ایک بار ہوگی رمی ایک سے نہر الفائق رد المحتار اور نہیں جائز ہے رمی کمتر سات بار سے درمختار	جب بھی کی ہو سات کنکریوں سے ایک بار نہ کافی ہوگی مگر ایک کنکری سے	حاضر پر جمہور فقہا
		نزدیک عطاء کے کافی ہے لیکن تکبیر کہے واسطے ہر کنکری کے ایک تکبیر۔
		نزدیک اصم کے کافی ہے اپنی ساتھ سات کنکری کے ایک ہی بار نزدیک حسن کے اگر جاہل ہے تو کافی ہے۔
		نزدیک باقی زیادہ کے نہیں کافی ہے شمار ساتھ کا

اگر رمی کے سات بار سے زاید جایز ہے درمختار — اور مکروہ ہے لباب و المختار — ٹھہری بقدر تمام ہر رمی کے جسکے بعد رمی ہے بقدر قرارت سورہ بقرہ کے زیادہ کیا لباب مین یا بقدر تین رکع ایک سیپارہ کے یا بقدر تیس آیت کی کہا شارح لباب نے اور یہہ اقل مراتب ہے اور اختیار کیا ہے اسکو صاحب ہادی اور مضمرات نے رد المحتار بعد تمام ہر رمی کے نزدیک ہر کنکری پھینکنی کے لباب رد المحتار کہا لباب مین اور ٹھہرنا نزدیک جمرہ اولین کے سنت ہے سب دنون مین رد المحتار سوالات شرط نہین ہے درمیان رمیون کی بلکہ مسنون پس مکروہ ہے ترک سوالات کا لباب رد المحتار

کہا فقہا نے اور سزاوار یہہ ہے کہ ہو	امام شافعی		دیگر علما
فاصلہ درمیان امی اور موقع حصی یعنی	امی جمرۃ العقبہ کے	کافہ علما	نزدیک ناصر کے زید یہ مین سے مقدار
کنکری کے پانچ ذراع یا زاید اور مذکور ہے	اور موضع رمی		ساتھہ یا پانچ ذراع کے
اصل مین کہ اگر کھڑا ہو رامی نزدیک جمرہ کے	کرنیوالے کے		نزدیک قاسم کی زید یہ مین سے
اور رکھدیا اوسنے کنکر نو نکو نزدیک جمرہ کے	فاصلہ مقدار نہین ہے		مقدار ہے ساتھہ دس ذراع کے
کسی ضعیف کرنے کا نہی ہوگا اور اگر ڈال دیا			یا پندرہ ذراع کے قریب

اوسکو سیطرح کے ڈالنے کے طور پر کافی ہو جائیگا لیکن مسی یعنی بہ اکر نہیں لا
ہوگا بسبب مخالفت قول رسول خدا صلعم کے ایسا ہی ہے محیط مین عالمگیریہ
اور ہو فاصلہ درمیان رامی اور موقع رمی کے پانچ ذراع یا زاید کے اور
مکروہ ہے کمتر مقدار پانچ ذراع سے لباب — اسلئے کہ ماورا ان حدین سے
وضع ہے یعنی رکھنا پس نہین جایز ہے باطرح ہے یعنی ڈالنا پس جایز ہے
لیکن اسصورت مین رامی مسی ہوگا بسبب مخالفت سنت کے قہستانی رد المحتار
اور تین ذراع بعید ہے جمرہ سے اور کم تین ذراع سے قریب ہے جمرہ کے
اور فتح القدیر مین مقدر کیا ہے ساتھ ایک ذراع اور اوسکی مانند کے کہا اور
بعض نے کچھ تقدیر اسکی نہین کی باعتبار عرف کے اور ضد قرب بعد ہے رد المحتار

امام ابو حنیفہ	امام شافعی		دیگر علماء
جو رمی کہ بعد وسکے رمی ہے افضل یہ ہے	مستحب ہے رمی	کافہ علماء	نزدیک قاسم کے زیدیہ مین سے
کہ پیادہ پا ہو اور جو رمی کہ اوسکے بعد رمی	جمرۃ العقبہ کے دن	تمام زیدیہ	رمی کرے جمرۃ العقبہ کے
نہین ہے روا سوار ہو کے ہو ایسا ہی ہے متون مین	نحر کے سوار ہو کے	سوار تمام کے	پیادہ پا
عالمگیریہ	المعانی البدیعہ		المعانی البدیعہ

حدیث

روایت ہے جابر سے کہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ مارتے تھے کنکریاں سوار اپنی سواری پر دن نحر کے اور فرماتے
کہ سیکھو افعال حج کے اسلئے کہ تحقیق میں نہیں جانتا کہ شاید کہ میں
حج نکروں بعد حج اپنے کے نقل کی یہہ مسلم نے —
روایت ہے قاسم بن عبداللہ بن عمر سے کہ دیکھا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پھینکتے تھے کنکریاں دن نحر کے سوار اونٹنی
پہ اور نہ تھا اوس جگہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایک طرف ہو
ایک طرف — نقل کی یہہ شافعی اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور جایز ہے رمی سب سوار ہو کے
ولیکن رمی جمرہ اولی اور جمرہ وسطے میں پیادہ پا افضل ہے
اسلئے کہ رامی ٹھہرتا ہے دعا کے لئے بعد رمی جمرہ اولی اور
رمی جمرہ وسطے کے نہ بیچ رمی جمرہ آخری یعنی عقبہ کے اسلئے
کہ لوٹا جاتا ہے اور سوار قادر ہے لوٹ جانے پر اور اطلاق
کیا ہے افضلیت پیادہ پا رمی کو ظہیریہ میں یعنی کل رمی پیادہ پا

افضل ہے اور ترجیح دیا ہے اسکو کمال وغیرہ نے درمختار
اور ضابطہ یہہ ہے کہ جو رمی کہ جسکے بعد وقوف ہے پس
کرے وہ رمی پیادہ پا اور وہ رمی کہ جسکے بعد وقوف ہے وہ رمی
ہے کہ جسکے بعد رمی ہے جیسا کہ گذرا اور جس رمی کے بعد وقوف
نہین ہے اوس رمی کو پیادہ پا نکرے پھر یہہ تفصیل قول ابی یوسف
کی ہے اور واسطے اسکے ایک حکایت مشہور ہے کہ ذکر کیا ہے
اوسکو طحطاوی وغیرہ نے اور یہی مختار ہے سنت کا مشایخ مین
سے مانند صاحب ہدایہ اور کافی اور بدایع وغیرہم کے اور اسی پر
قول امام ابو حنیفہ اور امام محمد کا پس دکر کیا ہے بحر رایق مین
کہ افضل سوار ہونا ہے کل رمی مین اوپر اوس چیز کے کہ خانیہ
مین ہے اور مشی کل مین اوپر اوس چیز کے کہ ظہیریہ مین ہے اور
کہا صاحب بحر نے پس حاصل ہوا کہ اس مسئلہ مین تین قول ہین
اور ترجیح دیا ہے کمال نے کہ اسکو کہ مشی کل مین افضل ہے اسطرح
کہ ادا اوسکا پیادہ پا اقرب ہے طرف تواضع اور خشوع کے
اور خصوصًا اس زمانہ مین کہ اکثر مسلمان پیادہ پا ہوتے ہین سب

رمی مین پس امن نہین یا اسے ساتھہ سوار ہونے کے درمیان آنے
ساتھہ رحمت کے اور رمی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے
سوار ہوکے سوا اسکے نہین کہ اسلئے تھی تاکہ ظاہر ہوجاوے
فعل آپکا تاکہ اقتدا کیجاوے ساتھہ اوسکے مانند انکی طواف کی
سوار ہوکے اہ کہا بیچ بحر کے اور اگر کہا جاتا کہ رمی پیادہ پا افضل ہے
مگر رمی جمرۃ العقبہ مین بیچ دن آخر کے تو البتہ ہوتی اوسکے لئے وجہ
اسلئے کہ یہہ شخص جانے والا ہے طرف مکہ کی اس ساعت مین
جیسا کہ وہ عادت ہے اور غالب لوگ سوار ہوین پس نہین ہے
ایذا اوسکے سوار ہونے مین باوجود حاصل کرنے فضیلت اتباع
آنحضرت کے کہا شامی صاحب درالمختار نے کہ کہتا ہون مین لیکن اس
زمانہ مین دشوار ہے سوار ہونا بعد رمی عقبہ کے اور کثیر وقت کم
ہوجاتا ہے اوس سے محل اوسکا بسبب کثرت ازدہام کے پس اگر
کہا جاتا ہے کہ یوم اخیر مین رمی کل کی کرے سوار ہوسکے البتہ
ہوتی اوسکے لئے وجہ بھی باوجود حاصل کرنے فضیلت اتباع کے
کل مین بدون جزا اوسپر اور نہ اوسکی غیر پر اسلئے کہ عادت یہہ ہے

کہ کل سوار ہوتے ہین اپنے ڈیروںمین سے اوس حال مین کہ
جانیوالے ہوتے ہین طرف مکہ کی اور اسی پر ہیچ غیر یوم آخر کے
پس رمی کرے کل کی پیادہ پا رواختار۔
یہہ تفضیل یعنی افضل ہونا رمی جمرہ اولی اور وسطے کا پیادہ پا اور جمرہ
عقبہ کا سوار ہوکے روایت کی گئی ہے ابی یوسف سے کہ ذکر کیا ہے
ابن الجراح نے اور وہ بڑے شاگردون عطا بن ابی رباح شاگرد
ابن عباس مین سے تھی اور تھے وہ عالم ساتھہ مناسک کے داخل
ہوا مین اوپر ابی یوسف کے اوس حال مین کہ بیہوش ہوگئے تھے
پس افاقہ مین ہوئے پھر جب دیکھا مجکو کہا اے ابراہیم کیا کہتا ہے
تو رمی جمار مین کہ پیادہ پا کرے حج کرنیوالا یا سوار ہوکے پس کہا
مینے رمی کرے جمار کے پیادہ پا پس کہا ابو یوسف نے کہ خطا
کی تو نے پھر کہا مینے کہ رمی کرے جمار کے سوار ہوکے پس کہا
خطا کی تو نے کہا مینے پس کیا کہتے ہین امام پس کہا ابو یوسف
نے کہ جو رمی کہ بعد اوسکے رمی ہے اوس رمی کو پیادہ پا کرے
اور جس رمی کے بعد رمی نہین ہے اوس رمی کو سوار ہوکے

کرے پھر سنا ابن ابی یوسف کے پاس سے پس سنا مینے
رونا آدمیونکا اونکے گھر مین پس کہا گیا ہمسے کہ قضا کی ابو یوسف
نے پس تعجب کیا مینے حرص ابو یوسف سے علم پر بیچ مثل اس
حالت کے طمطاوے ۔

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	امام احمد
سزاوار یہہ ہے کہ گرین کنکریان نزدیک جمرہ کی یا قریب اوسی یہان تک کہ اگر کرینگے بعید جمرہ سے نہ جایز ہوگی رمی ایسا ہی ہے محیط مین اور اگر گرین کنکریان پشت رحل پر یا محمل پر اور ثابت رہین اسپر اعادہ کرے ساتھہ اونہین کنکریونکے رمی کا اور اگر گرجائین محمل سے یا پشت رحل سے قریب جمرہ کے کافی ہوگا ایسا ہی ہے ظہیریہ مین اور اگر گرین کنکریان پشت مرد یا اونٹ پر اگر خود گرجائین قریب جمرہ کے جایز ہے اور	جب پھینکا ہو کنکری کو تو پڑگئی ہو انسان کے کپڑے پر پس جھاڑ ڈالا ہو اوسنے اوسکو پھر پڑگئی ہو جگہ رمی مین نہ کافی ہوگی - المعانی البدیعہ	کافی ہوجاویگا

جو نہین نہین جایز ہے عالمگیریہ درمختار —

اور جو نہین نہین جایز ہے یعنی اگر خود نہ گرین جو پشت پر ہون بلکہ سایہ حرکت کرنے مرد کے یا اونٹ کے گرین یا خود گرین لیکن بعید جمرہ سے گرین تو نہین جایز ہے رد المحتار — اور لباب مین ہے اور اگر گرین کنکریان شاخص سے اطراف میل ہے کہ وہ علامت ہے جمرہ کی کافی ہو جایگا اور اگر گرین قبہ شاخص پر اور نہ نازل ہون اوسے نہ کافی ہوگا اوسکو بسبب بعد کے اور اگر نہ معلوم ہو کہ جگہ رمی مین خود گرے ہین یا جسپر گرے ہین اوسکے جھٹکنی اور حرکت دینے سے پس اسمین اختلاف ہے اور احتیاط اعادہ رمی مین ہے اور ایسا ہی ہے اگر رمی کے اور شک ہو انکریونکے گرنے مین اپنے موقع پر پس احتیاط اعادہ مین ہے رد المحتار

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
اور تکبیر کہی ساتھ کنکری کے ظاہر الروایۃ	نہ قطع کری حج کرنیوالا	ابن عباس
اقتصار اللہ اکبر پر سوا اسکے کہ روایت کیا	تلبیہ ساتھ اول کنکری کے	اکثر علماء
حسن بن زیاد سے کہ کہی اللہ اکبر واسطے	کہ پھینکا ہو اوسکو جمرۃ العقبہ	
زلت شیطان اور اوسکے گروہ کے اور بعض نے	ہیں اور ابتدا کری پھینکنا	
کہا ہے کہ کہے اللھم اجعل حجی مبرورا وسعی	کنکری کا ساتھ تکبیر کے	
مشکورا وذنبی مغفورا فتح القدیر والمختار	اور ایسا ہی عمرہ کرنیوالا	تمام زیدیہ
یہ یعنی تکبیر کہنا یہاں افضل کہا ہے	لبیک کہتا رہے یہاں تک	سوا ابو ناصر
پس اگر نہ ذکر کرے اللہ کا کچھ یا سبحان اللہ	کہ شروع کری طواف	اور باقر
کہے یا لا الہ الا اللہ کہے کافی ہوگا	کو	اور صادق
اور سوا اسکے نہیں کہ نہ ذکر کیا		
دعا کو بعد اس رمی کے بہ سبب		
نہ وارد ہونے دعا کے		

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
متفق با امام شافعی	نہ تلبیہ کہی حج کرنیوالا بعد وقوف کے بلکہ قطع کری تلبیہ کو وقت دیکھے اول آفتاب کے دن عرفہ کے۔ روایت دوسری ہے مانند قول شافعی اور عمرہ کرنیوالی نے اگر احرام عمرہ کا باندھا ہے میقات سے تو قطع کری تلبیہ کو جب داخل ہو حرم میں اور اگر احرام باندھا ہے عمرہ کا اوسنے حل سے قطع کری تلبیہ کو جب دیکھے بیت اللہ کو	نزدیک سعید بن المسیب تلبیہ کہی عمرہ والا یہاں تک کہ دیکھے چھت مکہ کی نزدیک سعد بن ابی وقاص اور عائشہ کے حج کرنیوالا قطع کرے تلبیہ تو جب جاوے طرف موقف کی۔ نزدیک علی اور ام سلمہ کی قطع کرے حج کرنیوالا تلبیہ کو وقت ظہر یوم عرفہ میں نزدیک حسن بصری کے تلبیہ کہے حج کرنیوالا یہاں تک کہ نماز پڑھے ظہر کی دن عرفہ کے پھر جب پڑھ لے ظہر کو باز رہے تلبیہ سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسلئے کہ اگر دعا کریگا ٹھہر کے
پس ضرر نہوگا گذرنے والونکا واسطے رمی کے اسوقت مین بسبب
کثرت لوگونکے کہا ہے اسکو صاحب بحر رائق نے رد المحتار طحطاوی
نہر الفایق مین ہے جمع کیا ہے نہایہ مین درمیان کل کے یعنی تکبیر
اور تہلیل اور تسبیح اور اللہم اجعل حجی الخ اور قطع کرے تلبیہ کو ساتھ
اول کنکری کے در مختار — قطع کرے تلبیہ کو ساتھ اول
کنکری کے یعنی حج صحیح اور فاسد مین مفرد ہو یا متمتع یا قارن اور
کہا گیا ہے کہ نہ قطع کرے تلبیہ کو مگر بعد زوال کے اور اگر حلق کیا
پہلے رمی سے یا طواف کیا پہلے رمی سے پس اگر قارن یا متمتع ہو
قطع کرے تلبیہ کو اور اگر مفرد ہو قطع نکرے لباب یہ مفید ہے ساتھ
محرم بالحج کے اسلئے کہ عمرہ کرنیوالا قطع کرے تلبیہ کو جبکہ استلام
کرے حجر کا اسلئے کہ طواف رکن عمرہ کا ہے پس قطع کرے تلبیہ کو
پہلے شروع سے اوسمین اور ایسا ہی ہے فوت کرنیوالا حج کا حلال
ہو جائیگا ساتھ عمرہ کے پس ہو گیا مانند عمرہ کرنیوالے اور محصر کے
کہ قطع کریگا تلبیہ کو جبکہ ذبح کریگا اپنی ہدی کو اسلئے کہ ذبح واسطے

حلال ہونے کے ہے اور قارن جب فوت ہو جاوے اوس سے
حج قطع کرے تلبیہ کو جبکہ شروع کرے طواف ثانی مین اسلئے
کہ حلال ہو جائیگا اوسکے بعد بحر رد المحتار
اور ایسا ہی ہے قطع کرے تلبیہ کو اگر مقدم کرے طواف زیارت کو
رمی اور حلق اور ذبح پر یا مقدم کرے حلق کو رمی پر یا مقدم کرے
ذبح کو رمی پر اوس حال مین کہ متمتع ہے یا قارن نہ مفرد معتمر قطع کرے
تلبیہ کو جب استلام کرے حجر کا اور ایسا ہی ہے جسے فوت ہو جاوے
وقوف عرفہ اسلئے کہ وہ حلال ہو جائیگا ساتھہ عمرہ کے پس حکم اوسکا
حکم عمرہ کا ہے ابتداءً اور محصر قطع کرے تلبیہ کو جسوقت ذبح کرے
اپنی ہدی کو اور قارن جب فوت ہو جاوے اوسے حج قطع کرے
جسوقت کہ شروع کرے طواف ثانی مین طحطاوی — ۴

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
جب تاخیر کی ہو رمی مین رات تک اور رمی کی ہو رات مین تو لازم نہین آتا ہے اوسپر دم	جب تاخیر کرے رمی مین رات تک پس نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھ پھر اگر رمی کرے رات مین کافی ہوگی اور اگر تاخیر کی ہو رمی مین فرد تک اور رمی کی فرد امین نہ کیا ہو گی اصحاد قران تک
پھر اگر یاد نہ کیا رات مین یہان تک کہ آگیا غد پس لازم ہے اوسپر رمی غد مین اور لازم ہے اوسپر دم -	جب تاخیر کی ہو رمی جمرہ عقبہ مین عمداً تو ہان لازم آتا ہے اوسپر دم -
نزدیک ابی یوسف و محمد کے نہین لازم آتا ہے اوسپر دم -	جب چھوڑ دیا ایک کنکری کو تیسری دن سے پس بیچ اوسکے تین قول ہین ذکر کیا ہے اسکو ہمنے مغرب مین -
اگر ترک کری ایک کنکری یا دو کنکری یا تین کنکری یا بچا رتو اوسپر لازم ہے صاقہ دینا نصف صاع بعوض ہر کنکری کے	اگر ترک کیا ہو تین کنکریہ نکو یا زیادہ کو پس لازم آئیگا اوسپر دم اور اگر چھوڑ دیا ہے جمیع جمرات کو پس صحیح تردد قولین سے یہہ ہے کہ لازم آتا ہے اوسپر ایک دم +

المعانی البدیعہ

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
ایک روایت مین جب تک	جب تک کی سو رمی دنین راتین	نزدیک عطا کی نہ رمی کری تو
سو جاوے رمی یہان تک کہ ڈوب جا	رمی نکرے اور لازم آوے سو دم	مگر چرانیوالا اونٹ نکالا اور تجار رات کو
سو آفتاب رمی کری تو بہتر اور	ساتھہ روایت چوتھے امام احمد کے	رمی نکرین نزدیک اسحاق کے بھی اگر
رمی کرے زوال کو بعد زوال کے	قایل مین سو طا مین ہے کہ جب بھول جاوے	عمداً ترک کیا سو رمی کی رات تک
اگر ترک کیا سو ایک کنکری کو پس	جمرہ کو بعض ایام منی مین پھر نہ یاد	رمی کری اور اوسپر دم لازم ہے
اسمین دو روایات ہین ایک روایت	کری اوسکو یہان تک کہ لوٹ آئی	نزدیک حسن بصری کے جب تک کہ کرے
مین دنیا ایک مد طعام کا ہے	پس اوسپر لازم ہے ہدی اور حکایت	ایک جمرہ کو صدقہ دی ایک مسکین کو
دوسری روایت مین ایک قبضہ ہے	کیا ہے حاکم سے سو طا مین جب	نزدیک مجاہد کے اگر ترک کیا ایک
طعام تیسری روایت مین	ترک کرے کنکری کو اراقتہ کری	کنکری کو یا دو کنکری کو پس نہین
نہین لازم آتا ہے اوسپر کچھہ	دم کے ای پر جمرہ مین یا جارمین	لازم آتا ہے اوسپر کچھہ ۔
چوتھی روایت مین لازم آتا ہے اوسپر دم	ہر ایک مین اوسمین سے ایک بدنہ ہے	نزدیک طاؤس کے جسنے رمی جار کی
مراقعت کی ہے شافعی کی لازم آتا ہے	پس اگر نہ ہی پس ایک گائی ہے	کی ہو ساتھہ چھہ کے پھینکدے ہے
اوسپر دم اسمین جب تک کرے	المعانی البدیعہ	ایک کھجور یا ایک لقمہ
تین کنکریان المعانی البدیعہ		المعانی البدیعہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	دیگر علماء
اگر ترک کیا رمی ساری کو یا رمی کو ایک دن مین یا پہلے رمی کو یا اکثر رمی ایک دن کو لازم آئیگا دم دینا	جب جلدی کری تیسرے دن مین یہان تک کہ غروب ہو آفتاب لازم آئیگا اوسکو قیام کرنا اور شب باشی یہانتک کہ رمی کرے تیسری دن —	نزدیک حکیم اور حماد اور اوزاعی اور عبد الملک الماجشون کے اگر ترک کیا ہو ایک کنکری یا دو کنکری پس نہین لازم ہے اوپر دم
در مختار	رمی واجب ہے پس جبر رمی کا	نزدیک عطا کے جسنے رمی
سوا اسکے نہین کہ واجب ہوتا ہے تہا ترک ساری رمی کی ایک دم اسلئے کہ جنس متحد ہے جیسا کہ حلق مین ہے اور ترک ساری می کا سوا اسکے نہین کہ متحقق ہوگا ساتہہ غروب آفتاب کے آخر نہین ایام رمی مین سے اور وہ چوتہا دن نحر کا ہے اسلئے کہ رمی کا دن ہونا مشروط نہین ہے مگر نہین دنون مین اور جب تک کہ ایام رمی کے باقی رہین اعادہ ممکن ہے پس رمی کریگا اور بہ ترتیب کے پہر ساتہہ تاخیر کے	ساتہہ دم کے ہے وقت فوت ہوجانے رمی کے اور نہین ہے رکن کہ تمام نہو حج بدون اوسکے	کی ہو ساتہہ چوپہ کے اگر ہو غنی دار اقت کری دم کے اور اگر ہو مفلس قوم تین روزہ رکہے۔
	المعانی البدیعہ	المعانی البدیعہ

واجب ہوگا دم نزدیک ابی حنیفہ کے برخلاف امام محمد اور امام ابی یوسف کے
بحر ترک کرنا اکثر رمی ایک دن کا مانند ترک کرنیکی ہے چار کنکریان یا زیادہ ہی
دن نحر مین یا گیارہ کنکریان مابعد یوم نحر مین اور ایسا ہی ہے اگر تاخیر کی ایک
رمی کی اسی پر اگر ترک کیا کم کو چار سے یا تاخیر کی کم کی چار سے پس لازم
آئیگا اوسپر بعوض ہر کنکری کے صدقہ مگر یہہ کہ پہونچ جاوے صدقہ قیمت
دم کو نپس کم کرے اوسے جو چاہے لباب رد المحتار
اگر ترک کیا جمرہ عقبہ کو باقی دنو نحر مین سوا دن نحر کے لازم آئیگا اوسکو صدقہ
دینا اسلئے کہ رمی جمرہ عقبہ اقل الرمی ہے بقیہ ایام رمی مین بخلاف یوم نحر اسکے
کہ رمی جمرہ عقبہ کل رمی ہے بحثی رد المحتار نہین جایز ہے رمی کمتر سات بار کے
اسلئے جب ترک کریگا رمی کو سات مین سے اکثر کو لازم آئیگا اوسپر دم جیسے کہ
لازم آتا ہے دم اگر نہ رمی کی ہو بالکل اور اگر ترک کیا ہو کمتر سات بار مین
سے مانند تین بار یا تین بار کم تو لازم آئیگا اوسپر بعوض ہر کنکری کے صدقہ دینا رد المحتار
اور جایز اوسکو چلا جانا منی سے پہلے طلوع فجر چوتھے دن کے ہے
اور لیکن چلا جاوے پہلے غروب آفتاب تیسرے دن کے پس اگر نہ کیا یہان
تک کہ غروب ہو گیا آفتاب تیسرے دن کا مکروہ ہوگا اوسکو جانا یہان تک

رمی کرے چوتھے دن اور اگر چلا گیا رات سے پہلی فجر جو تیسرے دن کے
ذلازم آئیگا اوسپر کچھ اور تحقیق برا کیا اور کہا گیا ہے کہ نہیں جائز ہے
اوسکو کہ جاوے بعد غروب آفتاب تیسری دن کے پس اگر چلا جائیگا لازم
آئیگا اوسپر دم اور اگر چلا گیا بعد طلوع فجر یوم رابع کے پہلے رمی سے
لازم آئیگا اوسپر دم اتفاقاً لباب اور نہیں فرق ہے اسمیں درمیان
مکی اور آفاقی کے جیسا کہ بحر رائق میں ہے رد المحتار تیسرے دن
ایام نحر میں سے ملقب ہے ساتھ یوم النفر الاول کے اسلئے کہ
جائز ہے اوسکو چلا جاوے اوسمیں بعد رمی کے اور یوم رابع
اخیر ایام تشریق کا ہے نام رکھا جاتا ہے یوم النفر الثانی
فتح القدیر رد المحتار ۔

امام شافعی جب عاجز ہو جاوے مریض نفسہ رمی کرنے سے
جائز ہے نایب کر لینا رمی کے لئے دوسرے شخص کو تو کافی
ہو جائیگی رمی دوسرے شخص کی اسکے لئے اور نہ لازم آئیگا
اوسپر کچھ المعانی البدیعہ

نہین ہے صحیح رمی ان دنون مین بعد زوال شمس سے باتفاق چارون
اماموں کے مگر نزدیک ابو حنیفہ رح کے جایز ہے رمی یوم ثالث
مین طلوع فجر سے مع الکراہۃ اور نزدیک شافعیون اور مالکیون
اور حنبلیون کے مستحب ہے کہ جسوقت ڈہل جاوے شمس یہہ کہ
مقدم کرے رمی کو صلوٰۃ ظہر پر اور مستحب نزدیک شافعیون
اور حنبلیون کے یہہ ہے کہ جسدن رمی کرے غسل بہی کرے
مگر خلاف ہے مالکیون کا اور شرط نزدیک شافعیون اور مالکیون
اور حنبلیون کے ترتیب ہے درمیان جمرات کے اور کہا حنفیون نے
ابتدا کرے جمرہ اولی سے اور وہ قریب مسجد خیف کے ہے
اور مارے اوسکی سات سنگریزہ ہر ایک علیحدہ دوسری سے
پہر کچہہ تہوڑا اوس سے گذر جاوے اور چہوڑی اوسکو پیچہے اور
کہڑا ہووے ایسے مقام مین جو نہ لگی تہا اوسپر سنگریزہ اور
متوجہ ہووے قبلہ کیطرف اور تعریف کرے اللہ کی اور تکبیر
اور تہلیل اور تسبیح کرے اور دعا مانگے بمقدار سورہ بقرا اور یہہ
مستحب ہے اگر ممکن ہووے بغیر ایذا پہر آوے جمرہ ثانی کو اور

کرے یہان جو کیا اوسنے جمرہ اولی مین اور ٹھہرے واسطے دعا کے
جسقدر ٹھہرا ہے جمرہ اولی مین اور پھر آوے جمرہ ثالث کو اور اسکا
نام جمرہ عقبہ ہے کہ رمی کیا اسکو یوم نحر مین پس رمی کرے اسکی
اور نہ کھڑا ہوا دعا کیواسطے وہان اور مروی ہے کہ دعا مستجاب
ہوتی ہے نزدیک جمرات کے اور مروی ہے حضرت انس رضہ سے
کہ ایک انصاری نے سوال کیا رسول اللہ صلعم سے کیا معنی ہین
شاعر کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بخشا جاتا ہے
گناہ کبیرہ بدلہ ہر سنگریزہ کے جو پھینکتی ہین اوسکو پھر رمی کرے یوم
ثالث ایام تشریق سے چنانچہ رمی کیا اول دنمین اور مستحب ہے نزدیک
شافعیون کے فقط خطبہ پڑھے اسی دنمین بعد ظہر سے اور کہا ہے
اوس خطبہ مین لوگونکو کیفیت چلنے منی کے اور مابعد منی کے جو اور
چیز ہے اور یہہ آخری خطبہ چار دن خطبون حج سے ہے نزدیک
شافعیون کے کیونکہ اول خطبہ ساتوین تاریخ ذی الحجہ مین ہے اور
دوسرا یوم عرفہ مین ہے اور تیسرا یوم نحر مین اور جو تہا یہہ ہے
اور نزدیک حنبلیون کے نہین ہے اول خطبہ اور باقی تین خطبہ

ہین اور نزدیک حنفیون اور مالکیون کے تین خطبہ ہین اول ساتوین
تاریخ مین اور دوسرا عرفہ مین اور تیسرا حجدن جاوے منی سے
پس رمی کرے اوس دنمین اگر نہو وے جانا یوم ثانی مین اور
افضل نزدیک شافعیون کے یہہ ہے کہ رمی کرے سوائے
دن جانے کے پیادہ اور جانیکے دن ہین سوار اور حنفیون کے
نزدیک کل رمی سوار ہوکر افضل ہے اور مذہب شافعیونکا یہہ ہے
کہ اگر ترک کرے رمی واجب ہے اوسپر جزا اور تفصیل اوسکی
یہہ ہے کہ اگر متروک جمیع رمی ایام تشریق اور یوم نحر کا ہے لازم
ہے اوسپر ایک قربانی اور یہی اگر متروک تین سنگریزہ یا زیادہ اس سے
ہین لازم ہے اوسپر دم اور اگر ترک کیا اوسنے ایک سنگریزہ کو
لازم ہے اوسپر ایک مد طعام اور تقسیم کرے اوسکو مساکین
حرم پر اور دو سنگریزون کے ترک کرنے سے لازم اوسپر
دو مد طعام ہے اور حنفیون کے نزدیک اگر ترک کیا اوسنے
جمیع رمی کو یا رمی جمرہ عقبہ کو یوم نحر مین یا اکثر اسے لازم ہے
اوسپر قربانی کرنا اور اگر ترک کیا اوسنے ایک یا دو سنگریزہ واجب

ہے اوسپر بدلہ ہر سنگریزہ کے نصف صاع گیہون سے یا ایک
صاع چھوارون یا جو سے اور اگر ترک کیا اوسنے مارنا تینون جمرہ
کا کسی دنمین یا ایام تشریق سے یا اکثر نصف جمرون سے لازم اوسپر
قربانی ہے اور اگر متروک کم نصف سے ہے بدلہ ہر سنگریزہ کے
نصف صاع گیہون یا ایک صاع چھوارے یا جو سے واجب ہے
اوسپر اور اگر موخر کیا جمرہ عقبہ کو دوسرے دن تک لازم اوسپر دم
نزدیک ابو حنیفہ رح کے اور نزدیک صاحبین کے نہین ہے اوسپر کوئی چیز
مگر گنہگار ہے اور اگر موخر کیا اوسنے دو یا تین سنگریزونکو اپنی وقت
سے دوسرے دن تک تو نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے لازم ہے
اوسپر نصف صاع گیہون یا ایک صاع جو چھوارے اور نزدیک
صاحبین کے نہین ہے اوسپر کوئی چیز اور نزدیک ابو حنیفہ رح کے
اگر موخر کیا اوسنے چار سنگریزہ یوم ثانی تک یا ترک کیا اوسنے
بالکل سنگریزونکو گیارہوین تاریخ اور ادا کیا اوسنے اوسکو
بارہوین تاریخ مین اور یا ترک کیا بالکل رمی کو بارہوین تاریخ مین
اور ادا کیا تیرہوین تاریخ مین لازم ہے اوسپر دم نزدیک ابو حنیفہ

رہے کے اور نزدیک مالکیون کے اگر ترک کرے جمیع کو یا ایک جمرہ کو
لازم اوسپر قربانی ہے اور مذہب حنبلیہ کا یہہ ہے کہ جسوقت
ترک کرے جمیع کو یا رمی یوم نحر کو یا رمی کسے دن ایام تشریق سے
یا ترک کرے ایک جمرہ کے رمی واجب اوسپر قربانی ہے اور
اگر ترک کیا اوسنے ایک سنگریزہ لازم اوسپر ایک مد طعام ہے
ایک روایت مین اور ایک مٹھی طعام ہے دوسری روایت
مین اور قربانی ہے تیسری روایت مین اور نزدیک حنبلیون
کے اگر موخر کیا اوسنے کل کو ادا کرے سب کو ایام تشریق مین
ترتیب ادا اور ترتیب کی تفصیل یہہ ہے رمی کرے جمرہ عقبہ کو ساتھ
نیت یوم نحر کے پہر رمی کرے جمرہ اولی کو یوم اول ایام تشریق
کی نیت سے پہر رمی جمرہ ثانے اور ثالثہ کو یہی یوم اول کے
نیت سے کری اور نہین ہے صحیح نزدیک حنبلیون کے کسی قسم
کی رمی کے قضا مگر ساتھہ نیت کے اور نہین ہے یہی رمی صحیح رات
مین اور نہ قبل زوال کے اور کہا علماء حنبلیون نے اگر ترک کرے
ایک سنگریزہ کو کسی جمرہ سے نہین ہے رمی بعد اوس جمرہ سے

اور اگر نہیں جانتا تہا کہ کونسا جمرہ اوسنے ترک کیا رجوع کرے اور
تامل کرے تاکہ یقین اوسکو آوے اور مروی ہے کہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ جسوقت فارغ ہوئی بنا بیت اللہ سے آئے اونکے
پاس جبرئیل علیہ السلام پس سمجہایا اونکو طواف کو پہر آئے جمرہ عقبہ
کو دیکہا اونہون نے شیطان کو پس اوٹہایا جبرئیل علیہ السلام نے
سات سنگریزے اونکو اور دیا ابراہیم علیہ السلام کو اور کہا جبرئیل علیہ السلام
نے کہ مار ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ اور تکبیر کہہ اور جسوقت کیا حضرت ابراہیم
خلیل اللہ نے یہہ فعل غایب ہوگیا شیطان اور جسوقت آیا طرف
جمرہ وسطے کے پہر ظاہر ہوا شیطان پس دیا حضرت جبرئیل نے
سات سنگریزے اونکو اور کہا کہ مار انکو جسطرح پہلے ماری تہی تو نے
اور تکبیر کر جسوقت کیا حضرت ابراہیم نے یہہ فعل غایب ہوا شیطان
پہر آئے طرف جمرہ قصوی کے کیا اونے وہ فعل جو پہلے دفعہ
کیا تہا اور یہہ اصلیت ہے رمی جمار کی اور مذہب تمیون امامونکا
سوائے حنفیون کے یہہ ہے کہ رہنا رات تین اور دوسرے
دن ایام تشریق کے ایام تشریق سے واجب ہے منی مین اور

ایسے حکم ہے تیسری رات کا ایام تشریق سے اگر نہ ہو رہے جانا
منی سے یوم ثانی ایام تشریق سے غروب شمس تک اور لازم
ہوتا ہے اوسکو رمی تیسرے دن ایام تشریق سے اور اگر گیا دوسرے
دن پہلے غروب سے ساقط ہوا تیسری رات کا رہنا اور تیسرے
دن رمی کرنا اور چلنا بہتر ہے بالاتفاق اور کہا حنفیون نے رہنا
منی مین لیالی منی مین سنت ہے اور چھوڑنا اوسکا مکروہ ہے اور بہتر یہہ ہے
کہ ساری رات وہان رہے اور واجب یہہ ہے کہ نصف رات سے
زیادہ رہے اور ایسی ہی شافعیون اور مالکیون کا مذہب ہے اور
اگر چھوڑ دیا اوسنے رہنا تینون راتون مین نزدیک شافعیون اور
حنفیون اور مالکیون کے اوسپر قربانی ہے اور اگر نہ رہا
ایک رات لازم ہے اوسپر ایک مد نزدیک شافعیون اور حنبلیون
کے ایک روایت مین اور دوسری روایت مین قربانی ہے
اور تیسری روایت مین درہم یا نصف درہم اور نزدیک مالکیون
کے لازم ہے اوسپر قربانی اور اگر نہ رہا دو رات لازم ہے
نزدیک شافعیون کے اوسپر دو مد اور ایک روایت مین شافعی

اور احمد سے یہہ ہے کہ لازم اوسپر ایک یا دو درہم ہے اور نزدیک
مالکیون کے اوسپر قربانی ہے اور یہہ روایت احمد سے بھی نقل
کی گئی ہے اور یہہ حکم غیر معذور کا ہے اور اگر اونے رہنا ترک
کیا ہو سے عذر کے سبب سے نہین ہے اوسپر کوی چیز نزدیک
شافعیون اور نزدیک مالکیون کے واجب ہے ہدی بسبب
نہ رہنے رات کے اگرچہ ہوی نہ رہنا بسبب ضرورت کے اور کہا
حنبلیون نے نہین ہے اوپر اہل سقایہ کے یعنی آل عباس اور
چرانے والون پر رات رہنا منی مین مگر غروب تک منی مین
رہے اس تقدیر مین اوسپر لازم رات کا رہنا ہے اور نہ آل
عباس پر ۔ از مناسک صغیر ابن جماعہ

محصب مین اُترنا بعد تیسرے دن نحر کے

امام ابو حنیفہ	امام شافعی
اور جب حاجی منی سے طرف مکی کی تیسرے دن نحر کے کہ یوم نفر اول ہے یا چوتھی دن کہ آخر ایام تشریق اور یوم نفر ثانی ہے اوتری محصب مین اور یہہ اوترنا سنت ہے اگرچہ ساعت بھی ہو سراج وہاج مین ہے کہ رقعہ کری اسلین اپنی سواری پر بھی پس حاصل ہو گی ساتھ کی اصل سنت اور اسی پر کمال سنت پس وہ ہے جو ذکر کیا ہے اور سکا کمال یہ ہے کہ پڑہے محصب مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور سوئی خفیف سونا پہر آئی مکہ مین یہہ بحر رائق مین ہے	اوترنا محصب مین کہ وہ ایک موضع ہے درمیان منی اور مکہ کے بیچ شب چہارم کے مستحب ہے اور نسک نہین ہے المعانی البدیعہ

اور شرح نقایہ فارسی مین ہے اور اظہر یہہ کہ کہا جاے اور
محصب مین سنت کفایہ ہے اسلئے کہ یہہ جگہہ نہین سعیت کہنے کی
سب حاجیونکے لئے اور لائق ہے امیرون حج کو اور اورونکو سوا
اونکے اور نہ محصب مین اگرچہ ساعت بھر ہو اسلئے اظہار طاعت
کے اور محصب ساتھہ ضمہ میم اور فتحہ حاے مہملہ اور صاد مہملہ شدہ کے
الطبح ہے اور نہین ہے مقبرہ محصب مین سے اور کہا جاتا ہے اسکو
بطحا اور حنیف فارسی کہا فتح القدیر مین وہ فضاے مکہ ہے اور اسکی
مابین دو پہاڑونکے ہے متصل ساتھہ مقابر کے طرف اون پہاڑونکے
کہ مقابل ہین اسکی جڑہاے مین بائین طرف اوس حال مین کہ تو جاتا ہو
طرف منی کی بہ ارتفاع بطن وادی سے درمختار ۔ ردالمحتار
جسوقت جاوے منی سے اور ہے محصب مین بالاتفاق ردالمحتار کیونکہ
حمد اور شکر کرنیوالا اور مطیع ہووے اور خوش ہووے پورا کرنے
افعال حج سے اور محصب وہ مکان ہے کہ نہ مابین اوس پہاڑ کے
جو قریب اوسکے مقابر مکہ ہے اور وہ پہاڑ جو مقابل اوسکے مصعد کے جانب چپ مین
اور ردالمحتار کہ تو جانیوالا ہو منی کیطرف اور وقت چڑہنے کے

بطن وادی سے اور نہیں ہے مقبرہ اوس سے اور کہا جاتا ہے
اوسکو ابطح اور خیف بنی کنانہ اور پڑھے وہان ظہر اور عصر اور مغرب
اور عشاء کو اور تھوڑی دیر سوے پھر چلے طرف بیت الحرام کی
اور کرے طواف وداع اگر عمرہ نکیا ہووے اوسنے قبل اسکے نہ حج
ساتھ اور نہ تنہا اور وہ مستطیع ہے سو وہی واجب ہے اوسپر
عمرہ ایک مرتبہ مثل حج کی نزدیک شافعیون اور حنبلیون اور ایک
جماعت حنفیون کے اور نزدیک دوسری جماعت حنفیون کے عمرہ
سنت ہے اور یہہ ہی مذہب مالکیون کا ہے اور جسوقت ارادہ کرے
مکہ سے عمرہ کا مستحب نزدیک شافعیون کے یہہ ہے کہ طواف کرے
بیت اللہ کا پھر پڑھے دو رکعت طواف کی پھر بوسہ دیوے حجر اسود
کو پھر نکلے عمرہ کیطرف اور مذہب مالکیون کا یہہ ہے وہ شخص کہ جو خارج
ہووی مکہ سے جھنہ کیطرف تاکہ عمرہ کرے اور وداع کرے ساتھہ
طواف کے اور بخلاف حج اور تنعیم کیطرف اور لازم ہے اوسپر
نزدیک چارون امامون کے یہہ کہ خارج ہووے حل کیطرف اگرچہ ایک

قوم ہووے اور نہین ہے لازم احرام اون مسجدونسے جو مشہور
ساتھہ مساجد عائشہ رضہ کے ہین اور نہین ہے صحیح نزدیک شافعیون
اور حنبلیون کے جب تک وہ محرم بالحج ہے اور نہین ہے صحیح نزدیک
اون دونون کے احرام اوسکا جب تک مقیم ہووے منی مین واسطے
رمی کے اور نزدیک حنفیون کے جسوقت احرام کرے عمرہ کے
واسطے بعد وقوف عرفات اور قبل طواف سکے لازم ہے اوسپر
چھوڑنا عمرہ کا اور اگر نہ چھوڑا اوسنے عمرہ کو صحیح ہوتا ہے ادا
اوسکا اور لازم ہے اوسپر قربانی اور اگر چھوڑدیا اوسنے عمرہ کو
بھی لازم ہے اوسپر قربانی اور ایک عمرہ اور نزدیک حنفیون کے
جایز ہے سالتمام مین مگر مکروہ ہے پانچ دن مین ایام تشریق
اور عرفہ اور نحر مین اور نزدیک مالکیون کے عمرہ جایز ہے
سال تمام مین مگر ایام منی مین حاجی کے لئے اور جسوقت ارادہ
کرے احرام عمرہ کا حل سے غسل کرے اور نکالے میلے ہوئے
کپڑونکو اور پہنے دو کپڑون احرام اپنی کی اور پڑھے دو رکعت
احرام کے واسطے اور احرام کرے عمرہ کیواسطے چنانچہ باب احرام

مین بیان گذر چکا اور کہے زبان سے اور نیت کرے دل سے ای بار خدایا
تحقیق ارادہ کیا مینے عمرہ کا پس آسان کر اوسکو میرے واسطے اور قبول کر
اوسکو مجھسے اور مدد دے مجھکو اوسپر اور برکت کر میرے واسطے عمرہ مین
ارادہ کیا مینے عمرہ کا اور احرام کیا مینے اوسکے واسطے خاص اوسکے
واسطے حاضر ہون تیری خدمت کیواسطے ای بار خدایا اور حاضر ہون
تیری خدمت کیواسطے اور نہین ہے شریک تیرا اور حاضر ہون تیری
خدمت کیواسطے اور تحقیق حمد اور نعمت خاص تیری واسطے ہے اور ملک
اور نہین ہے کوی شریک تیرا اور جسوقت مین کہین اوسنے یہہ باتین منعقد ہوگیا
احرام اوسکا عمرہ کیواسطے بالاتفاق اور حرام ہے اوسپر وہ چیز جو حرام ہے
محرم حج کے لئے اور ارادہ کرے مکہ کا اور انحالیکہ تلبیہ اور ذکر کرنیوالا
ہووے اور داخل ہووے مکہ مین اور مسجد حرم مین اوس صفت کے ساتھہ جو ذکر
ہوا باب دخول مین اور قطع کرے تلبیہ کو نزدیک تینون اماسنکے سوای
مالکیون کے اور کہا ابن حبیب مالکی نے عمرہ کرنیوالا ہے موافیت سے اور
جسے حج فوت ہوا ہووے تلبیہ کرے رویت بیت اللہ تک اور تحقیق
عمرہ کرنیوالا قرب سے جانچہ تنعیم سے تلبیہ کرے بیوت مکہ تک یا مسجد حرام تک

اور مشہور نزدیک مالکیون کے وہ ہے جو مدون مین ہے وہ یہہ ہے کہ عمرہ کرنیوالا
میقات سے جسوقت داخل ہووے حرم مین قطع کرے تلبیہ کو اور ایسے ہی
حکم ہے فوت کرنیوالی حج کیواسطے اور جسوقت داخل ہووے مکہ یا مسجد الحرام
مین طواف کرے بیت اللہ کا ساتہہ دفعہ اور ارادہ کرے اس طواف
سے طواف عمرہ اور رمل کرے بالاتفاق اور اضطباع کرے نزدیک
تین امامونکے غیر مالکیون کے پہر پڑہے دو رکعت طواف کی اور عود کرے
حجر اسود کی طرف اور بوسہ دیوے اور خارج ہووے دروازہ صفا سے
اور سعی کرے ساتہہ دفعہ صفت مذکور پر جو ہمنے ذکر کیا طواف اور
سعی مین اور جسوقت فارغ ہووے سعی سے ذبح کرے ہدی کو اگر ہدی
اوسکے ساتہہ ہووے پہر حلق کرے یا قصر کرے تاکہ حلال ہووے
بسبب اسکے نزدیک چارون امامونکے مگر حنفی چنانچہ ابو منصور نے
اپنی مناسک مین کہا ہے کہ کہتے ہین کہ جسوقت لیجاویگا وہ ہدی کو
نہین حلال ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے اپنی احرام پر نہ حلق کرے
نہ قصر یہان تک کہ ذبح کیا ہدی کو یوم نحر مین چنانچہ پہلے
بیان ہو چکا ۔ از مناسک صغیر ابن جماعہ

چوتھا فرض حج کا ترتیب افعال سے ہے

یعنی

اول احرام بعد ازاں وقوف بعرفہ بعد ازاں طواف الزیارت
جو ایک اسنے فوت ہوا حج ادا نہوا

طواف وداع

امام ابو حنیفہ	امام شافعی	
نسک سے ہے طواف وداع واجب ہوتا ہے	طواف وداع ایا نسک سے ہے کہ واجب ہوتا ہے	
اوسکے ترک سے دم	اوسکے ترک سے دم یا نہین	
المعانی البدیعہ	دو قول ہین	
	ایک قول مین نسک سے ہے واجب ہوتا ہے اوسکے ترک سے دم	حسن
	دوسرا قول یہ ہے نسک نہین ہے اوسکی	عطا
	ترک سے دم بلکہ مستحب ہے المعانی البدیعہ	حکیم
		حماد
		ثوری
		اسحاق
		ابو ثور
جو مواقیت مین رہتا ہو یا داخل	واجب ہے طواف وداع اوسپر جو نکلا ہو اپنی	
مواقیت ہین طواف طواف وداع	گھر سے قریب ہو کہ سے یا بعید جب	
نہین واجب ہے	طواف کیا ہو وداع کا پھر حاضر ہوی ہو اوسکو	
المعانی البدیعہ	فرض نماز پھر پڑھا ہوا اوسکو نہ لازم	
	آئیگا اوسپر اعادہ طواف کا	
	المعانی البدیعہ	

امام احمد	امام مالک	دیگر علماء
		مختلف ہے روایت مجاہد سے
		پس روایت کیا ہے مجاہد سے
متفق ساتھ قول شافعی		قول مانند قول حسن کی اور اسیکے
		موافقین کے اور روایت
	متفق ساتھ قول دوسرے شافعی	کیا گیا ہے مانند قول مالک
		المعانی البدیعیہ
		نزدیک عطا کے لازم آیا اسکا اوپر
		اعادہ طواف کا .
		المعانی البدیعیہ

امام ابو حنیفہ	امام شافعی		دیگر علماء
اعادہ طواف لازم نہیں آتا ہے اگر اقامت کری ایک مہینہ یا دو مہینہ المعانی البدیعہ	طواف وداع کرکے اقامت کرے واسطے خریداری اسباب سفر کے مضر نہیں ہے اور اسیطرح عیادت مریض کی اذا لم یعرج لہ	ابی یوسف	
اگر نیت کی ہو اقامت کی بعد اوسکے کہ حلال ہوگیا ہو اوسکو نفر اول نہ ساقط ہوگا اوسسے طواف وداع المعانی البدیعہ	اور جسکو ترجیح دیا ہے عبد الرؤف نے شرح مختصر میں وہ یہ ہے کہ عیادت مریض اور زیارت صدیق اور اوسکی مانند سے بعد طواف وداع کے اعادہ طواف لازم آتا ہے جب فارغ ہوجاوے آفاقی حج سے اور نیت کری اقامت مکہ کی تو نہیں ہے طواف وداع اوپر المعانی البدیعہ		نزدیک عطا کے اگر لوٹا ہے بعد نکل جانے حرم سے نہ ساقط ہوگا اوسی دم اور اگر لوٹ آیا ہے پہلے نکل جانے سے حرم سے ساقط ہوجائیگا اوسی دم المعانی البدیعہ
	اگر نکلا ہو بدن کے نے طواف وداع کے لوٹ آئی اور طواف وداع کری پس اگر نہ ہو وہ جگہ جہانسے لوٹا ہے بقدر مسافت قصر کے ساقط ہوگا اوسی دم اور اگر ہو وہ جگہ بقدر مسافت قصر کے تو ساقط نہ ہوگا اوسسے دم المعانی البدیعہ		

جسوقت فارغ ہووے حاجی افعال حج سے اور ارادہ کرے رہنے مکہ کا تو
طواف وداع یہہ مذہب حنبلیونکا ہے اور جسوقت ارادہ کرے چلنے مکہ سے
واجب ہے اوسپر نزدیک شافعیون کے طواف وداع برابر ہے کہ وطن اوسکا حرم
ہووے یا خارج حرم اور نزدیک حنبلیونکے واجب ہے طواف وداع اوس شخص پر
جو جاتا ہے وطن کیطرف اور ترک کرنے سے واجب ہے اوسپر
قربانی اور نزدیک حنفیون کے طواف وداع واجب ہے
اور اوسکے ترک کرنے سے یا اوسکے اکثر کے ترک کرنے سے لازم ہے
قربانی اگر نہووے اوسی قربانی باقی رہیگا ذمہ دار اور طواف وداع
مستحب ہے نزدیک مالکیون کے اور نہین ہے قربانی اوسکی ترک کرنے مین
اور نہین ہے حائض اور نفاسہ پر طواف وداع بالاتفاق اور بہتر یہہ ہے
کہ کرے طواف وداع کو بعد فارغ ہونے جمیع مناسک حج سے اور
نہ ٹھہری بعد طواف وداع مکہ مین نہ رمل ہے طواف وداع مین اور
نہ اضطباع بالاتفاق جسوقت فارغ ہووے طواف وداع سے پڑھے
دو رکعت نماز اور مستحب نزدیک شافعیون کے جسوقت فارغ ہووے
دو رکعتونسے یہہ ہے کہ آوی ملتزم کو اور چپٹاوے سینہ اور پیٹ دیوار

بیت اللہ کے ساتھ اور پہلا رے دونوں ہاتھوں کو دیوار بیت اللہ پر
اور کرے داہنی طرف اپنی کو طرف دروازہ بیت اللہ کے اور بائیں
ہاتھ کو حجر اسود کی طرف اور مانگے اللہ سے جو چیز بہتر ہے امور دنیا اور
آخرت سے اور نزدیک شافعیوں کے بہتر یہہ ہے کہ پڑھے یہہ دعا
اللھم فاسئلک العافیۃ فی بدنی والعصمۃ فی دینی واحسن منقلبی وارزقنی
ما عشتک ما ابقیتنی واجمع لی خیر الدنیا والاخرۃ اور کہا شافعیوں نے اگر زیادہ
اس دعا سے اور پڑھے بہتر ہے اور کہا ابن صلاح نے جسوقت فارغ
ہووے دعا سے آوی زمزم کو اور پیوے اوسی پانی تبرک سمجھکر کے
پھر لوٹے حجر اسود کیطرف اور بوسہ دیوی اور نزدیک حنفیوں کے بعد دو رکعت
نماز کے مستحب ہے کہ آوی زمزم کو اور پیوی پانی اور لگاوے
وہ پانی سر اور بدن اپنے کو اور ادا کرے آداب پانی پینے کے اور
آداب سے ایک یہہ ہے کہ گھونٹ گھونٹ پیوے اور نہ پیوی دم لگاکر
اور کھڑا ہوکر کے پیوی یہہ سنت ہے وقت پانی پینے زمزم کے
اور دعا مانگے وقت پانی پینے کے پھر آوے دروازہ بیت اللہ پر
اور بوسہ دیوے چوکھٹ کو پیشانی اور رخسار دایاں اور سینہ رکھے

ملتزم پر اور پکڑے پردہ بیت اللہ کو تھوڑی دیر پھر دعا مانگے اور
مستحب ہے نزدیک حنبلیون کے یہہ بھی کہ بوسہ دیوے حجر اسود کو
پیچھے دو رکعتون طواف سے اور ملاوے سینہ اور پیٹ اور دونون رخسار
اور ہاتھ اور کلای کو ملتزم کے ساتھ اور مستحب ہے وہ دعا جو منقول
ہوگئی شافعی سے اور مذہب شافعیون اور مالکیون کا یہہ ہے کہ پیٹھ کرے
کعبہ کیطرف چلنے کے وقت اور نہ چلے اوندھے پاؤن کیونکہ یہہ مکروہ ہے
نہین منقول اس باب مین کوئی حدیث اور یہہ ہے نزدیک حنفیون کے
چلے اوندھے پاؤن تاکہ منہ اوسکا کعبہ کیطرف ہو اور یہہ نزدیک
بعضی شافعیونکے بھی مختار ہے اور حنبلیون سے دو روایت ہین
ایک موافق حنفیونکے اور دوسری موافق مالکیونکے فقط ازمنہ کے صغیر ہین

از ابو داؤد

دعا طواف مین درمیان دو رکنونکے

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

از مالک

دعا صفا پر

اللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ
وَاِنِّیْ اَسْاَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ
وَاَنَا مُسْلِمٌ

از زرین

تہلیل صفا اور مروہ پر ہر پھیرے میں
بعد تین تکبیر دینکے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

از ابو داؤد و ترمذی

دعا وقت ثنا نے حلق در قربانی کے منہ قبلہ کیطرف
ذبح کے بعد دن نحر کے

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا
وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ
مِنْکَ وَلَکَ وَاِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

دعا جب کہ حرم کے پاس پہونچے

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَاَمْنُکَ فَحَرِّمْنِیْ عَلَی النَّارِ وَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَائِکَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ ۵

دعا جب آدمی کے وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے

اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَھَابَۃً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَہٗ وَکَرَّمَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗ اَوِ اعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّتَعْظِیْمًا وَّبِرًّا ۵

دعا ابن عمر وقت دیکھنے خانہ کعبہ کے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ ۵

دعا مسجد کے داخل ہوتے وقت

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ۵ یہ دعا پڑھے بسم اللہ پڑھ کے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھے ؛

دعا وقت استلام حجر کے پہلی بار اور وقت ابتدا طواف کے

بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا بِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ تکرار اس دعا

کی وقت محاذات حجر اسود کے ہر پھیری میں مستحب ہے

دعا وقت رمل کے تین پھیروں میں

اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا ۝

دعا باقی چار پھیروں میں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ عَمَّا تَعْلَمُ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰھُمَّ
اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

دعا بعد دو رکعت طواف کے

اَللّٰھُمَّ اَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ اَتَیْتُکَ بِذُنُوْبٍ کَبِیْرَۃٍ
وَاَعْمَالٍ سَیِّئَۃٍ وَّھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ فَاغْفِرْ لِیْ
اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

دعا ملتزم میں کہ درمیان باب کعبہ اور حجر اسود کے ہے

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا اَبْدَانِیْ لِنِعْمَتِکَ وَیُکَافِیْ مَزِیْدَکَ اَحْمَدُکَ
بِجَمِیْعِ مَحَامِدِکَ مَا عَلِمْتُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ عَلٰی جَمِیْعِ نِعْمَتِکَ مَا عَلِمْتُ
مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَعَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اَعِذْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَاَعِذْنِیْ

من کل سوء و تقضی بما رزقنی و بارک لی فیہ اللھم اجعلنی
من اکرم وفادک علیک و الزمنی سبیل الاستقامۃ حتی القاک
یا رب العالمین ۵

دعا جو مین کہ محبوب کے خانہ کعبہ مین ہے

یا رب اتیتک من شقۃ بعیدۃ مؤملا متعروفک فلا تخیبنی
متعروفا من متعروفک تقضی بہ کل متعروف من سواک
یا متعروفا بالمتعروفین ۵

تمام ہوا حصہ اول مناسک الحجاج کا

5662

فہرست امداد الحجاج حصہ اول

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴	حج کی تعریف —	۳۱	آٹھویں شرط وجوب حج
۶	پہلی شرط وجوب اسلام	۳۲	نویں شرط ادائی وجوب حج صحت بدن
۶	دوسری شرط وجوب حج حریت (آزادی) یعنی	۳۷	دسویں شرط ادائی وجوب حج امکان
۷	تیسری شرط وجوب حج عقل —	۳۹	اول شرط ادائے وجوب حج خالی ہونا عذر سے
۸	چوتھی شرط وجوب حج بلوغ	۴۱	دوسری شرط ادائے وجوب حج خاوند یا محرم کا
۹	پانچویں شرط وجوب حج وقت		ساتھ ہونا
۱۳	چھٹی شرط وجوب حج دینا نفقہ عیال اور	۴۷	عمرہ سنت ہے جنکے نزدیک
	امور ضروری کا لوٹنے تک	ایضاً	عمرہ واجب ہے جنکے نزدیک
۱۷	ساتویں شرط وجوب حج زاد و راحلہ	۵۵	صفت حاجی
۱۸	حج مبرور —	۵۶	فضیلت حج و عمرہ
ایضاً	کبھی حج حرام کہلاتا ہے —	۶۰	طواف
۱۹	کبھی حج مکروہ کہلاتا ہے	۶۲	لبیک
۲۷	راحلہ —	۶۴	حق العباد

صفحہ	مضمون
۸۴	مطلق سفر
۹۱	میقات احرام حج کی دو قسم ہین
۱۰۱	غسل احرام
۱۲۰	خشکی کا بیان
ایضاً	تری کا بیان
۱۳۳	مکی کی تعریف
۱۴۰	صحت احرام
۱۵۶	حج و احرام نائب و اجیر
۱۶۶	بیان اسکا کہ تمتع افضل ہے یا قران
۱۸۴	تمتع کا بیان
ایضاً	متمتع کی تعریف
۱۹۶	شرایط تمتع
۲۰۰	بیان متمتع
۲۱۹	بکری غصب کے ذبح کرنا
۲۲۰	قران کی تعریف
۲۲۲	قارن کیونکر ہوتا ہے
۲۲۴	تعریف بدنہ
۲۲۵	مفرد بالحج
۲۴۰	دخول مکہ
۲۴۸	طواف قدوم
۲۸۰	طواف صحیح

صفحہ	مضمون
۲۹۶	طواف صبی
۲۹۷	طواف مریض
۲۹۸	طواف قارن
۳۰۰	اضطباع طواف مین
۳۰۴	گانہ گانا متعلق اضطباع
۳۰۵	رمل کا بیان
۳۱۴	حجر اسود کا بیان
۳۲۵	رکن یمانی و شامی و عراقی
۳۲۹	زمزم و ملتزم کا بیان
۳۳۲	متعلق زمزم
ایضاً	مسایل داخلی کوٹھہ کعبہ و فضیلت نماز و طواف
۳۳۵	داخلی کوٹھہ کعبہ
۳۳۹	دوسرا فرض وقوف عرفہ کے دن عرفات مین ٹھہرنا
۳۴۵	جمع نماز و تسلیم نحرہ
۳۷۰	احکام امام متعلق بہ عرفات
۳۷۲	واجب عرفہ مین ٹھہرنا کب تک ہے
۳۷۵	مزدلفہ
۳۸۹	احکام متعلق مزدلفہ
۴۰۳	متعلق مزدلفہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۱۱	حلق یا تقصیر واجب ہے	۴۴۶	افضلیت طواف
	ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے	۴۴۸	سعی کا بیان
۴۲۱	تیسرا فرض حج طواف	۴۷۵	رمی جمار کا بیان
	زیارت ہے	۵۲۱	محصب میں ٹھہرنا اور تیسرے دن کوچ کرنا
۴۳۴	شرائط صحت طواف زیارت	۵۲۷	چوتھا فرض حج کا ترتیب افعال ہے
۴۴۴	واجبات طواف زیارت	۵۲۸	طواف وداع